سلسلہ آصفیہ

جلد اوّل

دکن میں مسٹر بی ٹیورنیر ایک فرانسیسی تاجر کی سیاحت

سنہ ۱۶۴۰-۵۳ع

باہتمام و نگرانی

جناب شمس العلماء مولوی سید علی صاحب بلگرامی بی اے بی ایل ایف جی ایس

اسوشئیٹ رائل اسکول آف مائنس لندن

ممبر آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف گریٹ برٹین اینڈ آئرلینڈ

ممبر آف دی فیڈریٹیڈ انسٹی ٹیوشن آف مائننگ انجینیرس

ممبر ایشیاٹک سوسائٹی بنگال و بمبئی

بی ایل گولڈ میڈلسٹ کلکتہ یونیورسٹی

ممتحن سنسکرت مدراس یونیورسٹی وغیرہ وغیرہ

مہتمم تعمیرات و ریلوے و معدنیات سرکار نظام

سررشتہ علوم و فنون سرکار عالی میں ترجمہ ہو

اور مطبع مفید عام آگرہ میں باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۶ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلان

جس وقت پیروانِ دینِ اسلام نے عرب کے ریگستان سے قدم باہر نکالا اور اعلاے کلمۃ اللہ سے فارغ ہوئے تو ان کی ترقی تمدنی کا پہلا کام یہ ہوا کہ مشرق و مغرب کے علوم و فنون کو اُنھوں نے زبان عربی کی فصاحت و بلاغت کا زیور پہنایا۔ اور جو بے بہا قدیم تصنیفات یونان و روم کی اُجڑی ہوئی خانقاہوں اور ہندوستان و ایران کے افسانہ آمیز رموز و کنایوں میں چھپی ہوئی تھیں اُن کو نہ فقط تلف ہونے سے بچایا بلکہ ترجموں کے ذریعہ سے اُن کو ایسے زمانوں میں زندہ و سلامت رکھا جب یورپ جہالت کی تاریکی میں گھرا ہوا تھا اور انھی تراجم کی بدولت یورپ نے وہ جدید نشو و نما پائی جس کا نام تاریخ میں نشئۃ الثانیہ رکھا گیا ہے۔

دوسری صدی ہجری کا آغاز تھا کہ سنہ ۱۱۳ ہجری میں ہشام بن عبد الملک کے حکم سے فارس

اور نیز جدید تصانیف و تحقیقات علمیہ اس زبان مین شائع کرائی جائین جن سے اُردو زبان مین نہ فقط مضامین مختلفہ کے بیان سے وسعت تامہ پیدا ہو بلکہ علوم و فنون و تاریخ کے زبان ملکی مین ہو جانے سے تعلیم قومی مین ترقی ہو۔

اس سررشتہ کی نگرانی جناب شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی بالقابہ کے سپرد کی گئی ہے جس سے پورا اطمینان ہو سکتا ہے کہ حسب اُمید یہ صیغہ علوم و فنون ترقی کریگا اور عامہ خلائق کو معتدبہ فوائد حاصل ہونگے۔ جو کتابین اس صیغہ کی نگرانی مین مرتب ہونگی وہ سلسلۂ آصفیہ کے نام سے شہرت کی جائینگی۔

اس سلسلہ کی پہلی کتاب سفرنامہ موسیو ٹیونیر ہے جسکو ایک خاص مناسبت سلسلۂ آصفیہ کے ساتھ ہے کیونکہ موسیو ٹیونیر نے سترھوین صدی کے وسط مین ممالک محروسہ سرکار عالی کے ایک بہت بڑے حصہ کا سفر کیا ہے جسکی سرگذشت اس کتاب مین لکھی گئی ہے۔

اس سلسلہ کی جلد دوم و سوم یعنی سفرنامہ موسیو تھیونو اور تاریخ سلاطین بہمنیہ بھی زیر طبع ہین۔

کی سب سے مفصل تاریخ کا عربی مین ترجمہ کیا گیا - پھر رفتہ رفتہ اس صیغہ ترجمہ نے وہ وسعت
حاصل کی کہ دنیا کی تمام قومون کا علمی ذخیرہ عربی زبان مین آگیا ا
اسلام کی حکومت اسپین مین بھی پھیلی یہی طریقہ جاری رہا اور اس کے بعد وہ علمی اور عملی
تحقیقات ہوئین جن سے آج تک مسلمانون کا نام روشن ہے -
وہ فطرت تمدن اسلامی جسکا بہت بڑا جزو ترقی علوم و فنون ہے ہندوستان کی سلاطین
مغلیہ مین بھی اعلی درجہ پر رہی البیرونی اور ابوالفضل فیضی کے سے نامور علما و محققین
نے ہندوستان ہی کے سلاطین اسلامیہ کے دربار مین نام و عزت حاصل کی -
دکن کے سلاطین بہمنیہ بھی علم و ادب کے کم قدردان نہ تھے - انہی کے سایہ عاطفت
مین ابو القاسم فرشتہ نے وہ بے نظیر تاریخ ہندوستان و دکن لکھی جو اس وقت بھی ایک
بہت معتبر ذخیرہ تاریخی ہے -
دولت آصفیہ خلد اللہ تعالی نے بھی جو وقتاً فوقتاً ترقی علوم مین کوششین کی ہین وہ
محتاج بیان نہین ہین لیکن اس دولت ابد قرار مین اس وقت تک کوئی مستقل سررشتہ
تراجم و تصنیفات کا جس کے ذریعہ سے علوم مغربیہ کی اشاعت زبان اردو مین ہو سکے
نہ تھا - الحمد للہ کہ مدار المہام وقت وزیر با تدبیر عالیجناب معلی القاب جناب نواب میر
فضل الدین خان سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک سر وقار الامرا بہادر
کے سی آئی ای وزیر اعظم ریاست دکن نے ایک صیغہ علوم و فنون قایم فرمایا ہے
جس سے غرض یہ ہے کہ مغربیہ اور امریکا کی کتابین مختلف السنہ یورپ سے اردو زبان مین ترجمہ ہون

فہرست مضامین سیاحت ٹیورنیر

مضمون	صفحہ
دیباچہ	۲
ٹیورنیر صاحب کی سوانح عمری ..	۴
سفرنامہ کا ترجمہ	۱۳
باب نہم۔ سورت سے گولکنڈہ کا سفر	〃
باب دہم۔ سلطنت گولکنڈہ کا بیان اور اون لڑائیوں کا تذکرہ جو حال میں ہوئیں اور پایہ تخت کی سلطنت و ترتیب	۲۱
باب یازدہم۔ گولکنڈہ سے مسولی پٹم کا راستہ	۴۰
باب دوازدہم۔ سورت سے گوا اور گوا سے گولکنڈہ براہ بیجاپور	۴۴
باب سیزدہم۔ برہانپور سے مسولی پٹم کا راستہ براہ دیلی	۵۲
باب چہاردہم۔ مسولی پٹم سے گاندی کوٹ علاقہ کرناٹک کا راستہ اور ٹیورنیر کی ملاقات میر جملہ سے جو بادشاہ گولکنڈہ کی فوج کا سپہ سالار تھا اور نیز ہاتھیوں کا بیان۔	۵۴

مضمون	صفحہ
باب نوزدہم۔ گندی کوٹ سے گولکنڈہ	۸۴
جلد دوم	
باب پانزدہم۔ الماس اور الماس کی کانوں اور دریا جہاں کہ الماس برآمد ہوتے ہیں اور ٹیورنیر کا سفر الماس کی کان کو	۹۰
باب شانزدہم۔ ٹیورنیر کا دوسری کان کو جانا اور ہیروں کی تراش کے طریقوں کا بیان	۱۱۶
باب ہفدہم۔ کانوں پر ہیرونکے تولنے کے باٹ مروج سونا چاندی کا نرخ معلوم کرنے کا راستہ اور ہیروں کی قیمت جانچنے کے قواعد	۱۲۴
باب بست و چہارم۔ زمرد کا بیان	۱۳۴
ضمیمہ الماس شاہان مغلیہ اور کوہ نور کی صحیح تاریخ	۱۳۸
خلاصہ تاریخ الماس کوہ نور	۱۵۶

بلکہ سالہا سال تک یہاں بسنے کا اُسے اتفاق پڑا ہے۔

اس سیاح نے اپنی تمام سیاحت کا حال اپنی فرانسیسی زبان میں تین بڑی بڑی جلدوں میں لکھا ہے جو سنہ ۱۶۷۶ء سے لیکر سنہ ۱۶۹۲ء تک ۲۳ دفعہ چھپ چکا ہے۔ اس سفرنامہ کی یورپ میں اوس وقت ایسی قدر ہوئی تھی کہ ابھی پورے برس سے کتاب کو ۲ برس چھپے بھی نہیں پائی تھی کہ انگریزی میں اوس کا ترجمہ شروع ہوگیا۔ اور دوسرے سال سنہ ۱۶۷۸ء میں اس زبان میں بھی چھپ گیا اوس وقت سے لیکر سنہ ۱۶۸۴ء تک انگریزی میں اوسکے نو ترجمے شایع ہوے ہیں۔ سوا اس کے جرمن فرنچ اور اطالیہ کی زبانوں میں بھی اوس کے ترجمے ہوے اور چھپے ہیں اب حال میں ڈاکٹر وی بال ڈائرکٹر سائنس اینڈ آرٹ میوزیم ڈبلن مصنف کتاب طبقات الارض ہند نے انگریزی میں نئے سرے سے اس سیاحت کا ترجمہ سنہ ۱۸۸۹ء میں بہت سے حواشی اور تشریحات کے ساتھ چھاپا ہے جو ہندوستان سے متعلق ہے فقط وہ ترجمہ دو جلدوں میں ہے۔

اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیورنیر نے دکن کے حالات جو اپنے چشم دید تحریر کئے ہیں وہ نہایت عجیب اور حیرت انگیز ہیں اور وہ بیانات جو دکن کی کان الماس کے اور کئی اجناس تجارت کی خرید و فروخت کی نسبت ہیں موتیوں سے تولنے اور سونے سے لینے کے اقسام ہیں ایسے حالات کہ کسی عربی فارسی اردو کی کتاب میں قلمبند نہیں ہوے۔ اس لئے یہ مناسب معلوم ہوا کہ اردو میں ان کا ترجمہ کر دیا جاوے۔ مگر چونکہ اس قدر بڑی کتاب کا ترجمہ دکن کی ضرورت سے زیادہ تھا اس لئے ضروری و مفید مضامین کو چن لیا اور ملخصاً کیا جاتا ہے جو دکن سے متعلق ہیں اور اون سے اوس وقت کی حکومت اور رعایا کی طرز معیشت کا حال اور الماس کی کانوں کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ اس ترجمہ کی اصل بال صاحب کی کتاب ہے لیکن اوسکا مقابلہ اوس انگریزی ترجمہ سے بھی کر لیا گیا ہے جو سنہ ۱۶۷۸ء میں طبع ہوا اور اب نہایت وجیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ سیروا فی الارض فانظروا کیف کان بدا الخلق ۔

تیرھویں صدی ہجری کے وسط میں ایک فاضل جوہری تاریخ [illegible] یورپ نے
ایسا شائع کیا ہے جس کا قریب قریب تمام یورپ کی زبانوں اور تاریخوں میں ترجمہ ہوا ہے
ایشیا کے متعلق [illegible] بیان ہیں [illegible] کتابوں میں جو [illegible]
ہوئی ہیں اور [illegible] پایا ہے اور [illegible]
[illegible] لیا ہے اور [illegible] بادشاہوں کے [illegible] حال [illegible]
[illegible] ملک [illegible] ایشیا میں ترکی ایران ہندوستان
اور [illegible] کے [illegible] ممالک [illegible]
اور [illegible] کیا ہے اور [illegible]

جبکہ اپنے باپ کے وطن اینٹ ورپ کو دیکھا جو صوبجات متحدہ مین پہونچا - اور امسٹرڈم
مین کچھ روز قیام کیا اس مقام پر اوس نے تمام روے زمین کے مسافرون کو دیکھا جس سے اوسکو
اور بھی شوق سیاحت افزون ہوا جو اس ملک کے تمام صوبون کو دیکھکر جرمنی مین داخل ہوا -
اور فرینک فورٹ اور آگس برگ ہوتا ہوا نورمبرگ مین آیا وہان [illegible] گورنر ویانا
نے بوہیمیا کو جانے کے لیے فرانسیسی زبان جاننے کے سبب تیونیر کو اپنے پاس نوکر
رکھ لیا اور پراگ کی ابتدائی لڑائی سے اپنے ساتھ رکھا جو [illegible] جب کئی سال کے بعد
ویانا کو پہونچا تو تیونیر کو اپنے چچا گورنر ہنگری کے پاس چھوڑ دیا - اور تیونیر اوسکے نوکرون
مین شامل ہو گیا اور ساڑھے چار برس تک اوسکے ساتھ رہا یہان پرنس مانچوا کے پاس ترجمانی
کا کام بھی کیا بعد ازان شہزادی سے [illegible] بادشاہ مانچوا نے اس وجہ سے تیونیر کو اپنے
ساتھ لیا کہ فرانسیسی اور جرمنی کی زبان سے واقف تھا راستہ مین وینس مین
آکر چند روز رہا یہان سیاحان عالم کو دیکھا تیونیر نے اسی زمانہ مین ایشیا اور یورپ کے سیاحت
کی خواہش کی [illegible] زبان سے جو مانچوا پہنچا اور توپخانہ والون مین نوکر ہو گیا
جب یہان ایک جگہ جھگڑے سے دل برا ہو گیا - تو وینس کو چلا آیا وہان سے لوریٹو
روم - فلورنس پیسا - لیگھارن ہوتا ہوا جینوا پہنچا - اور براہ سمندر مارسلیس
ہوکر پیرس واپس آیا

وہ بہت جلد پولینڈ جانے کے ارادہ سے براہ سوئٹزرلینڈ جرمنی مین داخل ہوا اور
بڑے بڑے مقامات کو دیکھتا ہوا بریسیک استراسبرگ الم آسبرگ کی راہ سے
میونچ کو چلا اور ڈیوک آف بویریا کے محلات کو دیکھکر نورمبرگ اور پراگ ہوتا ہوا بوہیمیا
کی راہ سے سلیشیا مین داخل ہوا اور براسلا کراکو سے وارسا مین پہنچا اور کرنل ٹیلر

کمیاب ہو گیا ہے۔

جین بپٹسٹ ٹیورنیر کی مختصر سوانح عمری

قبل اس سے کہ اصل مقصد کو شروع کیا جائے ناظرین کی بصیرت کے لئے ضرور ہے کہ ٹیورنیر کی کچھ مختصر سوانح عمری بھی لکھدی جائے۔

ٹیورنیر ۱۶۰۵ء میں بمقام پیرس پیدا ہوا اس کے باپ کا نام گیبریل تھا جو اینٹورپ سے ۱۶۰۰ء میں پیرس دارالسلطنت فرانس کو اس سبب سے بھاگ آیا تھا کہ اوسے پروٹسٹنٹ ہونے کے باعث دوسرے مذہب والے تنگ کرتے تھے۔ وہ پیشہ [illegible] اوسنے ذریعہ کا کاریگر معلوم ہوتا ہے کہ تجارت بھی کیا کرتا تھا اور اسکا ایک بھائی ٹیورنیر جغرافیہ کا نقاش اور چھاپنے والا تھا

چونکہ اس کے باپ کو ملکوں کے حالات دریافت کرنے کا بڑا شوق تھا بڑے بڑے زمین کے اکثر نقشہ جات اوس کے مکان میں لٹکے رہتے اور عمدہ جغرافیے اور اون کے اکثر جغرافیہ کی بحثیں اور گفتگوئیں ہوتی رہتی تھیں اس سے ان نقشوں کے دیکھنے اور سیاحان عالم کی سیر و سیاحت کے حالات سننے سے ٹیورنیر کے دل میں بچپن ہی سے سیاحت کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ یہانتک کہ غالباً پندرہ برس کی عمر سے اوس نے سفر شروع کر دیا۔ اور ممالک۔ فرانس۔ انگلستان۔ ہالینڈ۔ جرمن۔ سوئٹزرلینڈ۔ پولینڈ۔ ہنگری اور اٹلی کے بڑے بڑے اور عمدہ مقامات کو ۲۲ برس کی عمر پوری ہونے سے پیشتر ہی دیکھ لیا اور یورپ کے اکثر اور کارآمد زبانیں جاننے لگا۔

سب سے پہلے ٹیورنیر انگلستان کو گیا اور وہاں سے فلینڈرس کے [illegible]

آیا۔ اور غالباً کان الماس کو بھی جا کر دیکھا۔ اور اون کی تحقیقات کی۔ اور ۱۶۴۲ء مین **سورت** کو براہ خشکی لوٹ گیا اسی سنہ مین جب وہ جہاز رانی کے انتظار مین کچھ دنون یہان قیام کرنا پڑا تو احمد آباد کو بھی گیا۔ پھر ۱۶۴۳ء کے شروع مین **بندر عباس** پہنچا۔

بعد ازان نہین معلوم کہ کب وہ **یورپ** کو گیا اور پھر لوٹ کر آیا۔ مگر تیسرے سفر کے لیے اوسے ہم ۶ دسمبر ۱۶۶۳ء کو سکندریہ مین اور ۶ مارچ ۱۶۶۴ء کو **حلب** مین اور ۲۴ مئی کو **اصفہان** مین موجود پاتے ہین۔ یہان سے جنوری ۱۶۶۵ء مین **سورت** کو آیا۔ اور ۱۹ کو **دولت آباد** ہوتا ہوا ناندیڑ کے راستے گولکنڈہ کو روانہ ہوا اور یہان پہنچا جہان اوس نے **راول کوٹ** اور کولور کے کانون کو جا کر دیکھا۔ اور **گولکنڈہ** لوٹ آیا۔ یہان پر معلوم نہین کہ وہ اس سال کے بقیہ حصہ مین و نیز ۱۶۶۶ء مین کیا کرتا رہا

اخیر ۱۶۶۶ء مین وہ **فارس** مین تھا۔ اور ۱۱ جنوری ۱۶۶۸ء کو **ونگرلا** مین جو **دکن** کے ساحل غربی پر واقع ہے براہ دریا **سورت** سے آیا اور گوا مین گیا۔ اس زمانہ مین **گوا** کی حالت پہلے کی بنسبت اوس نے خراب پائی ۔ ۱۱ مارچ کو **ونگرلا** کو لوٹا اور ۱۴ اپریل کو غالباً اپنے بھائی ڈانیل سے ملنے کے لیے **بٹاویہ** واقع جزیرہ جاوا کو جہاز مین روانہ ہوا۔ اور **سیلان** کے ساحل پر ہوتا ہوا ۲۲ جولائی کو **بٹاویہ** مین جا داخل ہوا اسی مقام سے جا کر **بنٹم** کے بادشاہ کو اوس نے دیکھا اور ڈچ لوگون سے اوسے رنجش پیدا ہو گئی۔ اور اوس کا بھائی ڈانیل اسی زمانہ مین مر گیا جہان سے **ہالینڈ** کے ارادہ سے روانہ ہوا اور ۵۵ دن مین **راس امید** مین جا کر لنگر کیا اور معلوم نہین کہ کب **ہالینڈ** مین پہنچا۔ مگر غالباً ۱۶۶۹ء کے موسم بہار مین وہ **پیرس** مین موجود تھا

دو برس تک وہ اون جواہرات کو یورپ مین بیچتا رہا جو وہ ہندوستان سے لے گیا تھا

ایک اسکاچ کے پاس رہا پھر راٹسبون مین فرڈینینڈ ثالث کی رسم تاج پوشی کا تماشہ دیکھا اور وہان سے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا

راستہ مین ڈریسڈن سے ہوکر پراگ کو تیسرے مرتبہ دیکھا۔ اور بوہیمیا اودھرا دیا ہوتا ہوا سلطنت آسٹریا مین داخل ہوا۔ اور وینا مین پہنچکر فوراً براہ دریا چلدیا اور پریس برگ الٹمبرگ سگمیٹ مین پہنچا۔ اور بودا ہوکر جہان سے ترکون کی عملداری شروع ہوتی ہے بلگراڈ مین آیا۔ اور صوفیہ اور فلیپوپلس اور اڈریانوپل ہوکر ۲۵ دن مین قسطنطنیہ داخل ہوا۔

گیارہ مہینے کے انتظار کے بعد جب قافلہ تیار ہوا جنوری یا فروری ۱۶۳۲ء مین ایشیا کے سب سے پہلے سفر کے لئے قدم اٹھایا اور فارس کو چلا۔ ۱۶۳۳ء مین ایران سے لاجورد تجارت کے لیے لیکر پھر اپنے وطن کو لوٹا اور براہ حلب و سکندریہ و مالٹہ اطالیہ کو چلا گیا۔ اس کے بعد پانچ برس تک اوسکے تمام حال معلوم نہین ہوتا کہ اوس نے کیا کیا۔ اور یہ بات ٹیورنیر کی عادت ہے کہ وہ اپنے ذاتی حالات کا تذکرہ نہین کرتا۔ اگر کہین کچھ ضرورت پڑتی ہے تو ضمناً ذکر کر دیتا ہے

۱۳ ستمبر ۱۶۳۸ء کو پیرس سے مشرق کے سفر کو روانہ ہوا اور مارسیلز سے سکندریہ کو چلا۔ اس وقت اوس کے پاس تجارت کا مال بھی تھوڑا بہت تھا۔ حلب مین چند ہفتہ ٹھہر کر ۲۰ دسمبر کو وہان سے روانہ ہوا اور مشہد براہ بصرہ و شیراز براہ اصفہان ... ۱۶۳۹ء مین آیا اور شاہ عباس صفوی سے ملا۔ غالباً ۱۶۴۰ء کے آخر مین پہلی مرتبہ ہندوستان کے راستے ... مین پہنچا۔ اور ۱۶۴۱ء کے شروع مین وہ آگرہ مین تھا اور وہان سے برہانپور ہوتا ہوا سورت پہنچا اور اسی سال کے آخیر مین گوا کو بھی گیا۔ پھر معلوم ہوتا ہے کہ گوا سے گولکنڈہ

اورنگ زیب نے اپنے باپ شاہجہان سے تخت چھینا تھا اور ہندوستان میں فساد پھیل رہا تھا غالبا اس سبب سے ٹیورنیر اوسی جگہ شروع سنہ ۱۶۵۹ء تک مقیم رہا۔ اس سن میں اوس نے شایستہ خان کو پروانہ راہداری کے لئے ایک عرضی لکھی اور مال و اسباب مسولی پٹم کو بھیجا۔ اور مئی میں خود سورت میں پہنچ گیا اور شوالپور میں جبکہ شایستہ خان اس مقام کا محاصرہ کیے ہوے تھا اس سے ملا۔ کچھ جواہرات اوس کے ہاتھ فروخت کئے اور گولکنڈہ کے علاقہ کی کانوں کو بھی ۱۶۶۲ء کے آخر یا ۱۶۶۳ء کے شروع میں جاکر دیکھا اور پھر سورت کو لوٹ گیا ۱۶۶۳ء میں وہ ملک فارس میں تھا اور اسی سال پیرس کو واپس چلا گیا تھا۔ چونکہ اسکی عمر بچپن برس کی ہو گئی تھی اور [illegible] مرتبہ [illegible] اوس نے شادی بھی کی تھی اور دولت بھی بہت جمع ہو گئی تھی اوسکا ارادہ ہوا کہ وہ اس اپنی سیاحت کو موقوف کرے اور اپنے وطن میں آرام سے رہے لیکن چونکہ ممالک مشرقی میں اوسکے لین دین کا حساب طے نہیں ہوا تھا اس لئے اوسکا ارادہ ہوا کہ ایک آخری دورہ وہان کا سفر اوسے طے کرنا پڑے

۲۷- نومبر ۱۶۶۳ء کو چھٹی مرتبہ ممالک مشرقی کے سفر کے لئے وہ [illegible] چند روز کے لئے پیرس سے کوچ کیا۔ مگر چھ برس تک اوسے مشرقی ملکوں میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ اس وقت اوسکے جواہرات اور زیورات کی قیمت جو تجارت کے لئے وہ لیکر نکلا تھا چار لاکھ لیور یا [illegible] روپیہ کے مساوی تھی۔ ۱۰- جنوری ۱۶۶۴ء کو مارسیلس سے جہاز میں بیٹھا۔ راستہ میں بڑی مصیبتیں آئیں ایک مرتبہ ڈوبتے ڈوبتے بچا۔ مگر آخر ۲۵- اپریل کو سکندرونہ پہنچا اور ۹- جون کو وہان سے آگے بڑھا ۱۴- ستمبر کو اریوان اور ۹- نومبر کو تبریز میں آیا یہان اوسکے دو ساتھی ایک گھڑی ساز دوسرا زرگر بیمار ہوکر مر گئے۔ اور اپنے بھتیجے پیری کو یہان ایک عیسائی بزرگ کے پاس جو کیپوچین فرقہ کے فقرا میں تھا چھوڑ کر ۲۲- نومبر کو اصفہان کی راہ لی اور ۲۴- دسمبر کو وہان پہنچ گیا

یہ ۱۸ جون ۱۶۵۱ء کو چوتھے سفر کے لئے **پیرس** سے روانہ ہوا اور سواحل جزائر مالطہ وصنوبر پر گزرتا ہوا ۴ - اکتوبر کو **سکندریہ** مین اور ۷ - کو **حلب** مین آکر داخل ہوا جہان ملکی فسادات کی وجہ سے کچھ اور اوسے ٹھہرنا پڑا - ۲۱ - دسمبر کو **ایران** کو کوچ کیا - اور ۱۱ مئی ۱۶۵۲ء کو بادشاہ **گولکنڈہ** کے جہاز مین سوار ہوکر ۱۲ جولائی کو **موسلی پٹم** پہونچا اور ۲۱ کو وہان سے چلکر براہ مدراس **گنڈی کوٹہ** مین یکم ستمبر کو داخل ہوا یہ دو میر جملہ سے ملکر **گولکنڈہ** چلا - اور ۲ - اکتوبر کو یہان پہونچ گیا - مگر جواہرات کی قیمت پر ایک خواجہ سرا سے تکرار ہونے کے باعث **گولکنڈہ** سے **سورت** کو چلا گیا - اور ۱۵ - نومبر کو وہان پہونچا اسی مقام پر اوس کا ساتھی مسٹر نبارون مرگیا - یہ یہان سے شایستہ خان صوبہ دار گجرات کے پاس **احمد آباد** کو گیا اور وہان سے لوٹ کر براہ **اورنگ آباد** گیا - پھر ۱۶۵۳ء کو پھر **گولکنڈہ** آیا - اور ہیرون کی کانون کو دیکھا کیا جن کا حال اوس نے اپنے پہلے سفر مین بیان کیا ہے - یہ یہان سے **سورت** کو گیا - اس زمانہ مین ڈچ اور انگریزون مین لڑائی جاری ہو رہی تھی - **ٹیورنیر** ڈچ قوم کے جہاز مین بیٹھکر ایران کو گیا اور وہان سے تجارت کی بہت سی اشیا خصوصاً اون خرید کر ۱۶۵۵ء مین **پیرس** پہنچ گیا -

پانچوان سفر اوس کا ۱۶۵۷ء مین ہوا فروری مین **مارسلیس** سے چلا مگر طوفان کی کے باعث جہاز کو ایک بندرگاہ مین پناہ لینی پڑی یہان سے وہ اپنے نفع کے قیمتی جواہرات لیکر **مارسلیس** کو لوٹ گیا - اور پھر وہان سے روانہ ہوکر **سمرنا** مین آیا جو اس زمانہ مین یورپ اور ایشیا کے سوداگرون کی تجارت کا مرکز تھا - یہان سے اوس نے ایک اپنے ملازم کو **قسطنطنیہ** بھیجکر کچھ موتی خریدے جو ہندوستان مین فروخت کرنے کے لئے بڑی عمدہ چیز تھی یہ جون ۱۶۵۷ء مین سمرنا سے براہ **اریوان** - **تبریز** - **اصفہان** مین آیا اس زمانہ مین

بعدازان ۲۵- نومبر کو مشہور و معروف ڈاکٹر برنیر کے ساتھ بنگالہ کو چلا اور ۷ دسمبر کو الہ آباد پہنچکر اجازت حاصل کر کے گنگا پار ہوا- اور ۱۱- کو بنارس اور ۲۰- کو پٹنہ پہنچا- اور یہان سے براہ کشتی ۴- جنوری سنہ ۱۶۶۶ع کو راج محل مین داخل ہوا-

اب ڈاکٹر برنیر یہان سے قاسم بازار کو چلا گیا- اور ٹیورنیر ڈہاکہ مین ۱۳- تاریخ کو پہنچا اور شایستہ خان کے ہاتھ جواہرات فروخت کئے- مگر روپیہ کے لئے اوسے قاسم بازار کو جانے کا حکم ہوا- اور ۲- فروری سنہ ۱۶۶۷ع کو وہان جا کر کچھ دنون بعد روپیہ وصول کیا- اور پہر آگرہ کو غالباً اگست مین آیا- اور یکم نومبر کو سورت مین پہنچکر مسٹر تہیونو سے ملا جو مدراس اور گولکنڈہ سے لوٹ کر وہان گیا تھا اس شخص نے بھی اپنا سفرنامہ لکھا ہے اوس سے ٹیورنیر کے بیانات کے متعلق بہت سی تشریحات معلوم ہوتی ہین- پہر ٹیورنیر یہان سے غالباً فروری مین ایران کو چلا گیا اور اخیر سال تک وہین رہا- اور دوسرا سال قسطنطنیہ مین بسر کر کے ۶- دسمبر سنہ ۱۶۶۸ع کو پیرس پہنچا- یہان پہونچکر اپنے چالیس برس کی سیاحت کے بعد سلامتی اور دولتمندی پر پہلے خدا کا شکر کیا اور ۶۳ سال کی عمر ہو جانے کے باعث پہر یہ چاہا کہ اب آیندہ آرام کرے-

فرانس مین اس وقت لوئی چہاردہم سلطنت کر رہا تہا- اوس نے اس مشہور سیاح کو اپنے دربار مین بلایا- اور جواہرات مول لئے- اور جو مشرقی حالات کے اخبارات ٹیورنیر نے فرانس مین پہنچائے تھے اوس کی قدردانی مین اوسے امارت کا خطاب عنایت کیا پہر اوس نے فرانس مین جاگیر مول لے لی- اور اپنے سفرنامہ کو ان یادداشتون سے مرتب کیا جو وقتاً فوقتاً اوس نے جابجا قلمبند کر لی تہین- مگر چونکہ ٹیورنیر زمرہ علما سے نہ تھا اوسے دوسرون سے مدد لینا پڑی جنہون نے اپنی کامل توجہ سے جیسا چاہیے اوس کے

شاہ عباس ثانی کے دربار مین گیا- بادشاہ کے استفسار پر بیان کیا کہ پہلے جواہرات مین سے شایستہ خان کے ہاتہ ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ مین بیچے ہین- اور بہت سے جواہرات جن کی قیمت مین اوسے ۳۹۰۰ توامان (یا ۱۳۴۵۵ پونڈ یا ۱۲۹۱۰۰ روپیہ حالی) سے ملے- بادشاہ کے ہاتہ فروخت کیے- بادشاہ نے اوسکے بہتیجے کی حفاظت کا اور نیز جو فرنگی اوس کے ملک مین آ بسے اون کی خاطرداری کرنے کا وعدہ کیا- اور محصول اوس کے مال کا معاف کر دیا- اور اوسے خلعت بہی دیا-

اب ۱۴ فروری ۱۶۶۵ع کو اصفہان سے ہندوستان کو روانہ ہوا- اور ۵ مئی کو سورت مین آ گیا- انگریزون نے اوسے کچہہ کاغذات دیئے تھے جس مین ذکر تہا کہ یورپ مین لڑائی چہڑ گئی ہے اور کہا تہا کہ سورت کی انگریزی کوٹھی مین وہ دیدے وہ راستہ مین قزاقون نے چرا لئے- جب سورت مین معلوم ہوا تو بہت داویلا مچا- مگر کچہہ نتیجہ نہوا

سورت سے حسب الحکم شاہی جواہرات دکہانے کے لئے اورنگ زیب کی خدمت مین شاہی عہدہ دارون نے اوسے شاہجہان آباد کو روانہ کیا- اور ۱۲ ستمبر کو ٹیورنیر وہان پہنچ گیا اور بہت سے جواہرات بادشاہ کے ہاتہ فروخت کئے- جب یکم نومبر کو ٹیورنیر نے رخصت چاہی تو اورنگ زیب نے اوس سے کہا- کہ سالانہ جشن بہت قریب ہے پہلے آپ اوسکا تماشہ دیکہیئے اور پہر مین آپ کو اپنے جواہرات دکہاؤن گا- ٹیورنیر نے اوسے بڑی خوشی سے قبول کیا اور جشن کے ختم ہونے پر ۱۰- نومبر کو جواہرخانہ مین جا کر جواہرات دیکہے- اور شاہان مغلیہ کے نایاب ہیرے کے کماینبغی حالات دریافت کئے اور نیز قلمبند کر کے ہم تک پہونچا دئے- یہی اسکی تمام زندگی کے واقعات مین سے بڑا واقعہ ہے جس سے تمام جوہریون مین آج تک اوسکا نام چلا آتا ہے-

باب پنجم

مین کئی مرتبہ گولکنڈہ کو گیا ہون کبھی تو ہرمز سے موسلی پٹم ہو کر براہ دریا ۔ اور کبھی آگرہ سے براہ خشکی جس راستہ سے مجھے کئی بار اتفاق ہوا ہے وہ وہ راستہ ہی جو شہر سورت سے جسے ہندوستان کا ایک بڑا آستان (یا پھاٹک) کہنا چاہیئے وہان کو جاتا ہے ۔ چونکہ ناظرین کو زیادہ تکلیف دینا منظور نہین ہے اسلیئے اس باب مین صرف دو سفرون کا جو ۱۶۴۵ء اور ۱۶۵۳ء مین مین نے کئے تھے اور صرف اوسی راستہ کا ذکر کرتا ہون جو سورت سے گولکنڈہ کو جاتا ہے ۔ لیکن اسمین وہ راستہ بھی شامل ہو جائیگا جو آگرہ سے براہ دولت آباد وہان کو گیا ہے ۔

مین سورت سے ۱۹ جنوری ۱۶۴۵ء کو چلا ۔ اور کامیری مین جا کر قیام کیا ۳ کوس پر

پھر کامیری سے برنولی (یا بردولی) مین ۹ ایضاً

برنولی سے بیارا (یا بہارا) مین ۱۲ ایضاً

بیارا سے نواپور (یا نواپورہ) مین ۱۶ ایضاً

یہ بہارا ایک ایسا مقام ہے جہان کے چاولون مین مشک کی سی خوشبو آتی ہے اور روے زمین پر کہین ایسے خوشبودار چانول نہین ہوتے ۔

نواپور سے رنگولا مین ۱۸ کوس پر

رنگولا سے بیپل نار (یا پیپالنار یا پیپولنی) ۸ ایضاً

بیپل نار سے نمپور (یا نونپور) ۸ ایضاً

سفرناموں کو درست نہ کیا - اور اسے کوتاہی علم کے باعث اوس کے ہم عصر نظر حقارت سے دیکھتے رہے - مگر جو معلومات کا ذخیرہ اوس کی کتاب مین ہے وہ نہایت قدر کے قابل ہے غرضکہ یہ سولہ برس اور جیا - اور ۱۷۶۹ء مین ممالک شرقی کے سفر کا ارادہ کیا تھا اور اپنی جاگیر کو بھی اُس نے فروخت کر دیا تھا - مگر موت نے نہ آنے دیا - اوسی سنہ مین اُسنے وفات پائی

اور یکایک سب جگہ پہیل گئی - پہر اعظم خان بہاگا اور بادشاہ[1] بیجاپور کے یہان ہاگر پناہ گیر ہُوا - یہ عقلمند اس سپاہیانہ پیچ کو بہ سمجھا - اعظم خان کی بڑی خاطر و تواضع کی - اور حفاظت و حمایت کا وعدہ کیا - جب اعظم خان نے دیکہا کہ انسون کا گر چڑ گیا تو اوس نے بادشاہ سے دولت آباد کے قلعہ مین پناہ لے لینے کی اجازت چاہی - اور درخواست کی کہ اپنی دس بارہ بیگمات اور سیقدر اون کے خدام کو لیکر وہان چلا جائے - چنانچہ اجازت مل گئی - پہر اوس نے آٹہ دس اونٹ لئے ان پر دو دو ان طرف کجاوے ہوا کرتے ہین جو اس ملک کے دستور کے مطابق خوب بند ہوتے ہین اور اندر کی عورتون کو کوئی دیکہ نہین سکتا - اوسمین اس نے عورتون کے بجائے دو دو تجربہ کار اور نہایت دلاور سپاہیون کو بٹہایا - اور اونٹون کی مہار پکڑنے کو مزدورون کے بہیس مین ایک ایک بہترین سپاہی کو مقرر کیا تاکہ یہ لوگ عین عالم بے خبری مین اہل قلعہ کو قتل کر سکین او قلعہ کے مالک ہو جائین چنانچہ ایسا ہی ہُوا - اور یہ قلعہ اوس وقت سے اب تک مغلون کے قبضہ مین ہے - آجکل اسمین نہایت عمدہ بہت سی توپین موجود ہین - لیکن گلنداز عموماً انگریز ہین یا ڈچ - یہ تو صحیح ہے کہ اس قلعہ کے قریب ایک پہاڑ ہے - جو اس سے کچہہ بلند ہے - مگر وہان تک پہنچنا اوسیوقت ممکن ہے جب اس قلعہ کے پاس ہو کر جائین -

ایک ڈچ گلنداز پندرہ سولہ برس سے بادشاہ کا ملازم تہا اوسے ڈچ کمپنی نے سفارش کر کے نوکر کرایا تہا - جب اوس نے چاہا کہ اس عرصہ دراز کے بعد نوکری سے مستعفی ہو کر اپنے وطن کو جائے - اور اس امر کی کمپنی نے بہی سفارش کی - تب بادشاہ نے اوسکی علحدگی اس سبب سے منظور نہ کی کہ وہ گلندازی کے کام مین بے نظیر تہا راجہ جے سنگہ جو ہندوستان کے تمام ہندو راجاؤن سے زیادہ طاقتور ہے اور اورنگ زیب کو اپنے تخت کے حاصل کرنے مین جس سے بڑی

(۱) اس وقت مین بیجاپور کا بادشاہ ابراہیم عادل شاہ ثانی تہا -

نمبورسے پٹانی (یا پٹنہ)	۱۴ کوس یا ۲
پٹانی سے سکرا (یا سکورا)	۱۴ "
سکراسے باقلہ (یا واکلہ)	۱۰ "
باقلہ سے دسگائون (یا دیوگاون)	۱۰ "
دسگائون سے دلتاباد (یا دولت آباد)	۱۰ "

دولت آباد شاہانِ مغلیہ کی سلطنت مین نہایت عمدہ قلعون مین سے ہے - اوسے پہاڑ پر چارون طرف سے سیدہا پتھر کو کاٹ کر بنایا ہے - اور جو راستہ اوس تک پہنچتا ہے وہ ایسا تنگ ہے کہ صرف ایک گھوڑا یا اونٹ اوسمین چل سکتا ہے - شہر پہاڑ کے دامن مین آباد ہے جسکے گرداگرد اچھی دیوار بنی ہوئی ہے یہ بڑا عمدہ مقام جو مغلون کے قبضہ سے اوسوقت نکل گیا تھا جبکہ شاہانِ بیجاپور و گولکنڈہ باغی ہوگئے تھے جہانگیر کے زمانے مین ایک فریب کے ذریعہ سے اونکے قبضہ مین پھر آگیا ہے - سلطان خرم جو بعد مین شاہجہان کے لقب سے ملقب ہوا اپنے باپ بادشاہ کی طرف سے دکن کی فوج کا سپہ سالار تھا - اور اعظم خان شائستہ خان کا خسر اوسکی ماتحت فوج کا ایک سردار تھا - اِس نے شاہزادہ سے کچھ ایسی بات کہی جس سے اوس نے نہایت ناراض ہوکر اپنی پاپوش طلب کی جو اس ملک کی رسم کے موافق دروازہ پر پڑی رہتی ہے - اور پانچ چھ جوتے اوس سردار کے سر پر مارے - جوتی کھانا ہندوستان مین نہایت ہی ذلت کی بات سمجھی جاتی ہے یہانتک کہ ایسے ذلیل آدمی کو منہ دکھانا غیر ممکن ہوجاتا ہے - یہ معاملہ شاہزادہ اور اوس سردار کی باہمی سازش سے بنایا گیا تھا اور مخلوق کو بہکانے کے لئے کیا گیا تھا خاص کر اس سے یہ مطلب تھا کہ اون جاسوسون کو یہ بات معلوم ہوجاے جو بادشاہ بیجاپور کی طرف سے شاہزادہ کے لشکر مین پھرتے ہون - اس اعظم خان کی ذلت کی افواہ اوڑی

وہ سنگ مرمر[1] سے بنے ہوئے ہین جو لاہور کے قرب وجوار سے چھکڑون مین بھر کر تقریباً چار مہینے مین آیا تھا - ایک مرتبہ جبکہ مین سورت سے جارہا تھا تو مجھے اورنگ آباد سے پانچ منزل پر تین سو چھکڑون سے زیادہ ملے جنمین یہ سنگ مرمر بھرا ہوا تھا - انمین سے ہر ایک گاڑی مین کم از کم ۱۲ بیل جُتے ہوئے تھے -

اورنگ آباد سے بیپلی (یا پیپری) مین ۸ کوس پر
بیپلی سے اُدبار (یا انباد[2]) مین ۱۲ کوس پر
ادبار سے گوسمسیر مین ۱۰ کوس پر
گوسمسیر سے اسٹی (یا آشٹی) مین ۱۲ کوس پر
اسٹی سے سرور (یا سادلی) مین ۱۶ کوس پر
سرور سے لیسونا (یا لاسونا) مین ۱۶ کوس پر
لیسونا سے نادور (یا ناندیر[3]) مین ۱۲ کوس پر

(۱) سنگ مرمر کا لاہور سے لانا یقیناً غلط ہے کیونکہ وہان سنگ مرمر نہین ہوتا ہے - البتہ راجپوتانہ مین مکرانہ کی کان سے جو جودھ پور کی عملداری مین ہے سنگ مرمر کثرت سے نکلتا ہے - گو اس زمانہ مین تو ایسا جلادار اور سخت نہین ہوتا - مگر معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ایسا ہوتا ہوگا جس سے آگرہ وغیرہ مین یہ پتھر لایا گیا ہے -

(۲) تہیونو صاحب نے بھی اس راستہ کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انبادمین ایک بہت بڑا تالاب ہے -

(۳) ناندیڑ دریاے گوداوری کے کنارہ پر واقع ہے جسکی نسبت پہلے مشہور تھا کہ وہ دریاے گنگا مین ملی ہوئی ہے لیکن درحقیقت ایسا نہین ہے - بلکہ وہ خود خلیج بنگالہ مین جا گرتی ہے گنگا سے اوسے کچھ تعلق نہین ہے - البتہ فارسی کتابون مین اسے پہلے گنگا کے نام سے موسوم کیا گیا ہے غالباً ہندو اوس زمانہ مین اوسے اس نام سے پُکارتے ہونگے -

مدد ملی تھی راجہ شیواجی کے مقابلہ مین سپہ سالار کر کے بھیجا گیا - جب دولت آباد کی قلعہ کے پاس ہوکر اوسکا گزر ہوا تو یہ ڈچ گلنداز اور اوس کے ساتھ کے گلنداز جو اوسی کی طرح سب کے سب فرنگی تھے راجہ کی سلامی کے لئے حاضر ہوے اور اس ڈچ نے موقع پاکر راجہ سے کہا کہ اگر آپ میرا استعفا منظور کرا دین تو مین پہاڑ پر توپین چڑہا دون گا - اِس پہاڑ کے گرد مین اونہون نے پہلے ہی دیوار بنا لی تھی اور سپاہی اوسکے اندر مقرر کر دیے تھے کہ کوئی دوسرا اوسپر قابض نہو جاے - راجہ جے سنگہ اسپر راضی ہوگیا اور کہا کہ مین بادشاہ سے استعفا منظور کرا دون گا - اور بڑا انعام بھی اوسکے ساتھ دلواؤنگا - جب اِس گلنداز نے اپنے وعدہ مین کامل کامیابی حاصل کی تو راجہ نے اپنا وعدہ پورا کیا - مین نے ۱۶۶۷ء کے شروع مین دیکھا تھا کہ یہ ڈچ گلنداز سورت مین آیا تھا - اور یہ بٹاویہ(۱) جانے کے لیئے جہاز پر سوار ہوا تھا -

پھر دولت آباد سے اورنگ آباد مین قیام کیا ۴ کوس پر(۲)

اورنگ آباد پہلے صرف ایک گاؤن تھا - اورنگ زیب نے اوسکو رونق دی ہے اِس کے گرد دیوار نہین ہے - اِس کے دو سبب ہین جس سے اورنگ زیب نے اسے رونق دی اوّل تو یہ کہ اس مقام پر دو کوس محیط کی ایک جھیل ہے جسکے کنارے یہ گاؤن بستا تھا - دوسرے یہ کہ اوسکی پہلی بیگم جس سے اوسکی یہ اولاد ہے اوسی جگہ مری ہے اوسکی یادگار مین اوس نے اس مقام کو ترقی دی ہے - اِس جھیل کے مغربی کنارہ پر بیگم مدفون ہوئی ہے جہان بادشاہ نے بیگم کے نہایت شاندار مقبرے کے پاس ایک مسجد اور ایک عمدہ کاروان سرا بنوائی ہے - اِس مسجد اور مقبرے کے بنانے مین بڑا صرف پڑا ہے - کیونکہ

(۱) جزیرہ جاوا مین ایک شہر ہے ۱۲ (۲) دولت آباد اور اورنگ آباد کے مابین ۴ میل کا فاصلہ ہے غالباً ۷ کوس کے بجاے غلطی سے ۴ کوس لکھے گئے ہین ۱۲

ن کے نام سے موسوم ہوا ہے - اور پہاڑ پر سیدھا پتھر کو کاٹ کر بنایا ہے - صرف مشرقی جانب ایک پتلا سا راستہ چڑہنے کے لئے ہے - اِس کے اندر ایک تالاب بھی ہے جس سے پانچ چھہ سو آدمیون کی خوراک کے لئے کاشتکاری ہو سکتی ہے - مگر بادشاہ کو اوس قلعہ کی نگرانی کیطرف کچھہ توجہ نہین ہے اِس وجہ سے وہ ویران اور اوجاڑ پڑا ہوا ہے -

۱۵- بیحج کو کردل -

۱۶- " لازور (لاسور) - اِس جگہ ایک دریا بہتا ہے جس سے مشرقی سمت کو ایک کوس کے ٹیپہ پر ایک بتخانہ[1] ہے جسکی برابر اس ملک مین اور بتخانہ نہین ہے - اور جہان کثرت سے جاترا کرنے کو مخلوق آیا کرتی ہے -

۱۷- مارچ کو اورنگ آباد -

۱۸- " پیپل گانون یا پیپلی (پیپری)

۱۹- " دیو گانون -

۲۰- " پاتریس (یا پاتری)

۲۱- " بارگانون (بانگری)

۲۲- " پالم (پالنگ)

۲۳- " کاندیار (قندھار) جو ایک بہت بڑا قلعہ ہے مگر پہاڑ پر سے ایک جانب اسپر زد پڑتی ہے -

۲۴- مارچ کو کارگال

۲۵- " ناگونی (ہنگانی)

(۱) اس بتخانہ سے مراد الورا کے غارون کا بتخانہ ہے -

ناندیر کو جب جاتے ہین تو ایک دریا پر سے گزر ہوتا ہے جو دریاے گنگا مین جا کر ملا ہے
اس دریا پر سے اُترنے کے لیے گاڑی کا محصول چار روپیہ ہے سواے اسکے یہ بھی ضرور ہے
کہ پار جانے کے لئے صوبہ صاحب کا حکم تحریری حاصل کیا جاوے -

نادور سے پڑونٹا مین ۹ کوس پر

پڑونٹا سے کاکیکری مین ۱۰ کوس پر

کاکیکری سے ساتاپور (یا ساناتاپور) مین ۱۰ کوس پر

ساتاپور سے سیتاناگا مین ۱۲ کوس پر

سیتاناگا سے ساتانگر (یا ساتولانگر) مین ۱۰ کوس پر

ساتولانگر سے بادشاہ گولکنڈہ کی عملداری شروع ہوتی ہے

ساتانگر سے ملواری ۱۶ کوس پر

ملواری سے گربلی ۱۲ کوس پر

گربلی سے گولکنڈہ ۱۴ کوس پر

اس راستہ سے جو ہم نے اوپر بیان کیا سورت سے گولکنڈہ (۳۲۴) کوس ہے مین نے
یہ سفر ۲۷ دن مین طے کیا - لیکن جب مین ۱۶۵۳ء مین گیا تھا تو پانچ دن زیادہ لگے تھے کیونکہ
پمپالنار سے جہان مین (۶- مارچ کو سورت سے نکلکر) ۱۱- کو پہنچا تھا مین نے ایک دوسرا راستہ اختیار کر لیا تھا -

۱۲- مارچ کو بیرگام مین قیام کیا -

۱۳- " اُمیرات (اومایورانہ یا اومیانہ)

۱۴- " انیکوی تنکوی[1] - یہان ایک بڑا اچھا قلعہ ہے جو ہندوستانی - انہون

(۱) یہ دونون جدا جدا گانون ہین - انیکوی اسوقت احمد آباد کی سڑک ریلوے کا ایک اسٹیشن ہے -

باب دہم

سلطنت گولکنڈہ کا بیان- اور اون لڑائیون کا تذکرہ جو حال مین اوس سے اور پاس پڑوس کی سلطنتون سی ہوئین

گولکنڈہ کا ملک اپنی عام حالت کے لحاظ سے ایک سیراب وشاداب خطہ ہے- جہان قسم قسم کا غلہ چانول گائے بھینس بھیڑ بکری اور طرح طرح کے پرندے اور بہت سی اجناس جو زندگی کے لئے ضروری ہین پیدا ہوتی ہین- چونکہ تالاب بکثرت ہین- اس لئے وہان مچھلی بہی بافراط ہوتی ہے- خاص کر ایک قسم کی مچھلی تو ایسی ہوتی ہے جو نہایت مزہ دار ہے- اور اوسمین صرف ایک ہی ہڈی ہوتی ہے- کانٹا نہین ہوتا- ان تالابون کی بناوٹ مین جنکی اس سرزمین مین نہایت ہی کثرت ہے صنعت کی بہ نسبت قدرت کی کاریگری کو زیادہ دخل ہے عموماً وہ کچھ ایسے بلند مقامات پر واقع ہوتے ہین- کہ پانی کی روک کے واسطے ایک ہی جانب میدان کی طرف صرف بند باندہنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے- یہ بند کبھی کبھی ڈیڑہ ڈیڑہ میل لمبے ہوا کرتے ہین- اور جب بارش کے ایام ہو چکتے ہین- تو اونمین جب چاہین کھیتون مین پانی پہنچانے کے لئے راستے یا بدروئین بنا لیتے ہین- اون سے کاشتکار چھوٹی چھوٹی نالیون کے ذریعہ سے پانی لیکر اپنی اپنی اراضی مین آبپاشی کر لیتے ہین-

اس ملک کا دارالحکومت بھاگ نگر مین ہے- مگر قلعہ کے نام سے سب لوگون کی زبان پر گولکنڈہ ہی مشہور ہے جو شہر سے دو کوس کے فاصلہ پر ہے اور جہان بادشاہ رہا کرتا ہے اس قلعہ کا محیط ۲ میل ہوگا جسمین ایک بڑی فوج رہتی ہے درحقیقت یہ قلعہ ایک شہر ہے- جہان بادشاہ

۲۶ مارچ کو اندوی (اندور)

۲۷- " اندلوای (یدالوی)

۲۸- " ریچیوای (ریڈی پلی)

اِن دو آخری مقامات کے درمیان ایک چھوٹی سی ندی ہے جو شاہانِ مغلیہ اور بادشاہ گولکنڈہ کے ممالک کے درمیان حدفاصل ہے۔

۲۹- مارچ کو ماسپکی پٹہ (مصاحب پٹہ)

۳۰- " میرل مولاکی پیٹہ (مُلّانی پٹہ)

یکم اپریل کو گولکنڈہ۔

آگرہ سے گولکنڈہ جانے کے لئے ضرور ہے کہ برہانپور کو جائین جسکا کہ مین پہلے بابون مین بیان کر آیا ہون۔ پھر برہانپور سے آگے راستہ اسطرح ہے کہ وہان سے دولت آباد کو پانچ چھہ دن مین پہنچتے ہین۔ بعدازان دولت آباد سے وہی راستہ ہے جو مین نے ابھی بیان کیا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ سورت سے گولکنڈہ کو گوا اور بیجاپور ہو کر جائین جسکا کہ مین آگے گوا کے سفر مین بیان کرونگا۔ اب اِس بیان کے بعد مجھے وہ موقع حاصل ہوا ہے کہ بادشاہت گولکنڈہ مین جو نہایت دلچسپ باتین ہین اون کا تذکرہ کرون۔ اور نیز اون لڑائیون کا حال لکھون جو سلطنت گولکنڈہ اور سلطنت ہائے ہمسایہ کے درمیان اوس زمانہ مین واقع ہوئین تھین جبکہ مین ہندوستان مین تہا۔

کے برابر ہوگی اوسمین اچھے اچھے مکانات بنے ہوئے ہین۔ اد خوب کھُلا ہوا ہے۔ سڑکین بڑی چوڑی چوڑی ہین۔ مگر اوس سے زیادہ پختہ نہین جیسی کہ فارس اور ہند کے دوسرے شہرون مین ہین۔ ان سڑکون پر ہمیشہ گرد وغبار اوڑا کرتا ہے جس سے ایام گرما مین بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ (۱)

پُل پر سے جب شہر مین جائین تو پہلے ایک کوس بہر لمبی بستی مین ہو کر گزر ہوتا ہے۔ جسکا نام **اورنگ آباد** ہے۔ اس مقام پر تمام تاجر ساہوکار اور اہل حرفہ وغیرہ ہر طرح کے ادنی لوگ بستے ہین اور کل بستی یہی ہے کیونکہ شہر کے اندر **محض** وہی لوگ رہتے ہین۔ جو ذی مرتبہ یا عہدہ داران محلات شاہی و یا اہلکاران و کارکنان سلطنت اور فوجی ملازم ہین۔ صبح کے دس گیارہ بجے سے شام کے چار پانچ بجے تک ساہوکار تاجر وہان سے شہر مین اس لئے آتے ہین کہ باہر کے تاجرون سے لین دین کرین۔ بعد اسکے وہ اپنے اپنے گہرون کو شب باشی کے لئے لوٹ جاتے ہین۔ اسی بستی مین دو تین خوبصورت مسجدین بھی ہین جو مسافرون کے لئے کاروان سرا کا کام دیتی ہین اور اسی جگہ کئی ایک مندر بھی دکہائی دیتے ہین۔ شہر سے جب **گولکنڈہ** کے قلعہ کو جائین تو اسی بستی مین ہو کر گزر ہوتا ہے۔

جب آپ پُل پر سے پار ہون تو ایک چوڑی سڑک ملتی ہے جو سیدہی بادشاہ کے محل تک جاتی ہے۔ اس سڑک کے دست راست پر آپ کو بعض درباری اُمرا کے مکانات دکہائی دینگے۔ اور یہین پانچ چار دو منزلی کاروان سرائین بہی ہین۔ جنمین بڑے بڑے اور سرد کمرے اور حجرے بنے ہوئے ہین۔ اس سڑک کے اخیر کنارہ پر ایک بڑا چوک ہے۔ جسکی ایک طرف کی دیوار سے محلات شاہی شروع ہوتے ہین ان محلات کے وسط مین ایک بالاخانہ ہے جہان بادشاہ دربار کیا کرتا ہے۔ اس چوک مین محلات کا بڑا دروازہ نہین ہے۔ بلکہ اسکے قریب مین تہوڑے فاصلہ پر ہے۔ جب اس دروازہ سے اندر گھوسین تو ایک وسیع صحن ملتا ہے جسکے چارون طرف بدرقہ شاہی کے سپاہون

(۱) اس محلہ کا نام اب بیگم بازار ہے۔ فارسی کتابون مین اسکا نام اورنگ آباد لکہا کہین نظر نہ آیا۔

اپنا خزانہ اوس وقت سے کہا کرتا ہے جب سے **بھاگ نگر** کو اورنگ زیب کی فوج نے آ کر غارت کیا تہا جسکا ذکر مین آئندہ بیان کرونگا۔

غرضکہ **بھاگ نگر** اوس شہر کا نام ہے کہ جسکو عام لوگ **گولکنڈہ** کے نام سے تعبیر کرتے ہین اس شہر کو بادشاہ حال کے پردادا نے اپنی ایک اہل حرم اور محبوبہ کے نام پر آباد کیا تہا جسکا نام نگر(۱) تہا۔ پہلے یہ صرف ایک سیر و تماشے کا مقام تہا جہان بادشاہ نے عمدہ عمدہ باغ لگوائے تھے۔۔ اوسکی بیگم اوس سے کہا کرتی تہی کہ دریا کے کنارہ کے پرفضا میدان مین یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک محل بنوایا جائے اور شہر آباد کیا جائے۔ جس سے بادشاہ نے اوسکی مرضی کے موافق شہر کی بنیاد ڈالی اور اپنی بیگم کے نام پر اوس (باغ) کا نام **باغ نگر** رکہا۔

عرض بلد اس شہر کا ۱۶ درجہ ۵۸ دقیقہ ہے۔ اس کے گرد و نواح کی سرزمین ایک مسطح میدان ہے۔ مگر شہر کے پاس بیشمار پہاڑیان اور چہوٹی چہوٹی سطح پر ہین جیسی کہ **فانٹین بلو**(۲) مین نظر آتی ہین جنوبی مغربی کنارہ پر عین دیوارون کے نیچے ایک بڑا دریا بہتا ہے اور **موسلی پٹم**(۳) کے پاس جا کر خلیج بنگالہ مین گرتا ہے۔ **بھاگ نگر** کے پاس ایک پختہ سنگین پل بہی بنا ہوا ہے جو خوبصورتی مین شہر پیرس کے **پان نف** یعنی (**پل جدید**) سے کچہہ ہی کم ہے شہر کی آبادی **آرلیان**(۴)

(۱) یہان تیورنیہ صاحب کو غلطی ہوئی محمد قلی قطب شاہ کی معشوقہ کا نام جسکے نام پر یہ شہر بسایا گیا تہا نگر نہین بلکہ بہاگ متی تہا۔ اونہون نے بہاگ کی بجاے باغ سمجہا ہے۔ اوس زمانہ مین ایک غیر ملک کے سیاح کو ایسی غلطی کرنا کوئی بڑے تعجب کی بات نہین ہے۔

(۲) یہ ایک شہر کا نام ہے جو فرانس کے شمالی مشرقی گوشہ پر ضلع سین اے مارن مین واقع ہے۔

(۳) دریاے موسی ۱۴۲ میل بہکر دریاے کرشنا مین جا ملا ہے۔ اور دریاے کرشنا خلیج بنگالہ مین گرتا ہے۔

(۴) آرلیان یا آرلینز آن ملک فرانس کے ایک ضلع لارے کا صدر مقام ہے جسکی مردم شماری اسوقت ۵۴۰۰۰ ہے

وہ لوگ بیان کرتے تھے کہ اوسے ایک ہزار یا سو بیل کھینچکر لائے ہین - مین آیندہ بیان کرونگا
کہ یہ عمارت ابھی تک کیون ناتمکمل پڑی ہوئی ہے اگر یہ بنگئی تو یقیناً تمام ایشیا کی عمارات سے
بہتر ہوگی-

اس شہر کے دوسری طرف جہان سے موسلی پٹم کو راستہ جاتا ہے دو بڑے بڑے تالاب ہین
اونمین سے ہر ایک کا محیط ایک ایک کوس ہوگا - ان تالابون مین بڑی عمدہ سجی ہوئی کشتیان پڑی
رہتی ہین جنمین بیٹھکر بادشاہ سیر کیا کرتا ہے ان کے کنارون پر اعلی درجہ کے ارکین سلطنت کے
مکانات بنے ہوئے ہین-

شہر سے تین کوس پر ایک نہایت عمدہ مسجد ہے جہان شاہان گولکنڈہ کی قبرین ہین - ان قبرون
پر شام کے چار بجے ہر روز مساکین کو روٹی اور پلاؤ تقسیم ہوا کرتا ہے - اگر کسی میلہ کے دن آپ ان
مزارات مین جائین تو وہان عجیب وغریب رونق پائین گے - صبح سے شام تک یہان اچھے اچھے
قالینون کا فرش رہتا ہے -

اب اوس حال کو سنیئے جو مین نے یہان کے عمدہ انتظام اور شہر کے پولس کی نسبت دیکھا
ہے سب سے اول جب کوئی مسافر شہر کے دروازہ پر جاتا ہے تو اوسکی تلاشی لیجاتی ہے کہ اوسکے
پاس نمک اور تماکو تو نہین ہے - کیونکہ یہ چیزین شاہی آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ ہین - علاوہ اسکے
یہ بھی ضرور ہے کہ مسافر کو شہر مین داخل ہونیکی اجازت حاصل کرنے کے لیئے وہ ایک روز تک دروازہ
پر انتظار کرنا پڑے - دروازہ کا دربان پہلے اپنے افسر کو اطلاع کرتا ہے اوسکے بعد وہ افسر داروغہ کے
پاس آدمی بھیجتا ہے - لیکن چونکہ اکثر ایسا ہوا کرتا ہے - کہ داروغہ کبھی دوسرے کاروبار مین مصروف
رہتا ہے یا سیر و تماشے کی خاطر شہر سے باہر گیا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو سپاہی
اس غرض سے بھیجا جاتا ہے وہ جھوٹا بہانہ کر دیتا ہے کہ داروغہ نہین ملا - اس لیئے کہ اوسکو دیر مین

کے لئے برآمدے بنے ہوئے ہین - اس صحن سے نکلکر آپ ایک اور صحن مین جائینگے جو اسیطرح کا ہے - اور جسکے گرد بہت سے خوبصورت مسقف کمرے ہین - ان چھتون پر اور نیز اون چھتون پر جہان ہاتھی کھڑے ہوتے ہین اور جو وسعت مین محلات کے ایک چوتھائی حصہ کی برابر ہے دلکشا باغ لگے ہوئے ہین - اور ان مین ایسے بڑے درخت ہین کہ جنکے دیکھنے سے اسپر تعجب آتا ہے کہ ان محرابون نے اونکا بوجھہ کیونکر سنبھالا ہے - غرضکہ اوسکو جو کوئی دیکھے وہ بیساختہ کہیگا کہ یہ شاہی محلات ہین -

پچاس برس ہوے کہ جب سے یہان ایک عظیم الشان معبد(۱) بن رہا ہے اگر یہ پورا بن گیا تو تمام ہندوستان کے معبد سے بڑا ہوگا - اوسمین ایسے بڑے بڑے(۲) پتھر لگائے ہین کہ دیکھنے سے ایک حیرت ہوتی ہے - خاص کر وہ محراب جہان وہ نماز پڑہتے ہین سب سے زیادہ تعجب انگیز ہے - وہ ایک ہی عظیم الشان پتھر کی بنی ہوئی ہے - جسکو پانچ چھہ سو آدمیون نے علی التواتر پانچ برس کام کرکے کان سے بنا کر نکالا ہے - اور اوسکو اس معبد تک لانے مین اس سے بھی زیادہ مدت لگی ہے -

---

(۱) اس معبد سے سلطان محمد قطب شاہ کی بنائی ہوئی جامع مسجد مراد ہے - جسکو اب مکہ مسجد بولتے ہین -

(۲) ہندوستان کی بعض بعض عمارتون مین ایسے بڑے بڑے پتھر لگے ہوئے ہین کہ جنکے دیکھنے سے عقل دنگ ہو جاتی ہے کہ اونمین اسقدر بلندی پر بغیر کلون کے کیونکر رکھے گئے ہونگے - پہلے لوگ عجیب حکمت کیا کرتے تھے جب کسی عمارت کی بنیاد قائم ہوجاتی تو اوسکے پاس مٹی لاکر ڈالتے اور پتھرون کو اوس پر لڑکا کر چڑہا لیتے پھر دیوارین لگا دیتے جب دیوار اونچی ہوجاتی تو اوس مٹی پر اور مٹی لاکر ڈالتے اور پھر پتھر اوس پر لڑکا کر لیجاتے اور پھر دیوارین لگا دیتے غرض اسیطرح مٹی اونچی کرتے جاتے اور اوس پر پتھر لڑکا کر لیجاتے تھے یہانتک کہ عمارت بالکل بنجاتی بعد ازان مٹی اوٹھا کر پھینک دیتے غالباً مصر کے مینارون مین جو بڑے بڑے پتھر لگائے گئے ہین اونمین بھی اسی حکمت سے کام لیا گیا ہے -

ہر دوشنبہ کو باری باری سے آیا کرتے ہین اور ایک ہفتہ سے قبل انکی بدلی نہین ہوتی - بعض بعض ایسے امیر بھی ہین کہ جنکے پاس پانچ پانچ چھہ چھہ ہزار سوار ہین - یہ لوگ شہر کے گرداگرد خیمون مین رہا کرتے ہین - اور نوکری پر جاتے ہین تو ہر ایک شخص اپنے اپنے گھر سے جمعیت گاہ مین آکر حاضر ہوتا ہے لیکن جب وہ رخصت ہوتے ہین تو نہایت ترتیب کے ساتھہ پُل پر سے گزرتے ہین - اور پھر وہان سے بڑی سڑک پر ہوکر بالاخانہ شاہی کے روبرو چوک مین جاکر جمع ہوتے ہین - یہان اونکے سامنے دس بارہ ہاتی بھی موجود رہتے ہین - اور جب وہ سردار خدمت پر سے روانہ ہوتا ہے تو اوسکے آگے آگے چلا کرتے ہین - مگر ہر ایک سردار کے درجہ کے لائق کسیکے ساتھہ کم ہوتے ہین اور کسی کے ساتھہ زیادہ اِن ہاتھیون مین سے بعض پر ہودے ہوتے ہین جنکی صورت کچھہ کچھہ چھوٹی سی کوچ کی طرح ہوتی ہے - بعض پر صرف فیلبان اور ایک آدمی بجاے ہودہ کے ہوا کرتا ہے جو ایک قسم کا جھنڈا لئے رہتا ہے -

ہاتیون کے پیچھے دو دو کی قطار باندہ کر اونٹ چلتے ہین جنکی تعداد کبھی کبھی تیس تیس چالیس تک ہوتی ہے - ہر ایک اونٹ پر زین کسا ہوا اور ایک چھوٹا سا زنبورا اوسپر رکھا ہوا ہوتا ہے جسے ایک آدمی جب وہ شاہی بالاخانہ کے روبرو کھڑا ہو جلدی جلدی ادہر سے اودہر کو گھوماتا رہتا ہے یہ شخص سر سے پیر تک پتلون کی سی ایک کھال پہنے اونٹ کی دم کیطرف کو بیٹھا ہوتا ہے اور ہاتھہ مین جلتا ہوا توڑا لئے ہوتا ہے -

اِن کے بعد آپ کچھہ گاڑیان آتی دیکھین گے جنکے ہمراہ کچھہ خدمتگار یا پیادے چلا کرتے ہین پھر گھوڑے نظر آتے ہین - اونکے بعد وہ سردار ہوتا ہے جسکا کہ یہ سب جلوس ہوتا ہے - اوسکے آگے کچھہ رنڈیان ہوتی ہین جو پُل کے کنارہ سے اوسکے ہمراہ ہو جاتی ہین اور اوسکے آگے آگے کودتی ناچتی برابر چوک تک چلی جاتی ہین - پھر اوسکے پیچھے سوار اور پیدل کی فوج بڑی ترتیب سے چلتی ہے

لوٹنے کے لئے عذر ہوجائے - یا اوسکی تلاش مین جو اوسکو زیادہ تک و دو کرنا پڑا ہے اوکی اوسے
زیادہ اجرت ملے اس لئے اس بیچارہ مسافر کو اس معمے کے حل ہونے تک مجبوراً انتظار کرنا
پڑتا ہے اور جیسا کہ مین نے اوپر بیان کیا ایک ایک دو دو دن اسی انتظار مین صرف ہوجاتی ہین
جب بادشاہ کو سلطنت کا کام کرنا ہوتا ہے تو وہ حسب متذکرہ بالا اوس بالاخانہ مین آتا ہے
جو چوک مین بنا ہوا ہے اور جن لوگون کو وہان آنا ہوتا ہے وہ آکر نیچے شاہنشاہ اجلاس کے روبرو
کھڑے ہوتے ہین جب لوگ آجاتے ہین تو محل شاہی کی دیوار اور ان لوگون کے درمیان ڈنڈون
کی ایک چھوٹے برچھے کی برابر ہوتی ہین تین قطار مین زمین پر کھڑی کیجاتی ہین ان لکڑیون
کی نوکون پر سوت کی ڈوری اسطرح لگائی جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے پر ہوکر گزرتی ہے - پھر کسیکو
گو وہ کیسا ہی ذی عزت کیون نہ ہو اجازت نہین ہوتی کہ اس پوری ہوئی ڈوری سے بلا اجازت
آگے جا سکے یہ روک جو صرف بادشاہ کے اجلاس کے وقت ہی ہوا کرتی ہے چوک کے اس
کنارہ سے دوسرے کنارہ تک برابر چلی جاتی ہے البتہ بالاخانہ کے محاذی ایک راستہ ہوتا ہے
جو لوگ طلب کئے جاتے ہین وہ اسی راستہ سے جاکر بادشاہ کے روبرو پیش ہوتے ہین جب کوئی
شخص بلایا جاوے تو اس راستہ پر جو دو آدمی ڈوری تانے کھڑے رہتے ہین وہ صرف ڈوری کو نیچے
کر دیتے ہین - عرائض لینے کے لئے اس بالاخانہ کے نیچے ایک شاہی امیر موجود رہتا ہے
اور جب وہ پانچ چھہ عرضیین ہاتھہ مین لے لیتا ہے تو اون کو ایک خریطہ مین ڈالدیتا ہے - یہ خریطہ
ایک خواجہ سرا کے ہاتھہ مین ہوتا ہے جو بادشاہ کے پاس بالاخانہ پر کھڑا ہوتا ہے اور اوسے عرائض
لینے کی ڈوری مین باندہ کر نیچے لٹکا دیتا ہے - اور پھر اوپر کھینچکر عرضیان بادشاہ کے حضور مین پیش
کر دیتا ہے -

چوکی کے لئے جو فوج معتین ہے اونکے عہدہ دار بہت بڑے افسر ہوتے ہین - یہ لوگ

شہر اور اطراف بلدہ اور قلعہ مین جو ایک جدا ہی شہر ہے بازاری عورتین اس قدر کثرت سے ہین کہ داروغہ کے رجسٹر مین اونکی تعداد بیس ہزار سے زیادہ مندرج بیان کی جاتی ہے۔ رجسٹر مین درج ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رجسٹر مین اپنا نام بغیر درج کرائے کوئی عورت اپنا پیشہ نہین کرسکتی ہے ان سے کسی قسم کا محصول تو نہین لیا جاتا۔ البتہ جمعہ کے دن کچھ رنڈیان اپنی نائکہ کے ساتھ باجا لیکر چوک مین بالاخانہ شاہی کے روبرو حاضر ہوتی ہین۔ اگر بادشاہ ہوا تو وہ وہان ناچتی ہین ورنہ ایک خواجہ سرا ہاتھ سے اشارہ کردیتا ہے کہ وہ اپنے گھر کو چلی جائین۔ جب شام کو ذرا ٹھنڈا وقت ہوجاتا ہے تو وہ اپنے گھر سے باہر جو اکثر چھوٹے چھوٹے جھونپڑے ہوتے ہین باہر نکل آتی ہین جب رات ہوجاتی ہے تو وہ ایک بتی یا چراغ جلد دروازہ پر جلادیتی ہین۔ جسکا یہ مطلب ہوتا ہی کہ دکان جس مین وہ تاڑی[1] بیچا کرتی ہین کھلی ہوئی ہے۔ اِس تاڑی کو پانچ چھہ کوس سے چمڑے کے کپیون مین ٹٹوؤن پر دونون طرف لادکر بھکاتے لاتے ہین۔ ایسے پانچ چھہ سو گھوڑے روزانہ شہر مین آتے ہین۔ بادشاہ کو اس سے بڑا منافع ہے۔ اوس نے اس تاڑی پر محصول لگا رکھا ہے اور اوس سے اوسے بہت روپیہ وصول ہوتا ہے۔ ان بازاری عورتون کے شہر مین رہنے دینے کا ایک بہت بڑا سبب یہی ہے کہ تاڑی ان کے باعث سے بہت خرچ مین آتی ہے جو لوگ کہ تاڑی بیچتے ہین وہ اپنی دکانین ان کے پاس پڑوس مین لگایا کرتے ہین۔

اِن عورتون کے جسم ایسے نرم اور چست وچالاک اور ورزشی ہوتے ہین کہ جب بادشاہ حال موسلی پٹم کو گیا تو انہین سے نو عورتین بڑی چالاکی کے ساتھ ہاتی کی صورت بن گئین۔ چار تو چاروں پیرون کے کھڑی ہوئین اور چار اوپر بچا سے دھڑ کے قائم ہوگئین اور ایک سونڈ کی جگہ چپٹ رہی۔ پھر

(۱) تاڑی اور سیندہی مین بڑا فرق ہے۔ دکن مین سیندہی کا رواج ہے۔ تاڑی تو بہت ہی کم ہوتی ہے۔ غالباً تاڑی سے مراد یہان سیندہی ہوگی۔

چونکہ یہ امکان بڑی سڑک کے کنارہ تھا تو اس لئے جو چیز کہ تماشے کی اوس طرف سے نکلتی اور اوسکی کچھ دہوم دہام ہوتی تو مین اپنے سہاگ نگر کے قیام کے زمانہ مین جو کبھی کبھی تین تین چار چار مہینے تک رہتا تھا اوسے دیکھا کرتا تھا اور ہر ہفتہ یہ شاندار سوار گزرتے ہوئے دیکھنے مین آتے تھے۔ جوامر اکی تبدّلی کے وقت اونکے درجہ کے لائق کبھی کبھی زیادہ اور کبھی کم ہوا کرتے تھے۔

سپاہیون کا خاص لباس کوئی چار یا پنج گز کپڑا ہوتا ہے جس سے وہ بدنا سینہ پیٹ اور پٹیہ کو لپیٹ لیا کرتے ہین۔ سر پر وہ بڑے بڑے لمبے لمبے بال رکھتے ہین۔ اور عورتون کی طرح سے مین کے اوپر ایک بڑا سا جوڑا باندھ لیتے ہین۔ سر کا خاص لباس کپڑے کا ایک تکونیا ٹکڑا ہوتا ہے جسکا ایک کونا خاص سر کے وسط پر اور باقی دو گوشے گردن کے پیچھے کو بندھے رہتے ہین۔ اونکے پاس اہل فارس کیطرح خنجر نہین ہوتے بلکہ ایک چوڑی سی تلوار سوئٹزر لینڈ والون کی طرح کی ہوتی ہے جس سے وہ کاٹنے اور بھونکنے دونون کا کام لیتے ہین۔ اور اوسکو ایک پرتلہ مین لٹکائے رکھتے ہین۔ اونکی ہندوقون کی نالین ہماری بندوقون کی نالون سے زیادہ مضبوط ہین اونکا لوہا (۱) بہتر اور خالص ہوتا ہے جس سے اونکے پھٹ جانے کا اندیشہ نہین ہوتا۔ سوارون کے پاس تیر کمان ڈہال اور برچھے ہوتے ہین۔ اور خود کے ساتھہ ایک زرہ بھی رہتی ہے جسے وہ خود سے اپنے پیچھے کو کندہون پر لٹکائے رہتے ہین۔

(۱) گولکنڈہ کا لوہا پہلے زمانہ مین بہت مشہور تھا۔ یہان کے فولاد سے دمشقی تلوارین تیار ہوتی تھین۔ سب بنا لوہا فارس اور پنجاب کو یہان سے اسی کام کے لئے جایا کرتا تھا۔ آئین اکبری مین لکھا ہے کہ ترل اور اندور مین جو حیدرآباد سے شمال مین ہین نہایت عمدہ فولاد ہوتا ہے۔ تہیونو صاحب لکھتے ہین کہ یدالوے (شاید حال کی ایدلاباد) مین جو اندور سے چار منزل پر ہے تلوارین اور خنجر اور بہالے بنتے تھے اور تمام ہندوستان مین وہان سے بھیجے جاتے تھے۔

لڑائی ہوئی تو اوسکی فوج کے اوس وقت چار حصے تھے جن پر چار سپہ سالار حاکم تھے - ان سپہ سالارون
مین سے جو سب سے زبردست تھا اوسکا مقام اسی ملک مین تھا جو سلطنت گولکنڈہ مین آجکل داخل ہے -
دوسرا سپہ سالار ملک بیجاپور مین اور تیسرا صوبہ دولت آباد مین اور چوتھا ملک برہانپور مین مقیم تھا -
راجہ نرسنگہ کے اولاد نہ تھی یہی سپہ سالار اوسکے ملک کے مالک ہوگئے - اور جہان جہان اونکی
فوج پڑی تھی اوس ملک پر اونھون نے قبضہ کرلیا - اور بادشاہ بن گئے - ایک گولکنڈہ مین دوسرا بیجاپور
مین تیسرا دولت آباد مین اور چوتھا برہانپور مین مالک بن بیٹھا - اگرچہ راجہ بُت پرست (ہندو)
تھا مگر سپہ سالار مسلمان تھے اور گولکنڈہ کا سپہ سالار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا پیرو (یعنی شیعہ)
تھا - اور ایک ترکون کے قدیمی خاندان سے اور خطہ ہمدان مملکت فارس کا رہنے والا تھا جیسا کہ
مین ذراوپر بیان کیا ہے (سپہ سالار گولکنڈہ) سب سے زبردست تھا جب راجہ نرسنگہ مرگیا تو اوسکے
چندہی مدت کے بعد ان (سپہ سالارون) کو مغلون پر بڑی فتح حاصل ہوئی جس سے کہ اونکے
بادشاہ ہونے مین کوئی مانع و مزاحم نہ رہا - لیکن بعد مین جہانگیر اکبر کے بیٹے نے برہانپور کے نئے
بادشاہ کے ملک کو فتح کرلیا ہے اور شاہجہان جہانگیر کے بیٹے نے دولت آباد کا ملک لے لیا
ہے اور اورنگ زیب شاہجہان کے بیٹے نے بیجاپور کے کچھہ حصہ پر قبضہ کرلیا ہے - مگر گولکنڈہ
کے بادشاہ سے نہ جہانگیر نے کچھہ جھگڑا کیا اور نہ شاہجہان نے - اونھون نے اس شرط پر اوسے
چھوڑ رکھا ہے کہ وہ مغلون کو ہر سال دو لاکھہ پگوڈا (۱) دیا کرے - پگوڈا ایک طلائی سکہ ہے جو ہمارے
۱۶ فرینک سے لیکر ۱/۲ فرینک تک کم و بیش قیمت مین ہوتا ہے - آج کل اس بڑے جزیرہ نما کا
دریاے گنگا کی جنوب مین سب سے بڑا راجا ویلو (ویلور) کا راجا ہے جسکی عملداری راس کماری تک
چلی گئی ہے - اور چور اجا سے نرسنگہ کی عملداری کے ایک حصہ پر قابض رہے - مگر چونکہ اوس کے

(۱) ایک پگوڈا ساڑھے چار روپیہ کا ہوتا ہے اس لئے خراج جو گولکنڈہ سے مغلون کو جاتا تھا نو لاکھہ روپیہ ہوا -

اون کے اوپر ایک طرح کا تخت رکہا گیا اور بادشاہ سوار ہوکر شہر مین اسیطرح داخل ہوا -

گولکنڈہ کے تمام باشندون کے (وہ مرد ہون یا عورتین) نقشے موزون - قد اچھے اور چہرے کے رنگ کسیقدر گورے ہوتے ہین - البتہ جو لوگ دیہاتی ہوتے ہین اونکے رنگ کچہہ کچہہ کالے ہین - گولکنڈہ کے بادشاہ کا نام جو آب برسرحکومت ہے عبداللہ قطب شاہ ہے - مین اپنے ناظرین کیلیئے اسکی اصلیت چند الفاظ مین بیان کیے دیتا ہون -

جس زمانہ مین اکبر جہانگیر کا باپ ہندوستان کا بادشاہ تھا تو اوسوقت مغلون کی عملداری جنوب مین نربدا بیدر تک تھی - جو دریا کہ اوسکے پاس ہوکر گزرتا ہے اور جنوب سے آتا ہے گنگا مین جا ملتا ہے - یہ دریا مغلون کی عملداری کو راجا نرسنگہ[1] کی عملداری سے جدا کرتا تھا - اِس راجہ کی عملداری راس کماری تک چلی گئی تھی - باقی جو اور چھوٹے چھوٹے راجہ تھے وہ سب اسکے مطیع اور اسکی حمایت مین رہتے تھے - یہ راجہ اور اسکے آبا و اجداد بادشاہ تیمور کی اولاد سے ہندوستان مین ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہا کرتے تھے - یہ ایسے زبردست راجہ تھے کہ آخری راجہ سے اور اکبر سے جب

(۱) معلوم ہوتا ہے کہ یہ کہانی ٹیورنیر صاحب نے کہین کسی ہندو سے سن لی ہے - نہ راجہ نرسنگہ سے کبھی سلاطین مغلیہ سے لڑائی ہوئی اور نہ اوسکی عملداری اسقدر بڑی تھی راجۂ نرسنگہ محمد شاہ ثانی بہمنی کے زمانہ مین ساحل کارومندل پر تلنگانہ کے مشرقی حصہ اور سمندر کے کنارے کنارے راس کماری تک کے ملک کا راجہ تھا محمد شاہ نے اوسکے ملک کا بڑا حصہ فتح کر لیا تھا - اور ترچنا پلی تک قابض ہو گیا تھا بعض لوگون نے بیجانگر کے راج کو نرسنگہ کا راج بھی لکہا ہے مگر یہ غلط ہے بیجانگر کا راج بالکل جدا تھا - محمد شاہ کے زمانہ مین اوسکا عروج کچہہ گھٹ گیا تھا - غرضکہ محمد شاہ کے زمانہ کے بعد نرسنگہ کا کبھی پہر نام و نشان بھی نہین سنا گیا - جب بہمنی سلطنت محمد شاہ کے مرنے پر کمزور ہو گئی - اور محمود شاہ ثانی کے زمانہ مین اوسکے سردار خود مختار ہو بیٹھے تو گیارہ خود مختار حکومتین دکن مین مسلمانونکی اوٹھہ کھڑی ہوئین پہر یہ لڑ بھڑ کر بیجاپور - احمدنگر - گولکنڈہ - برار - بیدر مین پانچ مستقل سلطنتین بنگئین - برہانپور کی حکومت اِس بہمنی سلطنت سے بالکل جدا تھی - اکبر نے اسے فتح کر لیا تھا - اور احمدنگر پر بھی اوسکے زمانہ مین حملہ ہوئے تھے -

کارروائی کی کہ شاہزادی اوس سے منسوب ہوگئی - اور سلطنت میں اوس نے بہت بڑا اعتبار پیدا کر لیا جسمین کہ وہ آجکل حکومت کر رہا ہے اور اوسیکی بات ہر کام مین مانی جاتی ہے - جب اورنگ زیب اور اوسکا بیٹا بھاگ نگر مین آئے اور بادشاہ نے جاکر گولکنڈہ مین پناہ لی تو اوس وقت اوس نے بادشاہ کو قلعہ دشمن کو حوالہ کرنے سے روکا اور کہا کہ اگر بادشاہ نے قلعہ کی کنجیان دینے کا خیال بھی کیا اور قلعہ کی حفاظت نہ کی تو مین اوسے جان سے مار ڈالونگا - اسکی اس دلیری پر بادشاہ بہت خوش ہوا اور اوس وقت سے اوسے بہت چاہنے لگا اور اب جتنے بڑے بڑے کام ہوتے ہین اونمین وہ اوسی سے صلاح و مشورہ لیا کرتا ہے یہانتک کہ وہ اب صرف بادشاہ کا داماد ہی نہین ہے بلکہ وزیر اعظم کی طرح دربار گولکنڈہ مین وہی سب سے بڑا مانا جاتا ہے - اسی شخص کے باعث سے گولکنڈہ کا عظیم الشان معبد ناتمام پڑا ہوا ہے کیونکہ اس نے کہا ہے کہ اگر اوسکو بنوایا گیا تو ملک پر ایک نہایت خوفناک آفت نازل ہوگی

اس امیر کو ریاضی مین اچھی مہارت ہے اور اوسے اون لوگون سے بہت ہی رغبت ہے جو اس فن کے اہل کمال ہین - اور اسی وجہ سے گو وہ خود مسلمان ہے مگر تمام نصرانیون پر جو اس علم کو جانتے ہین بڑی عنایت کرتا ہے - چنانچہ اوس نے اسی سبب سے پادری افرایئم کی جو براہ گولکنڈہ اپنے افسرون کے حکم کے بموجب پیگو کو جاتا تھا بڑی خاطرداری کی اور چاہا کہ وہ کسی طرح سے اوسکے ملک سے نہ جائے - اوس نے پادری سے کہا کہ مین تمہارے لئے اپنے خرچ سے مکان رہنے کو اور گرجا عبادت کرنے کو بنادونگا - اور چونکہ یہان پرتگال اور امریکا سے بہت سے عیسائی لوگ تجارت کے واسطے آیا کرتے ہین اس لئے آپ یہان بھی خالی نہ رہین گے اون سے آپ کا مشغلہ رہے گا اور وہ آپ کے اہل محلہ سمجھے جائینگے لیکن پادری افرایئم جسکو آگے پیگو جانے کے لئے حکم تھا وہ اس عنایت سے مستفید ہو سکا - جب پادری رخصت ہوا تو شیخ نے اوسی

ملک مین تجارت کا بازار گرم نہین ہے - اس لئے اوسکی شہرت بہت کم ہے اور سافر اوسکے ملک مین بہت ہی کم جاتے ہین -

گولکنڈہ کے بادشاہ کے کوئی بیٹا نہین ہے - اوسکے تین بیٹیان ہین جنمین سے سب کی شادیان ہوگئی ہین - سب سے بڑی لڑکی ایک عرب کو دی گئی ہے جو شیخ الشیوخ مکّہ کا رشتہ دار ہے - جس طرح سے کہ یہ شادی ہوئی ہے وہ میرے نزدیک ایک بڑے تعجب کی بات ہے - یہ شیخ گولکنڈہ مین پہلے شاہزادون کے لباس مین آیا تہا اور کئی مہینے تک شاہی محلسرا کے دروازہ پر بیٹہا رہا - جب عام لوگ اوس سے استفسار کرتے کہ تو کیون آیا ہے تو وہ کسی کو جواب نہین دیتا تہا آخرش جب بادشاہ کو خبر ہوئی تو اوس نے اپنے افسر کو بہیجا جو عربی اچہی طرح جانتا تہا تاکہ وہ شیخ سے پوچہے کہ وہ کیا چاہتا ہے - اور کس لئے آیا ہے جب اوس حاکم نے اور اوسکے ہمراہی بعض درباری اُمرا نے اوس سے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ شخص ایک بڑا دانشمند ہے اسلئے وہ اوسے بادشاہ کی خدمت مین لیگئے - بادشاہ اوسکی چال ڈہال اور بول چال سے بہت مسرور ہوا - لیکن جب اُس شیخ نے یہ کہا کہ مین شاہزادی سے شادی کرنے آیا ہون تو بادشاہ کو ایک حیرت ہوگئی اور درباری اُمرا مین سے بعض لوگ یہ سمجہنے لگے کہ وہ اپنے ہوش وحواس مین نہین ہے پہلے تو وہ اوس پر ہنسے لیکن جب دیکہا کہ وہ اپنی بات پر مصر ہے اور کہتا ہے کہ اگر میری شادی اس شاہزادی کے ساتہ نہین ہوگی تو اس ملک پر بڑی آفت نازل ہوگی تو اوسے جیلخانہ بہیجدیا گیا جہان وہ مدت دراز تک قید رہا -

پہر بادشاہ نے یہ مناسب سمجہکر کہ اس شخص کو اوسکے وطن کو بہیجدیا جائے ایک اپنے جہاز مین موسلی پٹم سے سوار کرایا جہان سے کہ حجاج کے ساتہ اسباب جہازون مین بہر کر مخہ کو پہنچتا ہے اور وہان سے براہ خشکی لوگ مکّہ معظمہ کو چلے جاتے ہین - دو سال کے بعد پہر وہی شیخ گولکنڈہ کو آیا اور ابکی مرتبہ ایسی

کی بیٹیاں تو کئی ایک تھیں - مگر بیٹا صرف ایک ہی تھا - جس کے پاس بڑی جمعیت تھی - اور دربار مین اوسکا بڑا رعب داب تھا - چونکہ میر جملہ پر بادشاہ کا بڑا اعتبار تھا - اور اوسکے پاس دولت بھی بہت جمع ہو گئی تھی اس لئے اوسکے دشمن بھی بہت پیدا ہو گئے تھے وہ چاہتے تھے کہ اوسکی غیر حاضری سے فائدہ اوٹھائین اور کسی طرح سے بادشاہ کو اوس سے بدظن کر کے اوسے تباہ کر دین - اونہون نے بادشاہ سے کہا کہ میر جملہ کے اقتدار سے اوسے ہوشیار رہنا چاہیئے - اُسکے تمام طرز و انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بادشاہ کا تخت چھین کر اپنے بیٹے کو تخت نشین کرانا چاہتا ہے - چاہیئے کہ بادشاہ اوسکو اس قدر مہلت نہوے کہ اوسکا پھر علاج نہ ہو سکے - اس بڑے دشمن سے جس نے اپنی دشمنی کو چھپا رکھا ہے نجات پانے کی سب سے اچھی صورت یہی ہے کہ اُسے زہر دیدیا جائے اس بات پر بادشاہ بہت جلد راضی ہو گیا - اور جس نے یہ راے دی تھی اوسیکو اس کے سرانجام کے لئے حکم دیا - لیکن جب تین چار مرتبہ متواتر دشمنون نے اپنے کام مین کوشش کی اور ہر مرتبہ ناکامیاب رہے تو میر جملہ کے بیٹے پر یہ راز کھل گیا اور اوس نے اپنے باپ کو فوراً خبر کر دی یہ تو صحیح معلوم نہین کہ اوسکے باپ نے اسکا کیا جواب دیا - لیکن جب اوسکو جواب مل گیا تو وہ بادشاہ کے پاس گیا - اور اوسے گستاخانہ گفتگو مین اپنے باپ کے خدمات کو یاد دلایا - اور کہا کہ میرے باپ کی مدد بغیر اوسے تخت نصیب نہ ہوتا - یہ بات تو صحیح تھی - مگر دربار مین بڑی سازشین ہو رہی تھین - جنکا بیان بہت لینا ہے - یہ نوجوان امیر اپنے اصلی طرز و انداز سے کچھہ آگے بڑھ گیا تھا - بادشاہ کے ساتھہ ایسی بدتہذیبی اور تند مزاجی سے گفتگو کی کہ بادشاہ اوسکی گستاخی سے آزردہ ہو گیا اور غصہ مین بھر کر اوٹھہ کھڑا ہوا - اس پر امرا نے جو وہان موجود تھے اوسکو پکڑ لیا - اور خوب بے حرمت کیا - اور بادشاہ کے حکم سے اوسیوقت مع اپنی مان اور بہنون کے گرفتار ہو کر جیلخانہ بھیجا گیا اس واقعہ سے دربار مین ایک عجیب و غریب تہلکہ مچ گیا - میر جملہ کو بہت جلد خبر پہنچی جس سے اوسکو نہایت رنج ہوا چونکہ اوس کے

اِس قدر بڑے درجہ کا خلعت دیا جس سے زیادہ درجہ کا دینا غیر ممکن ہے کیونکہ اِس خلعت مین
تمام لباس شامل تہا۔ ٹوپی۔ قبا۔ الخالق۔ دو جوڑی پائجامہ۔ دو قمیص۔ اور دو پٹکے اور ایک چادر جو
تپش آفتاب سے محفوظ رہنے کے واسطے سر اور گردن پر اوڑہنے کے لئے تھی۔ پادری صاحب
کو اِس تحفہ پر بڑا تعجب ہوا۔ اور شیخ سے کہا کہ یہ لباس میرے پہننے کا نہین ہے۔ جس پر شیخ نے
کہا کہ آپ اوسے لے لیجیے اور اپنے کسی رفیق کو تحفہ دیدیجیے۔ دو مہینے بعد پادری صاحب
مجھے سورت مین ملے۔ اور سب سے پہلے ہی ملاقات مین یہ تحفہ اونہون نے مجکو عنایت کیا۔
جس پر مین نے اونکا نہایت شکریہ ادا کیا جب شیخ نے دیکھا کہ پادری اِس کے روکے سے نہین
رُکتا۔ اور چونکہ خاطر اوسے یہ بھی منظور نہ تہا کہ وہ گولکنڈہ سے موسلی پٹم کو پا پیادہ جاسے جیسا کہ پادری
کا ارادہ تہا اوس نے اوسے زبردستی ایک بیل دیا اور دو خدمتگار ساتھ کئے کہ وہ راستہ بتانے کے
لئے اوسکے ہمراہ جائین اور چونکہ بہت کہنے پر بھی پادری نے نقدی لینا منظور نہین کیا۔ اِس لئے
اوسنے خدمتگارون کو تیس پگوڈا دیدیئے کہ جس وقت وہ موسلی پٹم پہونچین تو یہ بیل اور پگوڈے
پادری کے پاس زبردستی چہوڑ آئین۔ چنانچہ خدمتگارون نے اِس کے ہوبہو تعمیل کی کیونکہ اگر ایسا
وہ نہ کرتے تو گولکنڈہ پہونچنے پر جان سے مارڈالے جاتے۔ مین پادری افرائیم کے حالات
کو بس پر بڑی بڑی مصیبتین آئین گوا کے بیان مین ذکر کرون گا جو ہندوستان مین پرتگالیون کا سب
سے بڑا مقام ہے۔

بادشاہ گولکنڈہ کی دوسری دختر اورنگزیب کے بڑے بیٹے سلطان محمد کو منسوب ہوئی تھی۔
اِس شادی کا سبب یہ تہا۔ کہ میر جملہ بادشاہ گولکنڈہ کا سپہ سالار جس سے بادشاہ کو اپنا تخت حاصل
کرنے کے لئے بہت بڑی مدد ملی تہی جب بنگالہ کی جانب بعض راجاؤن کے مطیع کرنے کے
لئے جانے لگا تو حسب دستور اپنے اہل و عیال کو بادشاہ کے پاس اُوّل مین چہوڑ گیا۔ میر جملہ

تجارات شاہی مین تہا وہ لے چکا تو اوسنے گولکنڈہ کا رخ کیا اور اوسپر فوراً محاصرہ ڈالا جب بادشاہ پر نہایت سختی سے محاصرہ ہوا تو اوسکو یقین ہوگیا کہ اب مجکو ضرور دینا پڑے گا اس سے اوس نے اس بلا کے ٹالنے کی غرض سے جس سے اوسے اپنی بربادی کا کامل اندیشہ ہوگیا تہا میر جملہ کے اہل و عیال کو بعزت تمام اوسکے پاس بہیجدیا نیکی اور فیاضی جیسی یورپ مین سب اشخاص سے ہندوستان مین بہی سب جہان بادشاہ کو گولکنڈہ کی بابت مین ایک نیک مزاجی کی حکایت لکھتا ہون جب محاصرہ کو کچھ دن گزر گئے تو ایک گولندازنے دیکھا کہ اورنگ زیب ہاتی پر مورچون کو باہر کی طرف دیکھتا پہر رہا ہے۔ اوسوقت بادشاہ ایک برج پر بیٹہا ہوا تہا گولندازنے بادشاہ سے کہا کہ مین شاہزادہ کو توپ کے گولہ سے اوڑا سکتا ہون یہ کہتے ہی اوسنے توپ کو سیدہا کیا لیکن بادشاہ نے فوراً اوسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ ایسا نہ کر شاہزادون کے جان کی بڑی قدر کرنا چاہیئے گولندازنے جو اپنے کام مین نہایت ہوشیار تہا بادشاہ کے کہنے سے اورنگ زیب کو تو چھوڑ دیا مگر اوسکے ایک سپہ سالار کو توپ کے گولہ سے اوڑا دیا جو فوج سے کچھ آگے بڑہ آیا تہا اس سبب سے اوسوقت حملہ موقوف ہوگیا جسکی اورنگ زیب تجویز کر رہا تہا اور سردار کی موت سے اوسکے لشکر مین فتور پڑ گیا۔ عبدالجبار بیگ سپہ سالار افواج گولکنڈہ جو چار ہزار سوار سے بازو پر اوسکے قریب ہی موجود تہا اوس نے دیکہا کہ سردار کے مارے جانے سے دشمن کے لشکر مین کچھ کھلبلی پڑی ہے اس لئے اس موقع سے اوس نے فائدہ اوٹہایا اور فوراً ہی اون پر بے تحاشہ ٹوٹ پڑا۔ جس سے دشمن مغلوب ہوگئے عبدالجبار بیگ نے اونکا پیچہا سات کوس تک تعاقب کیا اور جب تک شام کا اندہیرا نہ ہوگیا تب تک اونکا پیچہا نہ چہوڑا اس سپہ سالار کے مارے جانے سے کچھ روز پیشتر جبکہ بادشاہ گولکنڈہ پر دشمن یکایک آپڑا تہا اور محاصرہ کی سختی اور قلعہ مین رسد کی تنگی ہوئی تہی تو اوس نے چاہا تہا کہ کنجیان دشمن کے حوالہ کردی جائین۔ مگر مرزا محمد اوسکے داماد نے جیسا کہ مینے اوپر ذکر کیا ہے اونہین بادشاہ کے ہاتھ سے چہین لیا اور کہا کہ اگر پہر ایسا ارادہ کیا تو مین آپکو قتل کر ڈالونگا یہی سبب تہا کہ

پاس فوج تہی اور سپاہی اوس سے نہایت مانوس ہو رہے تھے اوس نے اس سبب سے بزور شمشیر اسکا انتقام لینے کا ارادہ کیا یہ اوسوقت جیساکہ مین نے اوپر بیان کیا ہے بنگالہ کی طرف بعض راجاؤن کو جنہون نے دریاے گنگا کے کنارے پر تہا مطیع کرنے کیلیے گیا ہوا تہا۔

شاہ شجاع شاہجہان کا دوسرا بیٹا اوس زمانہ مین بنگالہ کا صوبہ دار تہا میر جملہ نے سوچا کہ یہی ایک بڑا عقلمند شاہزادہ ہے جس سے مراسلت کرکے اوسے بادشاہ گولکنڈہ کے مقابلہ مین اپنے ساتھ ملا لیا جاے کیونکہ وہ آپ بادشاہ گولکنڈہ کو اپنا بادشاہ نہین سمجہتا تہا بلکہ اپنا بہت بڑا دشمن جانتا تہا اس وجہ سے اوس نے شاہزادہ مذکور کو لکہا کہ اگر وہ اوسکا شریک ہوجاے تو گولکنڈہ کی تمام سلطنت پر قبضہ کر لینے کے لیے اوسے ہر طرح کی مدد دیجاویگی اور یہہ بہی کہا کہ اس موقعہ پر مملکت مغلیہ کے بڑہانے مین آپ کوتاہی نہ کیجیے کیونکہ آپ کے بہائی اور آپ اوس سلطنت کے وارث ہونے والے ہین مگر سلطان شجاع کی طرف سے اوسے اوسکی مرضی کے موافق جواب نہ ملا۔ شاہزادہ نے اوسے لکہا کہ مین ایسے شخص کا اعتبار نہین کرسکتا جس نے اپنے بادشاہ کو دغا دی ہے وہ مجہے جیسے اوس نے انتقام لینے کی غرض سے شامل کرلیا ہے کب دغا دینے مین کوتاہی کریگا۔ اس لئے مجہے اسکا جواب نہ لکہیے

جب شاہ شجاع کی طرف سے صاف جواب ملا تو میر جملہ نے اورنگ زیب کو پیغام بہیجا جو اسوقت برہانپور کا حاکم تہا یہ اپنے بہائی کی طرح متشکی المزاج نہ تہا میر جملہ کی درخواست کو اوس نے فوراً قبول کرلیا۔

جب میر جملہ بہاگ نگر کی طرف اپنی فوج لیکر بڑہا تو اورنگ زیب نے کڑی منزلین طے کرکے دکن کو کوچ کیا یہان تک کہ دونون لشکر ایک دوسرے سے مل گئے اور قبل اسکے کہ بادشاہ کو سنبہلنے کی مہلت ملے وہ بہاگ نگر کے دروازہ پر آموجود ہوے۔ اب بادشاہ کو صرف اسی قدر فرصت ملی کہ گولکنڈہ مین جاکر اوس نے پناہ لی۔ جب اورنگ زیب بہاگ نگر کو غارت کرچکا اور جو قیمتی مال و اسباب

دے اور یہ شرط کرے کہ جب گولکنڈہ کا بادشاہ مرجاے تو اوسکا یہ داماد اوسکے تخت کا وارث ہو یہ شرط منظور ہوگئی اور دونون بادشاہون کے عہدنامہ پر دستخط ہوگئے اور پھر صلح اور شادی کی خوشی بڑی دہوم دہام سے منائی گئی۔

میر جملہ نے اوسکے بعد گولکنڈہ کی نوکری چھوڑدی برہانپور کو اورنگ زیب کے پاس چلا گیا۔ اور وہان بہت جلد اوسے شاہجہان نے اپنی سلطنت کا ایک رکن اعظم بنالیا اور سپہ سالاری کا عہدہ عنایت کیا بعد مین اوسی شخص نے اورنگ زیب کو اوسکی تخت نشینی مین اور شاہ شجاع کے شکست دینے مین کامل مدد دی کیونکہ میر جملہ ایک نہایت عقلمند شخص تہا وہ فنون جنگ مین جسطرح کامل تہا ایسے ہی سلطنت کے معاملات کو بہی خوب سمجہتا تہا۔ مجکو بارہا اوس سے بات چیت کا اتفاق ہوا ہے۔ جب اوسکے سامنے کوئی معاملہ پیش ہوگیا تو ایسی متانت اور استقلال سے اوسکا جواب دیتا تہا کہ مجھے تعجب آتا تہا ہر ایک معاملہ مین اوسکے احکام ایسے جاری ہوتے اور اقسام اقسام کے مراسلات پر وہ ایسے سوچ سمجہ کر دستخط کرتا کہ گویا اوسے صرف یہی ایک کام کرنا ہے۔

گولکنڈہ کی تیسری شاہزادی کی سلطان سعید کے ساتھہ منگنی ہوئی تہی جو مکہ معظمہ کا رہنے والا تہا اور یہان تک شادی کی تیاری ہوگئی تہی کہ اوسکا دن بہی مقرر ہوگیا تہا۔ عبد الجبار بیگ جو فوج کا سردار تہا چھہ اور امیرون کو اپنے ساتھہ لیکر بادشاہ گولکنڈہ کے پاس گیا تاکہ وہ اوسے اس ارادہ سے باز رکہے چنانچہ اونہون نے ایسی کارروائی کی کہ منگنی ٹوٹ گئی اور مرزا ابوالحسن سے جو بادشاہ کا رشتہ دار ہے شاہزادی کی شادی ہوگئی اب اوس شاہزادی کے دو لڑکے ہین۔ اس شادی سے اورنگ زیب کے بیٹے کا دعوی بالکل جاتا رہا جسے اوسکے باپ نے گوالیار کے قلعہ مین اس لئے قید کردیا ہے کہ وہ اوسکو چھوڑکر اپنے چچا شاہ شجاع کا طرفدار ہوگیا تہا اگر مرزا ابوالحسن عیاش نہوتا تو یہ شاہزادی پہلے ہی اوسکو دیجاتی بادشاہ نے اوسکی بدوضعی کو دیکھکر اوس پر عنایت کرنا چھوڑدیا تہا۔ اور کچھہ توجہ

بادشاہ حالانکہ پہلے اوس پر کچھہ توجہ نہین کرتا تہا اسوقت سے اوسپر مہربانی کرنے لگا - اب اورنگ زیب نے مجبوراً محاصرہ اوٹہا لیا اور ٹھیر کر اپنی فوج کو جمع کیا بعد ازان اور کمک بہی آگئی اِس سے پہر گولکنڈہ کا محاصرہ ہوا اور جس قدر کہ محصورین نے مدافعت کی اوسی قدر سختی سے محاصرین کی طرف سے مزاحمت ہوئی - چونکہ میر جملہ کو اَب بہی بادشاہ کا ایک طرح کا خیال تہا اور بعض اشخاص کے قول کے بموجب اوسکے کچھہ اسباب بہی تہے - اگرچہ وہ اِس بات کو ظاہر نہین کرتا تہا تاہم اوس نے اورنگ زیب کو یہان تک نہ بڑہنے دیا کہ گولکنڈہ والون کا کام تمام ہوجاوے اور ایسی حکمت کی کہ جس سے طرفین مین کچھہ دنون کے " لڑائی ملتوی ہوگئی - پہلے شاہجہان اور اوسکا بڑا بہائی اپنے باپ جہانگیر سے باغی ہوگئے تہے لیکن جب اِن کی شکست ہوگئی تو شاہجہان اورنگ زیب کا باپ بہاگ کر گولکنڈہ مین پناہ گیر ہوا تہا اور بادشاہ گولکنڈہ اوسکے ساتہہ بڑی مہربانی سے پیش آیا تہا - بڑا بہائی تو جہانگیر کے ہاتہہ لگ گیا اور اوس نے اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین مگر شاہجہان چہوٹا بہائی بہاگ کر بادشاہ گولکنڈہ کے پاس چلا آیا جس نے اوس پر بڑی مہربانی کی اِس سبب سے دونون آپسمین بڑے دوست ہوگئے - اور شاہجہان نے یہ قسم کہائی کہ گو کیسا ہی معاملہ کیون نہ پیش آوے وہ بادشاہ گولکنڈہ سے کبہی پرخاش نہ کرے گا - میر جملہ جانتا تہا کہ اِن دونون بادشاہون کو جو آپسمین دوست ہین سمجہا لینا کچھہ مشکل بات نہین ہے اوس نے ایک تجویز سوچی اور اورنگ زیب کو بتائی کہ اوسکا اوس مین فائدہ ہے پہر دونون بادشاہون کو مخفی طور پر لکہا کہ مین نے یہ تجویز کی ہے جس سے باہم ہمیشہ صلح رہے گی - اوس نے پہلے بادشاہ گولکنڈہ کی طرف سے شاہجہان کو نہایت مودبانہ اور شایستہ الفاظ مین پیغام بہجوایا - کہ آپ میرے اور اورنگ زیب کے درمیان ثالث بنکر تصفیہ کرا دیجیے جو آپ کہین گے وہ مجہے منظور ہے اور جن شرائط کا آپ عہدنامہ لکہوا دینگے مین لکہنے کو موجود ہون بعد اِسکے اِسی طرح پر میر جملہ نے شاہجہان کو رائے دی کہ بادشاہ گولکنڈہ کو آپ جواب لکہیئے کہ وہ سلطان محمد اورنگ زیب کے بیٹے کو اپنی دوسری بیٹی

کان الماس جسے فارسی مین کولور[۱] اور ہندوستانی مین کانی کہتے ہین جائین تو ۱۱۲ کوس ہوتے ہین مین ہمیشہ اسی راستہ سے وہان کو گیا ہون -

گولکنڈہ سے تنارا ۴ کوس

تنارا ایک بڑا اچھا مقام ہے - اس مین چار عمارتین بہت خوبصورت بنی ہوئی ہین اون مین سے ہر ایک مین ایک ایک باغ بھی ہے - ان چار مکانات مین سے ایک جو شاہراہ کے دست چپ پر ہے وہ بہت ہی خوشنما ہے باقی تین کو اوس سے کچھہ بھی نسبت نہین ہے یہ بالکل تراشیدہ اور مصفا پتھر سے بنا ہوا ہے اور دو منزلہ ہے اوسمین بڑے بڑے برآمدے خوبصورت دالان اور خوشنما حجرے ہین - مکان کے روبرو ایک بڑا صحن ہے جو کچھہ کچھہ پیرس کے پیلے رویال (یعنی محلات شاہی کے) مشابہ ہے - باقی تین جانب مین بڑے بڑے دروازے ہین - اور ہر طرف پر اوس کے برآمدے بنے ہوئے ہین - چار یا پانچ فیٹ اونچی کرسی ہے اوپر اچھی محرابین ہین جو اعلیٰ درجے کے مسافر ہوتے ہین وہ اسی جگہ آکر فروکش ہوا کرتے ہین - ہر ایک دروازے کے اوپر ستونون کی ایک بڑی قطار ہے اور مستورات کے لئے چھوٹے چھوٹے حجرے ہین جب کوئی بڑے درجے کے امیر اون مکانون مین قیام کرنا نہین چاہتے تو وہ باغ مین ڈیرے نصب کرا لیتے ہین - یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ انین سے

---

[۱] اس مشہور مقام کا نام کولور آجکل رکھدیا گیا ہے جو دریاے کشنا کے کنارہ ۱۶ درجہ ۴۲ دقیقہ ۳۰ ثانیہ عرض بلد اور ۸۰ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد پر واقع ہے - اسکا پتا بالکل مفقود ہوگیا تھا - ٹیورنیر صاحب کی تحریر کے موجب سب سے پہلے اسکا موقع تلاش کیا گیا اور اگرچہ اوسکا کچھہ پتا کسی کو معلوم نہ تھا مگر اب وہ معلوم ہوگیا ہے - لوگون نے اس معاملہ مین بہت بے ٹھکانے اشارات لکھے ہین جو نقشجات کہ اٹھارہوین صدی کے شروع اور سترہوین صدی کے آخر مین بنے ہین اونمین سے کسی ایک مین اسکا پتا صحیح صحیح لکھا ہوا ہے - اکانومک جیالوجی آف انڈیا مین اسکے موقع کی نسبت خوب بحث کی گئی ہے وہ دیکھنے کے قابل ہے - اس مقام سے جو ہیرا نکلا تھا اور جسکے برابر روے زمین پر کوئی ہیرا نہین ہے اوسکا نام کوہ نور رکھا گیا تھا -

نہین کرتا تھا اب جب سے شادی ہوگئی ہے تب سے مرزا سنبھل کیا ہے اورپہلی سی عادت

نہین بہی ہے۔

اس زمانہ مین بادشاہ گولکنڈہ کو مغلون سے پہلے کی طرح خوف نہین ہے مغلون کی طرح

اوس کے ملک سے بھی روپیہ باہر نہین جاتا ہے۔ لڑائی کے لئے بادشاہ نے بہت روپیہ فراہم

کرلیا ہے۔

علاوہ برین بادشاہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مذہب کا بڑا معتقد ہے (یعنی وہ

پکّا شیعہ ہے) یہان تک کہ دوسرے مسلمانون کی طرح وہ ٹوپی (یا پگڑی) بھی نہین پہنتا ہے کیونکہ

یہ لوگ کہتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اوسے نہین پہنتے تھے بلکہ اوسکے سر پر

ایک اور ہی قسم کا لباس ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اہل فارس جو کثرت سے ہندوستان مین معاش کی

تلاش مین آتے ہین مغلون کو چھوڑکر گولکنڈہ کا رُخ کرتے ہین اور یہی حال بادشاہ بیجاپور کا ہے جسے

بادشاہ کی بیگم نے جو بادشاہ گولکنڈہ کی ہمشیر ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فریق کی طرف

مایل کرلیا ہے جس سے ایرانی لوگ اوسکے ہی جاکر ملازم ہوجاتے ہین۔

باب یازدہم

گولکنڈہ سے موسلی پٹم کا راستہ

گولکنڈہ سے موسلی پٹم تک براہ راست سو کوس (۱) کا فاصلہ بتاتے ہین لیکن جب آپ براہ

(۱) صحیح فاصلہ ۲۱۰ میل ہے ۱۲

کولور کے برابر اس سڑک سے اس سرے تک ایک بڑا دریا (کرشنا) بہتا ہے جو خلیج بنگالہ
مین موسلی پٹم کے پاس جا کر گرتا ہے۔

کولور یا گانی سے کاہ کالی (کاکانی) ۱۲ کوس

کاہ کالی سے بزوارہ (بجواڑہ)[۱] ۶ ایضاً

بزوارہ کے پاس دوبایہ اوترنا ہوتا ہے

بزوارہ سے واچر (ویرو) ۴

واچر سے نلیمور ۴

ویرو اور نلیمور کے مابین تقریباً عین وسط مین آپ کو ایک کرنائی مین بیٹھکر پار جانا ہوگا کیونکہ وہان
کشتیان نہین ہوتی ہین۔

نلیمور سے ملمول ۶ کوس

ملمول سے ماسلی پٹن (موسلی پٹم) ۴ ایضاً

موسلی پٹم کی آبادی منتشر ہے الگ الگ بستا ہے۔ مکانات لکڑی کے ہین اور ایک دوسرے
سے جدا جدا۔ یہ مقام سمندر کے کنارے ہے اور اپنے لنگرگاہ کے باعث مشہور ہے خلیج بنگالہ
مین اس سے بہتر کوئی دوسرا بندرگاہ نہین ہے یہی ایک مقام ہے جہان سے جہازات
پیگو سیام۔ اراکان۔ بنگالہ۔ کوچین۔ مکہ معظمہ۔ اور ہرمز کو اور نیز جزائر۔ میدگاسکر۔
ساٹرا۔ اور منیلا اس کو جاتے ہین یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بیتے دار گاڑیان گولکنڈہ اور موسلی پٹم کے
مابین نہین چلا کرتی ہین راستے مین جگہ جگہ بڑے بڑے پہاڑ تالاب اور دریا واقع ہوئے ہین اور

[۱] بجواڑہ تاریخی حیثیت سے ایک بڑا مقام ہے۔ وہان بدھ مذہب والون اور پہلے ہندوون کے آثار قدیمہ
موجود ہین۔

تین مکان مین جو بیا ہے وہ ٹھہر سکتا ہے۔ مگر وہ جو تہا مکان جو نہایت خوبصورت اور سب سے بڑا ہے بڑی بیگم صاحبہ (یعنی بادشاہ کی بیگم) کے لئے ہے۔ جب وہ یہان نہین ہوتی ہے تو لوگ اوسکے اندر جاتے اور سیر کر لیتے ہین اوسکا باغ بہت عمدہ ہے اور کہین ایک حوض بنے ہوئی ہین ان مکانات مین غریب مساکین کے لئے بھی حجرے ہین جنمین ہر روز شام کو پکے ہوئے ترکاری چاول اور روٹی ملا کرتی ہے مگر ہندوون کو جو غیرون کے ہاتھ کا پکا کہانا نہین کہاتے ہین آٹا اور گہی دیا جاتا ہے کیونکہ جب وہ روٹی پکا کر نکالتے ہین تو اوسے وہ کہی سے چپڑا کرتے ہین

تنارا سے جت نگر (یا حیات نگر) ۱۲ کوس
جت نگر سے پتنگی (پنتا نگی) ۱۲ ایضاً
پتنگی سے پنگل (پونکل) ۱۴ //
پنگل سے نگل پاڑ ۱۲ //
نگل پاڑ سے لاکابرن (لاکاوم) ۱۱ //
لاکابرن سے کولور (یاگانی) ۱۱ //

اسکا مین آئندہ کان کے بیان مین ذکر کرونگا

لاکاورم سے کولور تک خصوصاً جب کہ کولور کے قریب پہونچین سڑک پتہر کی چٹانون کی ہے۔ اس وجہ سے مجھے راستہ مین دو تین مقام پر گاڑی کے ٹکڑے ٹکڑے جدا کر کے لیجانا پڑا اگرچہ بہت جلدی سے ہو جاتا ہے کچھ زیادہ وقت نہین ہوتی ہے اس چٹانی زمین مین جہان کہین اچھی صاف زمین آجاتی ہے تو وہان الماس کے درخت ہوتے ہین جو تمام ہندوستان کی دست آور دوا اون سے زیادہ دست آور اور اس صفت مین نہایت عمدہ ہے۔ میرے ساتھ کے ملازم راستہ مین اوسکو کہا لیا کرتے تعجب سے مجکو اوسکے اثر کا تجربہ ہو گیا ہے۔

سورت سے دامن	۷	کوس
دامن سے باسین	۱۰	ایضاً
باسین سے چاول	۹	"
چاول سے دابل	۱۲	"
دابل سے ریجاپور (راجاپور)	۱۰	"
ریجاپور سے منگریلا (ونگرلا)	۹	"
منگریلا سے گوا	۴	"
کُل راستہ سورت سے گوا تک	۶۱	کوس

ان ساحلون پر حسب مذکورہ بالا یہی بڑا خوف ہے کہ کہین مالاباریون کے ہاتھ مین نہ پڑجائین جو کہ مسلمان ہین اور عیسائیون کے ساتھ بڑی بے رحمی سے پیش آتے ہین مین نے ایک کارمیلائٹ فرقہ کے برہنہ پا پادری کو دیکھا تھا جو کہین ان ڈاکوون کے ہاتھ پڑگیا تھا۔ چونکہ وہ چاہتے تھے کہ اوسکا جلد ہی سے فدیہ ملجاوے اس لیے اونہون نے ایسی بے رحمی سے اوسے شکنجے مین کھینچا کہ ایک ہاتھ اور ایک پیر اوسکا چھوٹا ہو کر دوسرے سے آدھا رہ گیا تھا۔ اونکے افسر اونہین چھ مہینے مین جو اونکے علی العموم سمندر مین رہنے کی میعاد ہے ہر سپاہی کو صرف دو ایکو[۵۱] یا کراون دیتا اور لوٹ کے مال مین اون کا حصہ نہین ہوتا ہے۔ لیکن یہ اجازت ہے کہ جسے وہ پکڑین اوسکے کپڑے اور کھانے کی چیزین اوس سے لے لین۔ جب چھ مہینے گزر جاتے ہین تو سپاہیون کو چلے جانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اور اگر اونکے عہدہ دار اور رکھنا چاہین تو اونہین از سر نو تنخواہ دینا پڑتی ہے۔ بہت ہی کم ایسا ہوتا ہے کہ یہ لوگ سمندر مین بیس پچیس کوس سے زیادہ دور جاتے ہون اور جب کبھی

[۵۱] یہ ایک فرانسیسی سکہ ہے جو ساڑھے چار شلنگ انگریزی یا ساڑھے چار روپیہ حالی کا ہوتا تھا۔

بہت سے دشوار گزار اور تنگ گھاٹیاں ہیں - اگر کوئی شخص ایک چھوٹی سی گاڑی لیجاتا ہے تو اوسکو نہایت تکلیف اوٹھانا پڑتی ہے - مین جب کان الماس کو گیا تھا تو مین ایک چھوٹی گاڑی سے گیا تھا - جس کے سبب سے مجھے بار بار خراب راستہ جہان آتا تو اوسکے ٹکڑے جدا جدا کرنا پڑتے تھے - یہی حالت گولکنڈہ اور راس کماری کے راستے مین ہے وہان بہی اس راستے کے کسی ملک مین گاڑی نہین - آدمی کی سواری اور نیز بار برداری اور اسباب تجارت کے لیجانے کے لئے بیل اور لدو ٹٹو کام مین آتے ہین - لیکن گو وہان رتھ نہین ہوتے مگر پالکیان ایسی بڑی بڑی ہوتی ہین کہ ہندوستان مین اور کہین نہین ہوتین اون مین بڑے آرام سے جلد اور کم خرچ مین سفر ہو جاتا ہے

باب دوازدہم

سورت سے گوا اور گوا سے گولکنڈہ براہ بیجاپور

آپ چاہین تو سورت سے کچھہ دور تک براہ خشکی اور کچھہ دور تک براہ دریا جا سکتے ہین مگر خشکی کی سڑک بہت ہی بری ہے - خاصکر وہ مقام جو دامن سے راجا پور تک ہے نہایت خراب ہے - مالابار کے باشندے ہندوستان مین بحری ڈاکو ہین اِن سے دریا کے کنارون پر بڑا خوف رہتا ہے جسکا کہ مین ابہی بیان کرونگا - سڑک ایسی خراب ہے کہ جسکے باعث اکثر مسافر براہ سمندر ہی جاتے ہین وہ ایک کشتی لے لیتے ہین جسے المساڈیر کہتے ہین اور اوسے ڈنڈون سے کہینا پڑتا ہے اوسمین بیٹھکر مسافر کنارے کنارے ہوکر چلے جاتے ہین -

سورت سے گوا کا راستہ کوسون سے شمار نہین ہوتا بلکہ کوسون سے گنا جاتا ہے یہ کوس تقریباً ہمارے چار لیگ (یا کوس) کی برابر ہوتا ہے -

اون مین چالیس انگریز تھے - مین سورت مین انگریزی پریزیڈنٹ مسمی فریکلین کے ساتھ حاضری
کھا رہا تہا کہ کپتان کلارک کی چٹھی آئی اوس مین لکھا تہا کہ مجھے زیمورن نے جو ساحل مالابار پر
سب سے زبردست راجہ ہے پکڑ کر غلام بنا لیا ہے - اس سردار نے ان کو اون وحشیون کے
قبضہ مین نہین رہنے دیا کیونکہ ان کو خود ہی اپنی جان کے لالے پڑ رہے تھے بارہ سو بیاد ون
سے اونہین گھیرا تہا جن کے خاوند دو مرتبہ جہاز مین آگ لگ جانے کے باعث پیچھے رہ گئے تھے
اس راجہ نے ہر ایک عورت کو دو دو پیاسٹر[۱] اون کے شوہرون کے مرجانے کی وجہ سے دینے
کا وعدہ کیا جس سے اون کا جوش فرو ہو گیا اوسکی تعداد دو ہزار چار سو ایکو سے زیادہ تھی علاوہ برین
چار ہزار انگریزی کپتان اور دوسرے انگریزون کے فدیہ کی بابت چاہے تھے پریزیڈنٹ نے فوراً
روپیہ بہیجد یا پھر مین نے دیکھا کہ وہ چلے آئے کوئی تو اونہین خوب تندرست تھے اور کوئی بخار کی وجہ
سے دبلے ہو گئے تھے - مالاباری بعض وہمی خیالات کے معتقد ہین وہ کسی میلی اور نجس چیز کو
داہنے ہاتھ سے نہین چہوتے ایسی چیزین بائین ہاتھ سے چہوا کرتے ہین - اس ہاتھ کے ناخن
وہ خوب بڑہنے دیتے ہین کہ اون سے کنگہی کا کام نکل سکے کیونکہ اونکے بال عورتون کیطرح لنبے ہوتی
ہین جس کو ایک چھوٹے سے کپڑے سے وہ سر پر لپیٹ لیتے ہین اس کپڑے کے تین کنارے
اوپر کو بندہے ہوتے ہین

چونکہ مین نے وامن کا ذکر کیا ہے اس لئے مین اوس محاصرہ کا بھی ذکر کرتا ہون جو اورنگزیب
بادشاہ حال نے اوس پر ڈالا تہا - بہت لوگون کو یقین ہے کہ ہاتھیون سے لڑائی پر بہت بڑا اثر
ہوتا ہے یہ تو بیشک صحیح ہے لیکن ہمیشہ ایسے ہی نہین جیسے آپ خیال کرتے ہین کیونکہ اکثر
ایسا بھی ہوتا ہے کہ دشمن کی فوج کو روندنے کے بجائے وہ اونہین پر ٹوٹ پڑتے ہین جو اونہین

[۱] پیاسٹر اسپین کا ایک سکہ ہے - اور ایکو کے برابر ساڑھے چار روپیہ چاندی کا ہوتا ہے -

پرتگال والے ان ڈاکوؤن مین سے کسی کو پکڑ لیتے ہین تو اونہین فوراً پہانسی دیدیتے ہین یا اون کو سمندر مین ڈالدیتے ہین یہ مالاباری لوگ ہر کشتی مین دو سو سے لیکر ڈہائی سو تک ہوا کرتے ہین اور بڑے جہاز پر حملہ کے لئے دس پندرہ کشتیون مین اکٹھے ہوکر حملہ کرتے ہین اور توپ سے بالکل نہین ڈرتے وہ فوراً آگے چلے آتے ہین اور جہاز مین آتشبازی کی بہری ہوئی ہانڈیان ڈالدیتے ہین جس سے اگر احتیاط نہ کیجاے تو بڑا نقصان ہوجاتا ہے جو لوگ کہ ان ڈاکوؤن کی عادت سے واقف ہوجاتے ہین وہ ان کو دیکہتے ہی جہاز کے تمام سوراخون پر ڈہکن لگا دیتے ہین اور اوسے پانی سے چہپا دیتے ہین - اوسوقت یہ ہانڈیان جو آتشبازی کی بنی ہوتی ہین کچہہ ضرر نہین پہونچا سکتین

ایک انگریزی کپتان مسمی مسٹر کلارک جو بمبئی سے سورت کو آرہا تہا کوچین کے عرض بلد پر ان مالاباریون کے بیس پچیس جہازون کے غول مین آگیا اونہون نے آگے بڑہکر اوس پر بڑے زور شور سے حملہ کیا جب اوس نے دیکہا کہ وہ اونکے ابتدائی پرجوش حملہ کو روک نہین سکتا تو اوس نے فرصت پاکر کچہہ پیپے باروت سے بہرے اور اون کو آگ دیدی جس سے جہاز جلنے لگا اور بہت سے ڈاکو جو اوس پر تہے وہ بہی سمندر مین اوچہل کر جا پڑے - باوجود اس کے دوسرون نے ہمت نہ ہاری اور جہاز کا پیچہا نہ چہوڑا جب انگریزی کپتان نے دیکہا کہ کوئی صورت بچنے کی باقی نہ رہی تو اوس نے اپنے سپاہیون کو دو کشتیون مین بہر کر نکالدیا اور خود اپنے جہاز کے حجرہ مین اکیلا رہگیا جہان کہ ڈاکوؤن کو پہونچنا غیر ممکن تہا - اب اوس نے ایک ڈوری یا فتیلہ مین آگ لگائی جس کو اوسنے ایک میگزین تک لگا رکہا تہا - اور جہان بہت باروت بہری ہوئی تہی آگ لگاتے ہی وہ سمندر مین کود پڑا اور اوس کے رفیقون نے اوسے لے لیا - اور جہاز مین آگ لگ گئی - مالاباری اوسمین سے سمندر مین کود پڑے - مگر پہر بہی وہ کشتیان نہ بچ سکین باقی مالاباری اونہین پکڑ لے گئے -

جو ہندوستان کی خشکی مین ہے۔ پہر وہان سے بیجاپور پہر گولکنڈہ اورنگ آباد اور سورت کو چلا گیا۔ یہ ممکن تہا کہ بیجاپور سے مین گولکنڈہ نہ جاتا بلکہ سیدہا سورت کو چلا جاتا۔ مگر مجہے وہان ایک ضرورت سے جانا پڑا۔

گوا سے وساپور (یا بیجاپور) کو ۸ منزل ۸۵ کوس

وساپور سے گولکنڈہ کو ۹ منزل ۱۰۰ کوس

گولکنڈہ سے اورنگ آباد کو منازل کی تعداد معین نہین ہے کبہی تو ۱۶ دن مین جاتے ہین اور کبہی بیس دن مین اور کبہی پچیس دن مین پہونچتے ہین۔

اورنگ آباد سے سورت تک کبہی تو ۱۲ یوم مین پہونچ جاتے ہین اور کبہی کبہی پندرہ سولہ دن سے کم مین نہین پہونچ سکتے۔

بیجاپور بڑا شہر ہے مگر نہ عمارت کے لحاظ سے مشہور ہے اور نہ تجارت کی غرض سے۔ بادشاہی محل تو بحقیقت بہت بڑا ہے لیکن بدنما بنا ہوا ہے اوس تک جس باعث سے پہونچنا مشکل ہے وہ صرف یہی ہے کہ اوسکے گرد کی خندق مین بہت سے گہڑیال رہا کرتے ہین۔ بیجاپور کے بادشاہ کی عملداری مین تین بندرگاہ ہین۔ راجاپور[۵۱]۔ وابل[۵۲]۔ کاری پٹن[۵۳]۔ انہین سے کاری پٹن

---

۵۱ راجاپور ضلع رتناگری احاطہ بمبئی مین ایک پرگنہ کا صدر مقام ہے۔ بندرگاہ کے کام کا تو اب یہ مقام نہین رہا۔ جہاز اس سے تین میل دور تک آتے ہین آگے نہین آسکتے۔ مینڈل اسلو صاحب لکہتے ہین کہ وہ کانکن کے ملک مین بڑا شہر ہے جہان بحری آمد و رفت ہوتی ہے۔ ۵۲ وابل بہی کانکن کا ایک بندر ہے جو ۱۷ درجہ ۴۲ دقیقہ عرض بلد پر واقع ہے۔ مینڈل اسلو صاحب لکہتے ہین کہ وہ دریاے کالوا کا پر بستا ہے۔ ۵۳ اصل فرانسیسی مین کراپاٹن ہے۔ مگر نقشہ مین کاری پٹن لکہا ہوا ہے۔

بہلاتے ہوتے ہین اور جنکا مقصود کچھہ اور ہی ہوتا ہے جیسا کہ اورنگ زیب کو اس شہر کے محاصرہ کے وقت ہوا وہ بیس روز سے دامن کو گھیرے پڑا تہا اوس نے چاہا کہ حملہ کر کے اوسے لے لے اور یہ سمجھکر کہ اتوار کے دن کو عیسائی متبرک مانتے ہین۔ وہ آج کے روز بے خبر پڑے ہون گے اتوار کا دن حملہ کے لئے مقرر کیا۔ یہان کا کمانڈر ایک بوڑہا سپاہی تہا جس نے فرانس مین بہی نوکری کی تھی اُسکے ساتھہ اوسکے تین بیٹے بھی تھے۔ اور سپاہی وغیرہ ملاکر سب آٹھہ سو آدمی تھے۔ جو اودہر اودہر سے اس مقام کے بچانے اور اپنی جوانمردی دکھانے کو آگئے تھے کیونکہ اگرچہ اس بادشاہ کے لشکر مین چالیس ہزار آدمی سے زیادہ تھے۔ مگر چونکہ اوسکے پاس کشتیان نتہین وہ سمندر کی طرف آمد و رفت بند نہین کر سکتا تہا اوسکا محاصرہ صرف خشکی کی جانب پر تہا۔ یکشنبہ کو جب کہ اوسکا حملے کا ارادہ تہا دامن کے گورنر نے کونسل جنگ کی راے کے موجب کہتے ہین کہ آدہی رات کے بعد لوگون کو اکٹھا کیا اور تمام سوار اور کچھہ پیدل لیکر حملہ کا حکم دیا۔ اونہون نے سب سے پہلے اودہر حملہ شروع کیا جدہر دو سو ہاتی کھڑے ہوے تھے۔ اونہون نے ہاتھیون پر آتشبازی پھینکنا شروع کی جس سے وہ رات کے اندہیرے مین ایسے ڈرے کہ جدہر مُنہ اوٹھا اودہر چلدیئے فیلبانون نے ہرچند روکا مگر وہ کب رُکتے تھے۔ وہ محاصرین کے اوپر ایسے بے تحاشا اولٹ پڑے کہ دو تین گھنٹے کے عرصہ مین اورنگ زیب کی آدہی فوج تباہ و برباد ہوگئی۔ آخر اسے تین روز بعد محاصرہ اوٹہانا پڑا۔ اوس زمانہ سے اس سردار نے عیسائیون سے پہر کبھی پرخاش نہین کی ہے۔

مین دو مرتبہ **گوا** کو گیا ہون۔ ایک تو ۱۶۴۱ء کے اخیر مین دوسرے ۱۶۴۹ء کے شروع مین پہلے مرتبہ مین وہان صرف ۲ دن رہا تہا۔ اور **سورت** کو براہ خشکی لوٹ آیا تہا جزیرہ گوا سے مین **بچولی**[۵۱] کو گیا

[۵۱] بچولی (یا بچولیم) اس زمانہ مین گوا کی عملداری کا ایک ضلع ہے ۱۲

قلعہ کو مسمار کرتے وقت اوسے بڑا خزانہ ملگیا تہا۔ جس سے کہ اوس نے اپنی فوج کو نوکر رکہا اور خوب اونکو راضی کیا۔ اور اچہے اچہے کام لئے۔

بادشاہ کے مرنے سے کچہہ روز قبل اس سبب سے کہ اوسکی اولاد نہ تہی بادشاہ بیگم نے ایک بچے کو گود لے لیا تہا۔ جسکے ساتہہ وہ نہایت محبت کرتی تہی اور بڑے ناز و نعمت سے پالا تہا اور جیسا کہ مین نے اوپر ذکر کیا ہے اوسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے (یعنی شیعہ) فرقہ کی تعلیم دی تہی۔ جب بادشاہ مرگیا تو بیگم نے اُس متبنے بیٹے کو بادشاہ بنایا۔ سیواجی کے پاس اوسوقت بڑی فوج تہی اوس نے اس زمانہ مین لڑائی جاری رکہی اور ملکہ کی تولیت کے زمانہ مین بڑی خرابی ڈالی۔ لیکن آخر کار اوس نے صلح چاہی اور اس شرط پر صلح ہوگئی کہ جو ملک اوس نے لے لیا ہے وہ اُسکے پاس رہے۔ اور وہ بادشاہ کا مطیع سمجہا جاوے۔ اور نصف مالگذاری بادشاہ کو دیا کرے۔ جب صلح ہوگئی تو یہ نوجوان شاہزادہ تخت پر بٹہایا گیا۔ اور بادشاہ بیگم مکہ معظمہ کو حج کے لئے چلی گئی۔ مین اصفہان مین تہا۔ تو وہ اوس وقت مکہ معظمہ سے واپس آرہی تہی۔

اب گوا کے سفر کا یہہ حال سنئیے۔ جب مین دوسری مرتبہ سورت سے گوا کو چلا تو ڈچ لوگون کے جہاز موسومہ مالٹیرچ مین سوار ہوا۔ اور ۱۱ جنوری ۱۶۴۸ء کو ونگرلا مین پہونچا۔ ونگرلا[۵۱] ایک بڑا شہر ہے اور سمندر سے آدہہ کوس پر بستا ہے۔ بیجاپور والون کی یہان حکومت

---

۵۱ ونگرلا کو اصل کتاب مین منگریلا لکہا ہے۔ یہ شہر ضلع رتنا گری، احاطہ بمبئی مین پرگنہ ونگرلا کا صدر مقام ہے اور بندرگاہ ہے۔ ڈچ لوگ پہلے ۱۶۳۸ء مین یہان آکر بسے تہے ۱۶۶۰ء مین شیواجی نے یہان قلعہ مین فوج متعین کی تہی۔ پہر بغاوت کے باعث ۱۶۶۴ء مین اوسنے اسے جلاکر پہونک دیا۔ پہر ۱۶۷۵ء مین اسے اورنگ زیب نے جلایا۔ ۱۷۷۲ء مین انگریزون کے یہان آبادی ہوئی۔ اور ۱۸۱۲ء مین انگریزون کا اوس مین قبضہ ہوگیا۔

سب سے اچھا مقام ہے سمندر پہاڑ تک چلا آیا ہے جسکے عین دامن کے پاس خشکی کے قریب چودہ پندرہ فیدم (چھ فیٹ کا ایک پیمانہ پانی کے عمق ناپنے کا ہوتا ہے) پانی ہے اس پہاڑ کے اوپر ایک قلعہ ہے اور پانی بھی وہان موجود ہے - اور اگرچہ اوس پر کمین سے زد نہین پڑتی اور قدرتی طور پر وہ دشوار گذار ہے مگر جب سے پرتگالیون سے صلح ہو گئی ہے بادشاہ نے اوسے چھوڑ رکھا ہے -

کاری پٹن گوا سے شمال کو صرف پانچ منزل پر ہے - اور راے باغ[ل] جہان بادشاہ بیجاپور کی مرچ کی تجارت ہوتی ہے **کاری پٹن** سے مشرق کو اسیقدر فاصلہ پر ہے جس طرح **گولکنڈہ** کا بادشاہ مغلون کا باجگذار تھا اسیطرح **بیجاپور** کا بادشاہ بھی تھا - مگر اب ایسا نہین ہے - وہ بالکل آزاد ہے

اس سلطنت کو **شیواجی نایک** کے بغاوت کے باعث بہت کچھ تکلیف اوٹھانا پڑی ہے - یہ شخص پہلے بادشاہ **بیجاپور** کا ایک ملازم تھا کہ جسے ہم فرانس مین **کیپٹن آف دی گارڈ** کے رتبے کا کہہ سکتے ہین - اس شخص کا چال چلن اچھا نہ تھا کہ جس سے بادشاہ نے اوسے گرفتار کرکے قید کر دیا تھا جہان وہ مدت تک قید رہکر مر گیا اوسکا بیٹا **شیواجی** اس بات سے بادشاہ کا دشمن ہو گیا اور قزاقون کا سردار بنگیا چونکہ وہ متواضع اور فیاض منش تھا اوسکی مدد کے لئے اوسکے حسب دلخواہ سوار اور پیدل جمع ہو گئے - اور چند ہی روز مین اوسکی فیاضی کا شہرہ سُنکر اسقدر سپاہی فراہم ہوے کہ ایک فوج بنگئی - اب وہ دل کی امنگین پوری کرنے کے لائق ہو گیا کہ اسی مین **بیجاپور** کا بادشاہ لاولد مر گیا - اس وجہ سے بلا دقت مالابار کے کنارے کا ایک حصہ اوسکے قبضہ مین آگیا جسمین راجاپور **راسی گڈہ**[۲] - **کاری پٹن** - **دابل** وغیرہ مقامات داخل ہین - کہتے ہین کہ **راسی گڈہ** کے

[ل] راے باغ ضلع بلگام مین ہے ۱۲ [۲] غالباً راگھشما گوہ جو ضلع کنارا مین ہے - ۱۲

سے اکثر پڑ جاتا ہے کہ ایک فٹ یا ڈیڑھ فیٹ پانی صرف چھوٹی کشتیون کے چلنے کے لئے باقی رہجاتا ہو۔ لیکن جب خوب بارش ہونے لگتی ہے تو پانی ہر ساعت بڑہتا رہتا ہے اوس سے ریت بہجاتا ہے اور بڑے جہازون کیلئے راستہ صاف ہوجاتا ہے۔

باب ہفتدہم

ہرمز سے موسلی پٹم کا راستہ براہ دریا

گولکنڈہ کے بادشاہ کے جہاز ہر سال فارس کو ملا اور چھینیٹین بھر کر لیجایا کرتے ہین ان چھینٹون پر جو بیل بوٹے کڑہے ہوتے ہین وہ ہاتہون کے بنائے ہوے ہوتے ہین۔ یہ چھینٹین اون سے نہایت بہتر اور قیمتی ہوتے ہین جو چھاپ کر بنائی جاتی ہین۔ اسی کپڑے کا ایک بڑا جہاز فارس سے واپس آتا تہا ٗمین مین ۱۱۔ مئی ۱۶۵۲ء کو کامرون سے سوار ہوکر موسلی پٹم کو چلا۔ کچھہ دستور سا ہوگیا ہے کہ ڈچ کمپنی ہندوستانی بادشاہون اور سردارون کے جہازون کے واسطے رہنما اور اونکے مددگار اور دو تین گلنداز اپنے قوم کے اون کو دیا کرتی ہے کیونکہ نہ تو ہندوستانی لوگ جہاز رانی جانتے ہین اور نہ اہل فارس جس جہاز پر مین سوار تہا اوس پر چہہ ڈچ اور ایک سو ہندوستانی ملاح تہے۔ بادشاہ ایران نے ۵۰ گھوڑے بادشاہ گولکنڈہ کو ہدیۃً بہیجے تہے وہ بہی اسی جہاز مین تہے اور فارس اور آرمینا کے سوداگر بہی تہے جو ہندوستان کو تجارت کے لئے جاتے تہے۔ راستہ مین طوفان کے سبب سے بڑی دقت ہوی مگر ہم بخیریت تمام ایک دو گھنٹہ دن چڑہے موسلی پٹم مین جا پہونچے یہان کے ڈچ سوداگرون اور کمانڈر نے ہماری بڑی خاطرداری کی۔ اٹھارہ اونیس جون[۱] کو ہم نے

سلہ جون کے بجاے جولائی ہونا چاہیئے کیونکہ ۲۔ جولائی کو یہ لوگ موسلی پٹم پہونچے تہے ۱۲

ہے۔ وہ ہندوستان کے تمام لنگرگاہون سے اچھا ہے۔ جبکہ ہی ڈچ لوگ گوا کا محاصرہ کیا کرتے ہین تو وہ اپنی رسد اسی مقام سے حاصل کیا کرتے ہین سوا اسکے جب وہ لوگ اپنے تجارتی جہاز ہندوستان کے اور بہت سے حصون مین بھیجتے ہین تب بھی یہین سے وہ اپنی رسد لیا کرتے ہین۔ کیونکہ ونگرلا کا پانی اور چانول نہایت ہی عمدہ ہوتے ہین۔ علاوہ برین یہ مقام الایچی کے سبب بھی بہت مشہور ہے۔ جسے مشرقی ملکون مین نہایت عمدہ مصالحہ خیال کیا جاتا ہے اور جو صرف اسی ملک مین ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے کم ملتی اور گران قیمت بکتی ہے۔ اس جگہ موٹا کپڑا بھی بنا جاتا ہے جسے یورپ کو لیجاتے ہین اور وہان بہت خرچ ہوتا ہے اور ایک قسم کا بوریا جسے وہ ٹوئی (ٹاٹ) کہتے ہین یہان بنتا ہے جو صرف تجارتی مال و اسباب کے لپیٹنے کے کام مین آتا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈچ لوگون نے جو اس مقام مین اپنے آدمی رکھے ہین وہ تجارت کی غرض سے نہین ہین بلکہ رسد رسانی کے مقصد سے ہین۔ کیونکہ جیسا مین نے اوپر ذکر کیا نہ صرف وہ ہی جہازات جو بٹاویہ۔ جاپان۔ بنگال۔ سیلان۔ وغیرہ مقامات سے آتے ہین اور وہ جو سورت۔ بحیرہ قلزم۔ ہرمز۔ بصرہ۔ وغیرہ کو جاتے ہین آتے اور جاتے وقت راستہ مین ونگرلا مین لنگر کرتے ہین۔ بلکہ جب ڈچ پرتگالیون سے لڑتے ہین اور گوا کا محاصرہ کرتے ہین جہان معمول ہے کہ آٹھہ دس جہاز ہوا کرتے ہین تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیان ونگرلا کو رسد لینے کے لیے بھیجا کرتے ہین۔ کیونکہ وہ سال کے آٹھہ مہینون مین برابر دریا کے دہانہ کو روکے رہتے ہین اور سمندر کی طرف سے کوئی چیز گوا مین نہین جانے دیتے۔ یہان اس مضمون کے بیان مین یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ گوا کے روک سال مین کچھہ دنون کو ریت کے سبب سے موقوف ہوجاتی ہے جو جنوبی اور مغربی ہواؤن کے چلنے سے بارش کے قبل یہان آکر جمع ہوجاتا ہے اور اس قدر کثرت

جو ڈیچ لوگون کا ہے۔ ان کا افسر ہمارے ساتھ وہانتک گیا تہا جسکے سبب سے رات کا بڑا حصہ خوب دل لگی مین بسر ہوا۔ دوسرے روز ۲۱ کو ہم ڈیچ لوگون سے رخصت ہوکر چلے اور تین کوس پر ایک مقام نلمول مین جاکر سوے ۲۲ جولائی کو ہم ایک اور گانون دوہیر[۵۱] مین پہونچے اس راستہ مین ہم ایک گہنالی مین بیٹھکر ایک ندی[۵۲] سے پار اُترے تہے۔

۲۳۔ جولائی کو چہہ گھنٹہ کے سفر کے بعد ہم پانے مٹہ مین جاکر ٹھہرے جو ایک چھوٹا سا گانون ہے اور جہان بارش کے سبب سے ہمین ۲۴-۲۵-۲۶ تاریخ تک قیام کرنا پڑا تہا۔

۲۷۔ کو ہم ایک بڑے گانون یزداوہ (بجواڑہ) مین آئے۔ پانی کی راستہ مین اس قدر کثرت تہی کہ دن بہر مین صرف ۱½ کوس سے زیادہ نہ چل سکے بارش کے سبب سے دریا مین پانی کا ایسا سیلاب آگیا تہا کہ کشتی چلاتے وقت پانی مین بہہ بہہ جاتی تہی۔ ادن مین اتنی عقل نہ تہی کہ دریا کی پاٹ مین وہ رسی اس کنارے سے اوس کنارے تک باندہ لیتے (جس سے کشتی کو سیدہا لیجانا دشوار نہوتا) اس وجہ سے ہمین ۳۱ جولائی تک اسی جگہ قیام کرنا پڑا۔ سواے اسکے اُن گہوڑون کا دریا سے پار ہونا بہی ضرور تہا جو بادشاہ ایران نے بادشاہ گولکنڈہ کو بہیجے تہے۔ ان مین پانچ سمندر ہی مین مرگئے تہے اب صرف پچاس باقی تہے۔

یہ بہی میر جملہ کے پاس جاتے تہے جو نواب یا وزیر اعظم تہا کیونکہ جس چیز کو وہ نہ دیکہتا یا پسند نہین کرتا ہے وہ چیز بادشاہ کو نہین دکہائی جاتی ہے بادشاہ وزیر اعظم کے بلا استصواب نہ کوئی چیز خریدتا ہے اور نہ تحفہ مین قبول کرتا ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ وہ اوس سے پہلے دیکہ لے اور یہی وجہ تہی کہ جس سے ہمین نواب کے پاس کندی کوٹ کو جانا پڑا۔

---

۵۱ اسے دوسرے مقام پر دیشیر لکہا ہے ۱۲

۵۲ کشنا کی کوئی شاخ ہوگی ۱۲

اپنی سواری اور باربرداری کے لئے ایک پالکی تین گھوڑے اور چھہ بیل خریدے۔ ہمارے پاس موتی تھے جن کی صورت ناشپاتی کی سی تھی اور ان مین سب سے چھوٹے کا وزن (۳۴ ۵۱) قیراط[۵۲] اور سب سے بڑے کا ۵۴ قیراط تھا۔ اس کے سوا اور بھی جواہرات تھے جنھین زیادہ تر زمرد تھے اب ہم نے پختہ ارادہ کر لیا کہ براہ راست گولکنڈہ جاکر اپنے جواہرات کو بادشاہ کے ہاتھہ فروخت کرین مگر ڈچ لوگون نے ہم سے کہا کہ بادشاہ آپ کی کوئی نادر اور گران قیمت چیز اوس وقت تک نہ خریدیگا کہ جب تک میر جملہ جو اوسکا سپہ سالار اور وزیر اعظم ہے اونھین نہ دیکھہ لے اور وہ اس وقت کندی کوٹ علاقہ کرناٹک[۵۳] پر محاصرہ کئے پڑا ہے۔ اس لئے آپ کا گولکنڈہ جانا محض بیفائدہ ہے۔ جب ہم نے یہ حال سُنا تو میر جملہ کی تلاش مین چلے جسکی کیفیت آئندہ بیان کیجاتی ہے۔

باب ہشتدہم

موسلی پٹم سے کاندی کوٹ علاقہ کرناٹک کا راستہ اور ٹیورنیر صاحب کی ملاقات میر جملہ سے جو بادشاہ گولکنڈہ کی فوج کا سردار تھا۔ اسی باب مین ہاتھیون کا بیان بھی ہے

موسلی پٹم سے ہم ۲۰ جون[۵۴] کے پانچ بجے شام کو نکلے اور رات کو ۱½ کوس پر ایک باغ مین ٹہرے

[۵۱] غالباً ۳۴ ہو گا جیسا کہ آئندہ چلکر ذکر آیا ہے ۱۲ [۵۲] قیراط ایک وزن ہے چار جَو یا چار گرین کا۔ یہ وزن جواہرات کے تولنے کے کام مین آتا ہے ۱۲ [۵۳] اس ملک کی حدین اپنے اپنے زمانے مین بدلتی رہی ہین بیجانگر کی حکومت کے زمانے مین میسور اور تلنگانہ کا کچھہ حصہ بھی اسمین داخل تھا۔ مگر اب تو صرف اس ملک کو کرناٹک کہتے ہین جو گھاٹ کے پاس کا ملک ہے ۱۲ [۵۴] جولائی ہونا چاہیئے ۱۲

ایک فیٹ اونچا ہے اوپر جاتا ہوتا ہے - یہ مندر مربع ہے اور اوس پر قبہ بنا ہوا ہے اسکی دیوار پر
بھی فرش سے کچھ اونچی کرسی پر اسی طرح کی مورتین ہین جیسے بجواڑہ کے مندرین ہین - اوس کے
وسط مین ایک بت اس ملک کے دستور کے موافق چار زانو بیٹھا ہوا ہے اور اوسکا قد اس صورت
مین چار فیٹ اونچا ہے سر پر ایک تلڑا تاج ہے جسمین سے چار سینگ نکلے ہوے ہین مُنہ آدمی
کا سا اور مشرق کو اوسکا رُخ ہے - جو جاتری کہ ان مندرون مین پرستش کو آتے ہین وہ اندر گھستے
وقت ہاتھ جوڑکر اپنی پیشانی تک لیجاتے ہین - پھر ہاتھ ہلاتے ہوے اور رام رام کہتے ہوے اس بت تک جاتے ہین جب
پاس پہونچتے ہین تو تین مرتبہ ایک گھنٹہ بجاتے ہین جو خود بت مین لٹکا ہوا ہے - اس بت کے چہرہ اور بدن کو اونھون
نے قسم قسم کے رنگون سے رنگ دیا ہے - بعض لوگونکے پاس تیل ہوا کرتا ہے وہ اس بت پر چڑہایا کرتے ہین اور
شکر تیل وغیرہ کھانے کی چیزین اوس پر نذر کیجاتی ہین - جو لوگ امیر ہوتے ہین وہ روپیہ بھی ان چیزون
کے ساتھ دیتے ہین اسمین ۲۶ پوجاری ہین - اونکی اور اونکے بال بچون کی پرورش اوسی روپیہ سے
ہوتی ہے جو اس بت پر چڑہایا جاتا ہے - لیکن جاتریون کو یقین دلانے کے لئے کہ وہ چڑہاوا اون کا
دیوتا لے لیتا ہے پوجاری اوسے دو روز تک بت کے روبرو پڑا رہنے دیتے ہین اور تیسرے
دن شام کو وہ اوسے اوٹھا لیجاتے ہین جب کوئی جاتری اس مندر مین اس لئے جاے کہ اوسکی
کوئی بیماری دور ہوجاے تو وہ اپنے کسی مردہ کی مورت چاندی سونے یا تانبے کی بنا کر لیجاتا ہے
اور اپنے دیوتا کو نظر کردیتا ہے اوسکے بعد وہ گانا شروع کرتا ہے - یہ دستور ہے کہ جو کوئی چڑہاوا
وہان چڑہاتا ہے تو اوسکے بعد وہ گایا کرتا ہے - اس مندر کے دروازے کے سامنے ایک
چبوترا سایبان ہے جسکے ۱۶ استون ہین اور اوسکے سامنے ایک اور سایبان ہے جہان پوجاریون
کا کھانا پکا کرتا ہے - جنوب کی طرف ایک بڑا چبوترہ پہاڑ کاٹ کر بنایا ہے جس پر بہت سے خوبصورت
درختون کا سایہ ہے اور وہان ایک اچھی باولی بنی ہوئی ہے - یہ جاتری بہت دور سے آیا کرتے ہین

جب ہم بجواڑہ[ف] مین فروکش تھے تو ہمنے بہت سے مندر دیکھے مندرون کی یہان بہت کثرت ہے ۔ کہین اور ہندوستان مین اس قدر کثرت سے مندر نہین ہین - صوبہ دار اور بعض ملازمون کے سوا جو مسلمان ہین باقی سب بت پرست ہین - بجواڑہ کا مندر بہت ہی اچھا ہے اوسکے گرد دیوار نہین ہے - بیس بیس فیٹ بلند ستون ہین جن پر بڑے بڑے تراشیدہ پتھر بچھے ہوے ہین - ان پتھرون مین اقسام اقسام کی مورتین کھودی ہوئی ہین وہ نہایت خوفناک دیوون اور بے شمار جانورون کی صورتین ہین - کوئی دیو تو ایسے ہین کہ جنکے چار سینگ ہین کوئی ایسے ہین کہ جنکے بہت سے پانون اور بہت سی دمین ہین - کوئی زبان نکالے ہوئی ہین - کوئی اور کسی بیہودہ صورت کے بنے ہوئے ہین کہ جن سے ہنسی آتی ہے اسیطرح کی تصویرین فرش کے پتھرون مین بھی بنی ہوئی ہین ۔ اور ہر دو ستون کے مابین ان دیوتاؤن کی مورتین کرسی سے اونچی رکھی ہوئی ہین - یہ مندر ایک بڑے وسیع صحن کے وسط مین بنا ہوا ہے جسکا طول عرض سے زیادہ ہے - اِس کے گرد ایک دیوار ہے اِس دیوار پر بھی اندر و باہر اوسی قسم کی مورتین ہین جیسے مندر مین ہین - اِس دیوار کے اندر کی طرف خانقاہ کی وضع پر ایک سائبان پڑا ہے جسکے ۶۶ ستون ہین - اِس احاطہ مین ایک بڑا دروازہ ہے جس سے ہوکر اسکے اندر آتے ہین - اوس دروازے کے اوپر دو طاق یا محرابین ایک دوسرے کے اوپر تلے بنی ہین جنمین سے پہلے محراب کے ۱۲ ستون اور دوسرے کے آٹھ ستون ہین - اِس مندر کے ستونون کی جڑ مین ہندوستان کی قدیم زبان مین کچھہ لکھا ہوا ہے جس کو اِن بت پرستون کے پنڈت مشکل سی پڑہ سکتے ہین - ایک اور مندر کو بھی دیکھنے گئے تھے جو ایک بلندی پر ہے - جس پر ۱۹۳ زینے چڑھ کر جو ایک

[ف] بجواڑہ بدہ مذہب والون اور ہندوون کے آثار قدیمہ کی وجہ سے نہایت مشہور ہے - بدہ مذہب والون کے بت پتھرون کی چٹانون کاٹکر بنائے ہین اور ہندوون کے مندر بنے ہوئے ہین - بعض کا خیال ہے کہ بجواڑہ وہی مقام ہے جسے ہوین سیانگ چینی سیاح نے دہنا گکٹ لکھا ہے اور بعض کہتے ہین کہ وہ مقام امراوتی ہے ۱۲

چونکہ آٹھہ نوروز سے بارش ہو رہی تھی اس لئے دریا مین اس کثرت سے پانی بھر گیا تھا کہ آدہ کوس کا اسوقت اوسکا پاٹ تہا۔ جب ہم دریا کی دوسری طرف تین کوس آگے کو نکل گئے تو ہمین ایک بڑا مندر ملا جو ایک چبوترہ پر بنا ہوا تہا اس چبوترے کا زینہ پندرہ بیس سیڑہی کا تہا۔ اس پر سنگ سیاہ کی ایک گو مورتی ہے۔ اور بہت سے چار چار پانچ پانچ فیٹ اونچے بت ہین مگر اون کی صورتین بگڑ گئی ہین۔ کسی کے بہت سے سر ہین کسی کے بت سے ہاتھہ ہین اور کسی کی بہت سی ٹانگین ہین۔ اور کسی کے سینگ کتنے ہی ہین جو مورتین کہ زیادہ خوفناک صورت کی بنی ہوئی ہین اون کی اوسیقدر زیادہ پرستش ہوتی ہے اور اون پر اوسیقدر زیادہ چڑہاوے چڑہتے ہین۔ اس مندر سے ایک چوتہائی کوس پر ایک بڑا گاؤن ہے۔ ہم آج اس سے تین کوس آگے بڑہ گئے اور ایک دوسرے گاؤن مین جو کاہ کالی [51] کہلاتا ہے رات کو رہے۔ اسکے پاس ہی ایک چہوٹا سا مندر ہے جہان پانچ چہہ بت خوبصورت سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہین۔

سات گھنٹے چلکر ہم یکم اگست کو کاندلور [52] مین پہونچے۔ یہ ایک بڑا قصبہ ہے گرداگرد اوسکے دو خندقین ہین۔ خندق کی تلی مین تراشیدہ پتہر لگے ہوئے ہین اس قصبہ کو ایک سڑک جاتی ہے جسکے دونون طرف بڑی مضبوط دیوار ہے اس دیوار مین کچہہ کچہہ فاصلہ پر برج ہین جہان کچہہ بچاؤ ہو سکتا ہے مشرق کو اس شہر کے ایک پہاڑ ہے جسکا محیط کوئی ایک کوس ہوگا۔ اوسکے اوپر ایک بڑی اونچی چارون طرف دیوار ہے اوس دیوار کے ہر ڈیڑہ سو قدم پر ایک نصف چاند کی سی شکل ہے اس احاطہ کے درمیان تین قلعے ہین مگر اونکی کوئی مرمت نہین کرتا ہے۔

۲۔ اگست کو ہم چہہ کوس چلے اور ایک گاؤن کونچور مین ٹھہرے۔

---

[51] اس مقام کا نام کاکالنی ہے جو گنتور سے شمال کو ۹ میل اور بیجواڑہ سے ۸ میل ہے۔ [52] اس کا قلعہ ۱۰۵۰ فیٹ بلند ایک پہاڑی پر بنا ہوا ہے۔ اور شہر کو اوڑیسہ کے راجاؤن نے بارہوین صدی عیسوی مین آباد کیا تھا۔

اگر اون مین کوئی غریب ہوتے ہین تو یہ پوجاری انہین اوسی خیرات کے روپیہ مین سے کھانا کھلاتے ہین جو وہ امیرون سے وصول کرتے ہین اس مندر کے پوجا کا سب سے بڑا دن اکتوبر کے مہینے مین ہوتا ہے اس زمانے مین بہت دور دور سے وہان مخلوق آکر جمع ہوتی ہے۔ جب مین یہان تھا تو ایک عورت تین روز سے مندر مین پڑی ہوئی تھی اس کا شوہر مر گیا تھا وہ اس بت سے بار بار پوچھتی تھی کہ وہ کونسا کام ہے جس سے اوسکے بچون کی پرورش ہو۔ مین نے ایک پوجاری سے پوچھا کہ اس عورت کو کیون جواب نہین ملتا اوسے جواب ملیگا یا نہین تو اوس نے کہا کہ یہ خدا کی مرضی پر ہے اوسے انتظار کرنا ضرور ہے وہ چاہے گا تو اوسکے سوال کا جواب دے گا۔ یہ سنتے ہی مجھے شبہہ ہوا کہ یہان کچھ دہوکے بازی ہوا کرتی ہے اب مین نے ارادہ کیا کہ اسے دریافت کیا جائے کہ کیا مکر کرتے ہین جس وقت تمام پوجاری کھانا کھانے گئے ہوئے تھے صرف ایک شخص دروازہ پر تھا مین وہان گیا۔ اور اوس شخص کو مین نے پانی پینے کے بہانہ ایک چشمہ پر بھیج دیا جو تین گولی کے ٹپہ پر تھا پھر مین مندر مین گھسا۔ جب اوس عورت نے میری آہٹ پائی تو وہ دگنے زور سے چلانے لگی اس مندر مین روشندان نہین ہین صرف دروازے سے کچھ روشنی اندر جاتی ہے اس سبب سے اندر بڑا اندھیرا رہتا ہے۔ جب مین اندر گھسا تو اس مورت کے پیچھے کو گیا کہ وہان کیا ہے۔ دیکھا تو وہان ایک سوراخ تھا جسمین سے آدمی گھس سکتا تھا۔ مجھے یقین ہوگیا کہ اسی جگہ سے پوجاری گھستا ہے اور مورت کے اندر سے اسطرح بولتا ہے کہ جس سے بت کا بولنا معلوم ہوتا ہے۔ مین ابھی اپنی تحقیقات پوری بھی نہ کر سکا تھا کہ اتنے مین وہ پوجاری آگیا کہ جسے مین نے پانی لینے کو بھیجا تھا اور اوس نے مجھے مندر کے اندر ہی دیکھ لیا۔ دیکھتے ہی اوس نے گالیان دینا شروع کین کہ میرا مندر ناپاک کر دیا۔ مگر جب مین نے اوسکے ہاتھ مین دو روپیے رکھ دیئے تو وہ چپکا ہوگیا اور ایسا دوست بنا کہ مجھے پان بھی دیا۔

۲۱ - کو ہم بجواڑہ سے چلے اور دریا سے پار اترے جو کالی یا کولور کی کہان تک جاتا ہے

۹- کو ۹ کوس چلے اور موضع پونٹر[۵۱] مین رات کو رہے -

۱۰- کو گیارہ گھنٹے چلے اور رات کو سنپ کاندمین رہے جو ایک اچھا گانون ہے -

۱۱- کو پلی کٹ گئے جو یہان سے ۴ کوس ہے - ان چار کوس مین ہمین ایک کوس سے زیادہ سمندر مین چلنا پڑا - اکثر مقام پر ہمارے گھوڑون کے زین تک پانی پہونچتا تھا - ایک اور راستہ بھی یہان کو جانے کا ہے - مگر اوسمین دو تین کوس کا پھیر ہے - پلی کٹ[۵۲] کا قلعہ ڈچ کے قبضے مین ہے جو تمام ساحل کارومنڈل کے مالک ہو رہے ہین - یہان اون لوگون کی کوٹھی ہے - اور اون کا افسر جو اپنے قوم کے اون لوگون کا افسر ہے جو بادشاہ گولکنڈہ کی عملداری مین رہتے ہین اسی جگہ رہتا ہے - قلعہ کی محافظت کے لئے کوئی دو سو سپاہی ہونگے - علاوہ برین بہت سے تاجر اور وہ لوگ بھی یہان رہتے ہین جو اپنی پوری مدت ملازمت تک ڈچ کمپنی کی نوکری کرکے وظیفہ لے چکے ہین - کچھہ دیسی لوگ بھی یہان رہنے لگے ہین جو رفتہ رفتہ آکر دور سے جمع ہو گئے ہین - جس سے یہ تمام ایک چھوٹا سا شہر ہو گیا ہے - قلعہ اور شہر کے وسط مین زمین کا ایک بڑا خطہ خالی پڑا ہوا ہے قلعہ مین شہر کے باعث کچھہ تکلیف نہین ہوتی - یہ جہاز برا بھی ابھی تو بین جڑہی ہوئی ہین لیکن یہان بندرگاہ نہین صرف لنگرگاہ ہے - ہم یہان شہر مین دوسرے روز شام تک رہے - گورنر نے ہماری اچھی خاطر کی کہ گویا زبردستی ہمین اپنے یہان کھانا کھلایا - وہ جرمن کے شہر بریمن کا باشندہ ہے اوس نے ہماری تواضع مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا قلعہ کی فصیل پر وہ ہمین تین مرتبہ لیکر پھرا - اوس دیوار پر بخوبی چل پھر سکتے ہین - پینے کا پانی یہان کے باشندون کو کچھہ عجیب طرح سے ملتا ہے جب سمندر کا

[۵۱] یہ مقام پنڈی ہے اور پلیاکٹ جھیل کے مغرب مین ہے ۱۲ [۵۲] پلی کٹ احاطہ مدراس کے ضلع چنگل پٹ مین ہے جو ایک جزیرہ مین بسا ہے اور سمندر اور ایک نمکین جھیل کے درمیان واقع ہے - ہندوستان مین ڈچ لوگ سب سے پہلے اسی جگہ آئے ہین - اسکا قلعہ ۱۶۰۹ء مین بنا تھا اور شہر کبھی انگریزون کے اور کبھی ڈچ کے قبضہ مین رہا ہے ۱۲

۳- اگست کو ۸ کوس چلے اور اونگل[۵۱] مین پہونچے - جو ایک اچھا گانون ہے یہان بھی ایک بڑا مندر ہے اوسمین بہت حجرے ہین جو بنیون کے پوجاریون کے لئے بنے تہے - مگر سب اوجاڑ پڑے ہین - البتہ ابھی تک کچھہ بت موجود ہین - جنکی صورتین کچھہ کچھہ ٹوٹ پھوٹ گئی ہین - یہ بچارے ہندو اونھین ہی برابر پوجے جاتے ہین -

۴- اگست کو ۸ کوس چلے اور موضع ناسدر پیا[۵۲] مین شب باش ہوے - اس گانون سے آدہ کوس اس طرف کو ایک ندی ہے جسمین اوسوقت پانی بہت ہی تہوڑا تہا کیونکہ یہان بارش نہین شروع ہوئی تہی -

۵- کو آٹھہ کوس راستہ طے کرکے رات کو کندی کور[۵۳] مین رہے -

۶- کو سات گھنٹہ کے سفر کے بعد ہم ایک اور گانون ڈاکچی مین پہونچے -

۷- کو تین کوس چل کر ایک بستی مین پہونچے جسے نیلور کہتے ہین جہان بہت سے مندر ہین اور ایک یا دو کوس پر آگے کو ایک بڑے دریا کو اترنا ہوتا ہے اس سے ۶ کوس چلکر ایک موضع مین آئے جو کاندرون کہلاتا ہے -

۸- کو ۸ گھنٹہ کی مسافت کے بعد رات کو سری پلی[۵۴] مین رہے جو ایک چہوٹا سا گانون ہے -

---

[۵۱] یہ اونگی ہے جو تعلقہ اونگول ضلع نیلور مین واقع ہے اسکا عرض بلد ۱۵ درجہ ۴۰ دقیقہ ۴۲ ثانیہ اور طول شرقی ۸۰ درجہ ۵۲ ثانیہ ہے - اسکے پاس سنکاری کنڈہ کا مندر اور قلعہ هری بلکورہ کا ویرانہ پڑا ہوا ہے ۱۲

[۵۲] یہ مقام غالباً نوٹال پار ہے جو اونگی سے جنوب کو ۱۰ میل ہے ۱۲

[۵۳] کانڈ وکور ہے جو ضلع نیلور مین ہے ۱۲

[۵۴] سرداپلی معلوم ہوتا ہے اگر یہ صحیح ہے تو یہ وقت اور فاصلہ ضرور غلط ہوگا کیونکہ وہ نیلور سے جنوب کو صرف ۱۲ میل ہے ۱۲

تھے اِس لئے لوگ سمجھے کہ مسٹر جارون بشپ ہے اور چونکہ اوسے اپنی حالت ظاہر کرنا منظور نہین ہے اس سلئے وہ بھیس بدلکر اس ملک مین آیا ہے - یہ شبہہ اونکو اس وجہ سے ہوا تھا کہ مدراس کے اور نیز پولیکٹ کے گورنر نے ہماری بڑی خاطر و مدارات کی تھی - جب ہم یہان سے رخصت ہو گئے تو اوس سے چھہ مہینے بعد اس بات کا لوگون کو ایسا یقین ہو گیا تھا کہ کسی طرح سے اوسکو رفع نہ کر سکتے تھے -

۱۷ - اور ۱۸ - کو ہم پھر انگریزی پریزیڈنٹ کے یہان کھانا کھانے کو گئے - وہان بڑی دل لگی اور تفریح سے بسر ہوی پریزیڈنٹ نے ایسے آرام سے رکھا کہ ہمارے اس سخت سفر کی جسمانی اور روحانی ماندگی سب رفع ہو گئی -

۱۹ - کو ہم دیسی عیسائیون سے ملے جو مدراس مین ایک اوسط درجے کی حالت مین رہتے ہین - اونہون نے بھی ہماری خاطر کی - اور ہمنے سنا کہ وہ کیپوچین پادریون کے ساتھ بڑی کشادہ دلی سے پیش آتے ہین - دوسرے روز ۲۰ کو ان لوگون نے ہمکو تحفے تحائف بھیجے

۲۱ - کو ہم انگریزی پریزیڈنٹ اور اس قوم کے معززین سے رخصت ہونے کو گئے جنہون نے ہماری ایسی بڑی خاطر داری کی تھی -

۲۲ - کو ہم مدراس سے چلے اور ۶ کوس چلکر ایک گانون مین پہنچے جس کا نام سرہی دارون[۵] ہے -

۲۳ - کو ۷ کوس چلکر اودی کوٹ مین آئے - یہ ایک دن کا راستہ ہے راستہ مین زمین ہموار اور کچھہ کچھہ ریتی ہے - سڑک کے دونون طرف بانسون کے سوا اور کچھہ نظر نہین آتا ہے یہ ایک بید کی طرح کا پیڑ ہے جو بہت ہی لمبا ہوتا ہے ہمارے ملک مین جو نہایت لمبے درخت ہین اون سے

۵ یہ سرادرم لوبڑا معلوم ہوتا ہے جو مدراس سے ۲۰ میل ارنی کے قریب ہے ۱۲

اوتار ہوجاتا ہے تو وہ جہان تک ممکن ہے سمندر کے عین کنارے تک ریت پر چلے جاتے ہین وہان گڑہے کہودتے ہین[۵۱] اِن گڑہون مین شیرین اور نہایت عمدہ پانی نکلتا ہے۔

۱۲۔ اگست کو قریب مغرب کے ہم پولیکٹ سے چلے اور سات آٹہہ کوس چلکر دوسرے روز دس بجے صبح کے ہم مدراس پہونچے جو فورٹ سینٹ جارج کے نام سے مشہور ہے۔ یہ قلعہ انگریزون کا ہے جسکا مین نے اوپر بہی کہین ذکر کیا ہے۔ یہان کیتہولک فرقہ والون کی ایک خانقاہ ہے اوسمین ہمنے قیام کیا۔ پادری افرائیم باشندہ نیور اور پادری زنین باشندہ بانٹرے سے یہان ملاقات ہوئی جسکی نسبت مین نے پہلے بابون مین بہی کچہہ بیان کیا ہے۔

۱۴۔ کو ہم انگریزی پریزیڈنٹ کے مکان پر گئے اور وہین کہانا کہایا۔

۱۵۔ کو مسٹر دوحارون اور مین سینٹ ٹومے[۵۲] کو چلے جو مدراس سے صرف ۱½ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ پہلے ہم گورنر سے ملے جو بڑی تواضع سے پیش آیا۔ اور کہانا بہی کہلایا پہر کہانا کہانیکے بعد پادریان فرقہ اگسٹائین و پادریان فرقہ جیسوائٹ کے گرجے دیکہنے کو گئے۔ اگسٹائین گرجے مین نیزہ کا ایک پیکان رکہا ہوا ہے جسکو وہ پیکان بتاتے ہین جس سے کہ سینٹ طامس کو لوگون نے شہید کیا تہا۔ پہر پرتگالیون سے ملے اونہون نے بہی ہماری خاطر کی۔ جب شام کا ٹہنڈا وقت ہوا تو پہر ہم مدراس کو لوٹ آئے۔

۱۶۔ کو سینٹ ٹومے کے گورنر اور پرتگالیون نے جن سے ہم ملکر آئے تہے ہمین تحفے بہیجے۔ اِن مین ران کا گوشت بیل کی زبانین کباب مچہلیان۔ تربوز وغیرہ اِس ملک کے میوہ جات تہے۔ اور نو دس آدمی اونہین اوٹہا کر لائے تہے۔ چونکہ ہم کیتہولک فقرا کے پاس جاکر مقیم ہوئے

---

[۵۱] سواحل ہند اور نیز خلیج فارس مین شیرین پانی نکالنے کا یہ طریقہ اب بہی جاری ہے۔ وہ تہلین نیچے ڈالکر پانی بہر لیتے ہین ۱۲

[۵۲] سینٹ ٹومے اب حوالی مدراس مین شمار ہوتا ہے ۱۲

ہوتے ہین لکڑیان جو باس بڑی ہوتی ہین ہاتھون مین پکڑتے ہین اور خوب ایک دوسرے کو مارتے ہین - جب خوب لڑائی ہو لیتی ہے تو کمزور فریق جہاڑی مین بھاگ جاتے ہین - کسی کا سر پھوٹا ہوتا ہے کوئی لنگڑا چلا جاتا ہے کوئی اور کہین زخمی نظر آتا ہے - اب جنھون نے لڑائی جیت لی ہے وہ خوب پیٹ بھر کر چانول کھاتے ہین - اور دوسری طرف کے بندرون کو کچھہ نہین لینے دیتے ہان البتہ ایسا ہوتا ہے کہ جب یہ خوب کھا چکتے ہین تو فریق ثانی کی بندریان کچھہ آجاتی ہین اور وہ بھی ان کے ساتھہ کھانے لگتی ہین -

۲۴ - کو ہم ۹ کوس چلے اور نارا ورن مین آکر ٹھیرے سڑک کی ویسی ہی حالت تھی جیسے کل کی سڑک کی تہی -

۲۵ - کو آٹھہ گھنٹے کی مسافت کے بعد ہم کازل مین آئے - انتظام اوسی طرح تھا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا - ہر دو دو کوس پر پہاٹک لگے ہوئے تھے -

۲۶ - کو ۹ کوس پر ہم گروا مین ٹھہرے - یہان دانہ چارہ کچھہ نہ ملا ہمارے آدمی اور ہمارے جانور گھوڑے اور بیل اور خود ہم اسی طرح رہے ایک تھوڑی سی گھانس جو کٹوائی تھی اوسی پر جانورون کو قناعت کرنا پڑا -

یہان کا سندر کچھہ کچھہ مشہور ہے - جب ہم یہان آئے تو ہمنے دیکھا کہ فوجی سپاہی جا رہے ہین بعض کے ہاتھون مین برچھے تھے بعض بندوقین لئے ہوئے تھے اور بعضون کے پاس فقط لاٹھیان ہی تھین - میر جملہ کی فوج کا کوئی افسر ایک پہاڑی پر خیمون مین گروا کے قریب مین ٹھہرا ہوا تھا یہ لوگ اوسکے پاس جاتے تھے مقام تو اچھا ہے - یہان درخت اور پانی کے حوض و تالاب اس قدر کثرت سے ہین کہ جس سے یہ مقام سرد معلوم ہوتا ہے - جب معلوم ہوا کہ یہ عہدہ دار اس قدر قریب ہے تو ہم اسکے سلام کو چلے - وہ ایک خیمہ مین تھا - جہان اور بہت سے امرا بھی تھے - یہ اس

کم نہین ہوتا - اِن کی جھاڑیان ایسی گھنی ہین کہ آدمی اوسمین اندر نہین گھس سکتا ہے - انہین بے شمار بندر رہتے ہین - جو بندر کہ سڑک کے ایک طرف ہین اونکی اون بندرون سے دشمنی ہے جو اوسکے دوسری طرف ہین - یہان تک کہ ایک طرف کا بندر اگر دوسری طرف چلا جاے تو اوسے گلا گھونٹ کے فوراً مار ڈالتے ہین - جب ہم پولیکٹ مین تھے تو وہان کے گورنر نے ہم سے اِن بندرون کی لڑائی کا حال بیان کیا تھا - اور ہم کو اونکی لڑائی کرانے کا طریقہ بھی بتا دیا تھا - اس سڑک کے ہر کوس پر دروازے اور ناکے بنے ہوئے ہین جہان بڑی نگرانی ہوتی ہے - اور پوچھا جاتا ہے کہ مسافر کہان سے آیا اور کہان کو جاے گا - اس سبب سے مسافرون کو چور اور قزاقون سے بڑا امن ہے یہان تک کہ جو شخص چاہے بے کھٹکے سونا ہاتون مین اوچھالتا ہوا لیجا سکتا ہے - راستے مین جہان چاہے چانول مول لے لو - جو لوگ بندرون کی لڑائی دیکھنا چاہتے ہین وہ سڑک پر ٹوکرون مین چانول بھر کر چالیس چالیس پچاس پچاس قدم کے فاصلے پر ایک دوسرے سے رکھدیتے ہین اور ہر ٹوکری کے پاس پانچ چار چھڑیان دو دو فیٹ لمبے اور ایک ایک انچہ موٹے بھی ڈالدیتے ہین - جب اسطرح ٹوکرے رکھدیئے تو پھر اونمین کھولکر اونکے پاس سے چلے آنا چاہیئے - جبھی آدمی ہٹ جاتے ہین تو دونون طرف کے بندر بانسون پر سے اوترتے اور ٹوکرون کی طرف آتے ہین - آدہ گھنٹے کے قریب تک تو وہ ایک دوسرے کو دانت نکال نکال کر دکھاتے رہتے ہین اور ٹوکرون کے پاس نہین جاتے ہیں کبھی آتے ہین کبھی پیچھے کو ہٹے جاتے ہین - آخر کار بندریان آگے بڑہتی ہین جو بندرون سے زیادہ دلیر ہوتی ہین - نامکر وہ جنکے بچے ہوتے ہین اور جو عورتون کی طرح اپنے بچے کو اپنی گود مین لئے پھرتی ہین جب وہ ٹوکرون کے پاس آتی ہین اور چاہتی ہین کہ منہ ڈالکر کہا ئین کہ یکایک دوسری طرف کے بندر جھاڑیون سے آگے بڑہکر اون پر کاٹنے کو جھپٹتے ہین یہ دیکھتے ہی دوسری طرف والے بھی آگے آتے ہین اور چونکہ جوش مین

اور بان مار مار کر ہاتیون کو ان راستون کی طرف کو لیجاتے ہین جب ہاتی اون مین جاتا ہے تو گڑھون
مین گر جاتا ہے اور پھر وہان سے نکلنا دشوار ہوجاتا ہے پھر رسیون اور زنجیرون سے پیٹ کے نیچے
ڈالکر اور سونڈ اور ٹانگین سب باندھکر پکڑ لیتے ہین - اب ازان خاص آلات کے ذریعہ سے اوپر
نکال لاتے ہین - اسیطرح سب مذکورہ بالا پانچ مین سے تین ہاتی نکل بھاگے تھے اور رسیان
اور زنجیرین ابھی اون پر موجود تہین ٹانگون مین ہی رسی پڑی ہوئی تھی - ایک بات یہ لوگ اور بھی
بڑے تعجب کی کہتے ہین کہ جسکا یقین کرنا بھی نہایت مشکل ہے - یہ وہ ہے کہ جب ہاتی ایکمرتبہ
گرفتار ہوکر چھوٹ جاتا ہے تو وہ جنگل مین ہمیشہ اپنی احتیاط کرتا ہے - ایک بڑی شاخ کسی درخت
کی اپنی سونڈ سے توڑ لیتا ہے - اور جدہر کو چلتا ہے قدم رکھنے سے پہلے زمین کو ٹھونکتا ہے
اور معلوم کر لیتا ہے کہ کسی جگہ گڑھا تو نہین ہے کہ جسمین وہ کہین پہر نہ پھنس جاے اسی سبب سے
شکاریون کو اون تین ہاتیون کے جو بھاگ گئے تہے پھر پکڑ لینے مین بڑی مایوسی ہو رہی تھی اگر
ہم کو یہ یقین ہوتا کہ ہاتیون کی یہ تعجب انگیز دانشمندی ہم کو دیکھنے کو اسوقت ملجائیگی تو کچھہ ہی
کیون نہوتا مگر ہم دو تین روز اس تماشے کے لئے ضرور ہی ٹھہر جاتے لیکن اسکی کامل امید نہ تھی اس
لئے ہم نے قیام نکیا یہ سردار ایک طرح کا برگیڈیر تھا - جسکے ماتحت تین چار ہزار آدمی تھے اور اوس
سے ڈیڑہ کوس کے قریب ٹھیرے ہوے تھے -

۲۷ - کو دو گھنٹے پیلکر ہم ایک بڑے گاؤن مین آئے - جہان ہمنے اون ہاتیون کو دیکھا جو
پکڑے گئے تھے - ایک ایک جنگلی ہاتی کو دو پلاؤ ہاتیون کے بیچ مین باندھا تھا - جنگلی ہاتیون کے
گرد چھہ آدمی بان لئے ہوے تھے - وہ ہاتی کے سامنے کھانے کو ڈالتے اور اپنی زبان مین اوس سے کہتے تھے
"لے اور کھا،، اور کھانیکے لئے سوکھی گھاس کے پولے - گنے کی ڈلیان اور پکے ہوئے چانول - اور گڑا
ہوی مرچین تہین جب جنگلی ہاتی کہنا نہین مانتا تو فیلبان پلاؤ ہاتی سے اوسے مارنیکو کہتا جو اوسے فوراً مارتا - ایک سامنے کی

علاقہ کے راجہ تھے اور تمام بت پرست (ہندو) تھے جب ہمارا سلام ہو چکا تو ہم نے طینچہ کی ایک جوڑی جس پر نقرئی کام کیا ہوا تھا اور ڈچ کے ملک کا دو گز سرخ شعلہ رنگ کپڑا اوس سردار کے نذر کیا اوسنے پوچھا کہ آپ لوگ کیون یہان آئے ہین۔ ہمنے کہا کہ ہم کو میر جملہ سے جو بادشاہ گولکنڈہ کی فوج کا سپہ سالار ہے کچھہ کام ہے۔ اس جواب کو سنکر وہ ہم سے خوش اخلاقی سے پیش آیا۔ اور جب ہمکو یہ معلوم ہوا کہ وہ ہم کو ڈچ سمجھتا ہے تو ہمنے کہا کہ ہم اوس ملک کے رہنے والے نہین ہین۔ بلکہ فرانسیسی ہین۔ اوس سردار کو کچھہ ہماری قوم کا حال معلوم نہ تھا اس لئے اوسنے ہمکو کچھہ دیر ٹھیرا لیا تاکہ وہ ہماری حکومت کی کیفیت اور ہمارے بادشاہ کی عظمت کو دریافت کرے۔ جب ہم اس غرض سے وہاں رکے ہوے تھے تو دسترخوان بچھایا گیا۔ اور تمام بت پرست (ہندو) امرا ہٹ گئے کیونکہ وہ مسلمانون کا پکا ہوا کھانا نہین کھاتے ہین۔ جب اوسکو معلوم ہوا کہ ہم ایسے باطل خیالات کو نہین مانتے تو اوسنے کھانے کی تواضع کی۔ مگر ہم نے انکار کیا۔ کیونکہ ہمین دیر ہو گئی تھی اور ہم اپنی فرودگاہ کو جانا چاہتے تھے۔ جب ہم لوٹے تو گھر آتے ہی ہم نے دیکھا کہ تین آدمی آئے ہر ایک کے سر پر ایک خوان پلاؤ کا بھرا تھا۔ یہ اوسی سردار نے بھیجا تھا۔ جس وقت ہم اوسکے پاس سے آئے تھے تو اوس نے ہمسے کہا تھا کہ کل ہاتیون کے شکار کو ہم جائینگے آپ بھی چلئے۔ مگر چونکہ ہمکو فرصت نہ تھی ہم نے اوس سے معافی چاہی۔ اور کہا کہ ہمکو جلدی جانا ہے ورنہ ہم بھی ضرور چلتے۔ چھہ سات دن پیشتر اونھون نے پانچ ہاتی پکڑے تھے۔ جنمین سے تین بھاگ گئے تھے ان کو وہ پکڑنا چاہتے تھے۔ ان کی گرفتاری مین بیچارے دس بارہ دیہاتی جو شکاریون کی مدد کرتے تھے مر چکے تھے۔ اس وقت ہم نے اوس طریقہ کو دریافت کیا جس سے وہ ہاتی پکڑتے تھے گھنے جنگل مین جنگل کو کاٹ کر راستہ بنا دیتے ہین اور وہان گڑھے کھود دیتے ہین اور اوسکے اوپر درختون کی ڈالیان رکھکر اونپر مٹی ڈالکر اوسکا منہ ڈھانک دیتے ہین۔ یہ شکاری چلاتے اور ڈھول بجاتے ہین

مین حدود تاتار پر بہت ہاتی ملتے ہین - ساحل ملندا اور افریقہ[1] کے شرقی ساحل سے بھی
ہاتی آتے ہین اور وہان بکثرت ہوتے ہین - یہ بات مجہہ سے گوا کے مقام پر ایک پرتگالی کپتین نے
کہی تہی جو موزمبیق کے گورنر کے برخلاف شکایت کرنے کو آیا تہا - اس نے مجہہ سے کہا کہ اس ساحل
کے کنارے پر بہت احاطے ہین کہ جو صرف ہاتی کے دانتون کے بنے ہین اور اس قدر بڑے
بڑے ہین کہ بعض اون مین سے آدہ آدہ میل سے بھی لنبے ہین - اوس ملک کے حبشی ہاتیون
کا شکار کہیلتے ہین - اور اونکا گوشت کہایا کرتے ہین - جب وہ کسی ہاتی کو مارتے ہین تو ہر ایک
ہاتی پیچہے اپنے سردار کو ایک دانت دیا کرتے ہین -

وہ طریقہ جو ہاتیون کی گرفتاری کے لئے بادشاہ گولکنڈہ کے ملک مین رائج ہے مین نے
اوپر بیان کر دیا مگر لنکا مین ان جانورون کے پکڑنے کے لئے ایک اور طریقہ ہے وہ ایک
بڑا لنبا راستہ بناتے ہین جسکے دونون طرف اس طرز پر دیوارین ہوتی ہین کہ جب ہاتی اوس کے
اندر جاتا ہے تو وہ دہنے یا بائین کو پہر لوٹ نہین سکتا - شروع مین تو یہ راستہ چوڑا ہے مگر جسقدر
آگے جاؤ تنگ ہوتا جاتا ہے جہان صرف اسقدر رہجاتا ہے کہ ایک ہتنی جو مستی پر آئی ہوتی
ہے بڑی ہوی ہوتی ہے - گو وہ پالاو ہوتی ہے - مگر پہر بھی اوسے رسی اور زنجیرون سے
باندہ دیتے ہین وہان وہ چلاتی ہے - ہاتی مادہ کی آواز سنکر آتا ہے اور اوس راستے مین جہان
تک آنے کے لائق ہے چلا جاتا ہے - یہان ایک آدمی چہپا بیٹہا ہوتا ہے جسکے پاس مضبوط
دروازے ہوتے ہین وہ اونہین فورا لگا دیتا ہے - اور جب وہ کچہہ اور آگے بڑہ جاتا ہے اور
ہتنی کے قریب پہونچ جاتا ہے تو ایک دروازہ جو وہان ہوتا ہے بند کر دیا جاتا ہے - اب زنجیرین

[1] اگر اس سے یہ مطلب ہے کہ ہاتی افریقہ مین پکڑے جاتے اور انہین سدہا کر ہندوستان کو لاتے تہے
تو یہ بات ایک بڑی غور اور ایک خاص توجہ کے لائق ہے -

پیشانی اور سر پر سونڈ سے گھونسے لگاتا اور اگر جنگلی ہاتی اوس سے بدلا لیتا تو دوسرا دوسری طرف سے اوسکی خبر لیتا - جس سے وہ بیچارہ مجبور ہوجاتا کہ کیا کرے اور کہان جاے اسطرح پر وہ سیکہہ گیا اور اطاعت کرنے لگا -

چونکہ مین یہان ہاتیون کی کہانی مین جاپڑا ہون اس لئے یہان اونکے خواص کچہہ اور بہی مین لکہتا ہون - اگرچہ ہاتی اپنے پکڑے جانے کے بعد مادہ سے کبہی جفتی نہین کرتا - لیکن کبہی کبہی مستی پر ضرور آجاتا ہے - ایک مرتبہ شاہجہان اور اوسکا ایک بیٹا (جو باپ کو پنکہا کرنے کے لیے اوسکے ساتہہ بیٹہا تہا) ہاتی پر بیٹہکر شکار کو گئے ہوے تہے یہ ہاتی راستے مین بگڑ گیا - جب فیلبان نے دیکہا کہ ہاتی اوسکے قابو سے باہر ہوگیا ہے - اور کسی طرح قبضے مین نہین آتا تو بادشاہ سے کہا کہ ہاتی کا جوش اور غصہ رفع کرنے کے لئے ضرور ہے کہ ہم تینون مین سے ایک اپنی جان کو کہوئے - اور کہا کہ مین بادشاہ اور اوسکے بیٹے پر سے اپنی جان قربان کرتا ہون بادشاہ کو چاہئے کہ میرے بچون کی نہین مین چہوڑے جاتا ہون میرے بعد خبر لے یہ کہتے ہی اوسنے اپنے آپکو ہاتی کے نیچے ڈالدیا - ہاتی نے دیکہتے ہی اُسے پکڑکر اپنے پاؤن کے نیچے کچل ڈالا - اور پہر فوراً اپنی اصلی حالت پر آگیا اور بالکل سیدہا ہوگیا - جب بادشاہ اسطرح بچ گیا تو اوسنے دو لاکہہ روپیہ غریبون کو تقسیم کئے - اور اوس فیلبان کے بیٹون کو جسنے بادشاہ کی سلامتی کے واسطے اپنی جان فدا کی تہی دربار مین بُلایا اور بڑا مرتبہ دیا -

یہ بہی یاد رہے کہ اگرچہ ہاتی کی کہال اوس کی زندگی مین بڑی سخت ہوتی ہے لیکن مرنے کے بعد لاسے کی طرح نرم ہوجاتی ہے -

ایشیا مین بہت جگہہ ہاتی ہوتے ہین - لنکا کا ہاتی سب سے چہوٹا مگر دلیری مین سب سے بڑا ہوتا ہے جزیرہ سماٹرا - سلطنت کوچین - سلطنت سیام اور سلطنت بہوٹان

جو ہاتی دانت کہ جزیرہ سیلان اور آچین سے آتا ہے اوسکی یہ خاصیت ہے کہ جب وہ کام مین لایا جاسے تو دوسرے ہاتی دانت کیطرح جو جزیرہ نما سے دکن اور مغربی ہند[۵] سے آتا ہے زرد نمین ہوجاتا - اس وجہ سے اوسکی زیادہ قدر ہے اور گران قیمت فروخت ہوتا ہے -

جب سوداگر ہاتیون کو کہین فروخت کے لئے لیجاتے ہون تو اوس قت ایک تماشا ہوتا ہے اوس مین جوان اور بچے سب طرح کے جانور ہوتے ہین - جب بڑے جانور آگے نکل جاتے ہین تو چھوٹے چھوٹے لڑکے لڑکیان ہاتی کے بچون کے پیچھے دوڑتے ہین - جو بڑے ہاتیون کے پیچھے پیچھے چلتے ہین لڑکے اون سے کھیلتے ہین اونمین کچہ چیزین کہانے کو دیتے ہین جب یہ ہاتی جو اسوقت بڑے ہاتیون سے الگ ہوجاتے ہین لڑکون سے کچہ چیز لیکر کہانے لگتے ہین تو لڑکے ان پر چڑہ بیٹھتے ہین - اب تماشا شروع ہوتا ہے - کیونکہ اس عرصے مین جب کہ یا تھے کہانے مین مشغول ہوتے ہین اون کی مائین چلتی ہوتی ہین اور آگے بڑہ جاتی ہین جس سے انہین اون کے پیچھے دوڑنا پڑتا ہے - یا تھے اوسوقت بڑی شیخی مین آجاتے ہین اور لڑکون کو جو اونکی پیٹھہ پر سوار ہوتے ہین سونڈ سے پکڑکر نیچے زمین پر ڈالدیتے ہین مگر ایسے کہ اونکے چوٹ نہین لگتی - لیکن اس سے لڑکے باز نہین آتے بلکہ پہر اونکے پیچھے دوڑتے ہین اونہین پہر کہانے کو پہلے کی طرح دیتے ہین اور کچہہ دور تک ایسے ہی چلے جاتے ہین -

اگرچہ مین نے بڑی تحقیقات کی اور بہت سے آدمیون سے دریافت کیا مگر مجھکو ٹھیک ٹھیک یہ نہ معلوم ہوسکا کہ ہاتی کی کتنی عمر ہوتی ہے جو لوگ کہ اوسے پالتے ہین اون سے صرف اسی قدر دریافت ہوا ہے کہ فیلبان کہتے ہین کہ ہمارے باپ دادا پردادا نے فلان ہاتی کو پالا تھا

---

[۵] مغربی ہند ایک ملک ہے جو امریکا اور انگلستان کے راستے مین ہے اگر ٹیورنیر صاحب کی اوس سے مراد ہے تو غلطی ہے وہان ہاتی نہین ہوتے لیکن اگر اوس سے مغربی گہاٹ کا ملک مراد ہے تو صحیح ہے ۱۲

اور رسیان لیتے ہین اور ہاتی پر ڈالتے ہین اور اوسکے سونڈ اور ٹانگین باندہ لیتے ہین اور ایسا پہانستے ہین کہ پہر اوس سے نکلنے کی مجال نہین رہتی - اسی کے قریب قریب سلطنت **پیگو** اور **سیام** مین بھی ایک طریقہ جاری ہے فقط فرق یہ ہے کہ دیہاتی لوگ ہتنی پر چڑہتے اور جنگل مین ہاتی کی تلاش مین جاتے ہین - جب ہاتی ملجاتا ہے تو اوس ہتنی کو کہین موقع سے باندہ دیتے ہین جس سے ہاتی ہتنی کی طرف کو آتا ہے اور یہ لوگ جال مین اوسے پہانس لیتے ہین -

یہ بھی ایک بات یاد رکہنے کے قابل ہے کہ مادہ اپنے وقت پر اقسام کے پتے اور گہانس فراہم کرتی ہے اور چار پانچ فیٹ اونچا ایک بستر بناتی ہے اور اوس چوپایون کے خلاف اوس پر وہ بیٹھ جاتی ہے اور چلاتی ہے کہ جسکو ہاتی سنکر آتا ہے [۵۱] -

سیلان کے ہاتیون مین ایک یہ بات خاص ہے کہ صرف پہلے بچے کے بشرطیکہ وہ نر ہو دانت ہوتے ہین دوسرے [۵۲] بچون کے دانت نہین ہوتے

---

۵۱ یہ ایک کہانی سی ہے - غالباً یہ بات اس وجہ سے مشہور ہوگئی ہے کہ جب ہاتی جفتی کرتا ہے تو کسی ایسے مقام پر کرتا ہے جہان زمین اونچی نیچی ہوا کرتی ہے ۱۲

۵۲ **ہندوستان** اور افریقہ مین نر و مادہ دونون کے دانت ہوتی ہین مگر ہتنی کے دانت کسی قدر چہوٹے - **سیلان** مین سو ہاتیون مین سے ایک کے ہی دانت نہین ہوتے - اور جن کے دانت ہوتے ہین وہ نر ہی ہوتے ہین - وہان ہاتی دانت کی لوگ بڑی تمنا رکہتے ہین - کہ اگر کہین دانت والا ہاتی سن لین تو اوسکا نہایت ہی پیچہا کرتے ہین اور اوسے مارکر ہی چہوڑتے ہین خیال ہوتا ہے کہ یہ بات ایک مدت سے چلی آتی ہے جس سے وہان بے دانت کے ہی ہاتی ہونے لگے ہین - اور اس انسانی فعل سے قدرت کا وہ قاعدہ ٹوٹ گیا ہے کہ جو سب سے زبردست ہو وہ ہی زندہ رہے - کیونکہ اگر دانت والے ہاتی رہتے تو (زبردست ہونے کے سبب سے) وہ ہتنیون پر قبضہ کرلیا کرتے - جس سے انسان نے اون کی نسل ہی کہودی -

کو سو کو دو تین سو چار سو روپیے مہینا ملتا ہے تو اسمین اونکے ساتہہ کے سوارون کا خرچ بہی شامل ہوتا ہے جو اسی مین سے تنخواہ پاتے ہین - اور دو تین کبہی کبہی چہہ او چہوٹے ہاتی بہی انہین کے ساتہہ شامل ہوتے ہین جو اون کو سخت شدت کی گرمی کے دنون مین پنکہا جہلا کرتے ہین - یہ سب ہاتی شہر مین نہین رہتے - صبح کو باہر چلے جاتے ہین فیلبان انہین جنگل کو لیجاتے ہین درختون کی شاخین نیشکر اور جوار کی کڑبی کہلاتے ہین جس سے غریب دیہاتیون کا بڑا نقصان ہوتا ہی مگر فیلبانون کو بڑا نفع ہوتا ہے کیونکہ جسقدر وہ انہین باہر کہلاتے ہین اوسیقدر انہین شہر مین کم کہلانا پڑتا ہے اِس سے جو بچت ہوتی ہے وہ فیلبانون کی جیب گرم کرتی ہے -

اسی روز ۲۷ - اگست کو ہم ۶ کوس اور آگے گئے اور رات کو راگیا پیٹہ[۵۱] مین رہے -

۲۸ - کو ۸ کوس چلکر ہم اودکور[۵۲] مین آئے -

۲۹ - کو ۹ گہنٹے کی رفتار کے بعد اونمیڈا[۵۳] مین پہونچے جہان ہندوستان کا ایک نہایت ہی بڑا مندر ہے - وہ بڑے بڑے تراشیدہ پتہرون سے بنا ہے - تین برج ہین اور زمین پر کچہہ اونچی مورتین ترشی ہوئی ہین جسکی شکلین بگڑ گئی ہین اوسکے گرد مین بہت سے چہوٹے چہوٹے حجرے ہین

---

۵۱ راگیا پیٹہ شاید راجہ پلی ہوگی - اسکا مقام کہین کودور کے پاس ہونا چاہیے -

۵۲ اودکور یا اوتکور راجم پیٹہ کے قریب ہے جو مدراس ممبئی ریلوے کا ایک اسٹیشن ہے اسی نام کا ایک اسٹیشن کڈاپا کے پاس بہی ہے کہین اسے وہ نہ سمجہہ لیا جاے -

۵۳ ونتمیٹا ضلع کڈاپا مین ممبئی مدراس کی ریل پر ایک اسٹیشن ہے جو ۶ عرض شمالی ۱۴ درجہ ۲۴ دقیقہ اور طول مشرقی ۷۹ درجے ۵ دقیقے پر اوتکور سے ۱۸ میل دور واقع ہے - یہ مندر کو دندارا ماسامی کے نام کا ہے اور کہتے ہین کہ تین سو برس ہوے چیترال کے راجاؤن مین سے کسی نے بنایا تہا - لیکن اگر گندی کوٹہ کے کتبون کو یقین کیا جاے تو بیجانگر کے کسی راجا نے چودہوین صدی عیسوی مین اوسے بنایا ہے -

اب اسی برابر کرا دن کی عمرون کا قیاس کیا جاسکے کہ وہ کتنی مدت زندہ رہتے ہونگے تو کہہ سکتے ہین کہ ہاتی کی عمر کبھی (۱۲۰) یا (۱۳۰) برس کی ہوتی ہے

جو لوگ کہ ہندوستان کی حالت لکھتے ہین اون مین سے مین نے اکثرون کو یہ لکھتے دیکھا ہے کہ شاہنشاہ مغلیہ کے پاس تین ہزار یا چار ہزار ہاتی ہین - لیکن جب مین شاہجہان آباد مین تہا جہان بادشاہ رہا کرتا ہے تو مین نے بارہا مہتمم فیلخانے سے دریافت کیا جو فرنگیون کا بڑا دوست ہے کہ بادشاہ کے ہاتی جن کو آپ کہانا دانا دیتے ہین کتنے ہین تو اوس نے مجھکو بتایا کہ صرف ۵۰۰ ہاتی ہین جو ڈیوڑہی کے ہاتی کہلاتے ہین کیونکہ یہ ہاتی عورتون کی سواری اور ڈیرے خیمے وغیرہ کی باربرداری کے کام مین آتے ہین جنگی ہاتی ۸۰ یا ۹۰ ہین اس[۵۲] سے بڑھکر نہین ان مین سے جو سب سے بڑا اور بہادر ہاتی ہے وہ بادشاہ کے بڑے بیٹے کے پاس رہا کرتا ہے - اور اوسکے کہانے پینے وغیرہ تمام ضروریات کے لئے صرف پانچ سو روپیہ ماہوار ملا کرتے ہین جو ۷۵۰ لیور کے مساوی ہین - جو اور ہاتی ہین اون مین سے کسی کے لئے پچاس کسی کے لئے چالیس تیس اور کسی کے لئے صرف بیس ہی روپیہ ماہانہ ملتے ہین - لیکن جن ہاتیون

---

[۵۱] مسٹر سنڈاس صاحب کا خیال ہے کہ ہاتیون کے دانت اور بعض دیگر حالات سے اس بات مین کوئی شبہہ باقی نہین رہتا ہے کہ ہاتی کی عمر ڈیڑہ سو دو سو برس کی ہوتی ہے سر امرسن ٹینینٹ نے لکھا ہے کہ جب سنہ ۱۶۵۶ع مین ڈچ نے پرتگالیون کو خارج کیا تو سیلان کے ایک مقام پر اصطبل مین ایک ہاتی تہا - یہ ہاتی ڈچ کے پاس ۱۴۰ برس سے زیادہ تک رہا اور سنہ ۱۷۹۹ع مین انگریزون کے ہاتہ پڑا آئین اکبری مین ہاتی کی عمر طبعی ۱۲۰ سال لکھی ہے ۱۲

[۵۲] یہ بیان ٹیورنیر صاحب کا صرف شاہجہان آباد کی نسبت صحیح ہے - مگر شاہنشاہ دہلی کے ہاتی کچھہ اسی شہر مین ہی نہین رہتے تہے - ہندوستان کے بادشاہ کے پاس تین چار ہزار ہاتیون کا اوس زمانے مین ہونا کچھہ تعجب کی بات نہین ہے - بلکہ ہماری رائے مین تو اس سے بھی زیادہ ہونگے ۱۲

جو سڑکون پر اور کہیتون مین گہوڑون اور گاے بیلون کے پیچہے پیچہے پہرتی رہتی ہین اونکی ہئیت ہوتی ہے کہ وہ صرف اناج کہاتی ہین جو لید اور گوبر مین بدون ہضم ہوے نکلا کرتا ہے - چونکہ اس ملک مین نہ بارلی[۵۱] ہوتا ہے اور نہ اوٹ - اِس سے مویشی کو ایک قسم کا بڑا[۵۲] اور سخت مٹر کے قسم کا ایک اناج بیان کہلایا کرتے ہین جسے پہلے دو چکّی کے تہرون مین دل لیتے ہین پہر اوسے آدہ گہنٹے تک بہگوے رکہتے ہین - کیونکہ وہ ایسا سخت اناج ہے کہ اوسکا ہضم کرنا مشکل ہوتا ہے - گہوڑون کو شام کے وقت اسی مٹر کے قسم کا ایک اناج[۵۳] کہلاتے ہین اور صبح کو اونہین کوئی سیر بہر گڑ دیتے ہین جو لاکہہ کیطرح کا ہوتا ہے اوسمین اوسکے ہموزن آٹا اور ادہ سیر گہی ملاکر گوندہ لیتے ہین پہر سائیس اسکے گولے بناکر زبردستی گہوڑون کے حلق مین گہسیڑ دیتے ہین کیونکہ وہ خود اپنے آپ نہین کہاتے - پہر گہوڑون کے مُنہ خاصکر دانت دہو دیتے ہین جس پر کہ چیپ سا جمجاتا ہے اس سبب سے وہ اس خوراک کو بہت ناپسند کرتے ہین - دن کو اونہین گہاس دیجاتی ہے جسے کہیتون مین سے جڑون سمیت اوکہاڑ لاتے ہین - پہر اوسے ایسی احتیاط سے دہوتے ہین کہ مٹی اوسمین نہین رہنے پاتی -

۳۰ - اگست کو آٹہہ کوس پر گولاپلی[۵۴] مین ٹہیرے -

۵۱ بارلی جَو ہے اور اب بکثرت ہندوستان مین ہوتا ہے اوٹس ایک قسم کا جَو ہے جسکو صوبہ بہار مین جئی کہتے ہین اور یہ وہان بکثرت ہوتا ہے -

۵۲ غالباً اس سے مراد چنا ہے -

۵۳ اس سے مراد غالباً کُلتھا ہوگا -

۵۴ گولاپلی نقشے مین کہین نہین ہے - جنتور کے پاس جہان کئی ایک الماس کی کانین ہین اس کا موقع ہونا چاہیے یہ بہی ہوسکتا ہے کہ گنگاناپلی ہو -

جو یہ جاریون کے رہنے کے کام مین آتے ہین - پانچ سو قدم پر ایک بڑا تالاب ہے جسکے کنارون
پر آٹھہ آٹھہ دس دس فیٹ مربع کے بہت سے مندر بنے ہین - ہر ایک مندر مین ایک دیوتا کی مورت ہے
اور ایک برہمن وہان رہتا ہے جو دیکھتا رہتا ہے کہ کوئی غیر قوم کا شخص اوس تالاب مین نہانے
دہونے اور پانی پینے کو نہ آسکے اگر کوئی شخص پانی لیجاتا ہے تو وہ مٹی کے برتنون مین اوسے
پانی دیتے ہین اگر کہین اون کا مٹی کا برتن اتفاقاً اس غیر آدمی کے برتن سے چھو جاوے تو وہ اپنے برتن
کو فوراً توڑ ڈالتے ہین - لوگون نے مجھسے یہ بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص جو انکے مذہب کا نہو
اس تالاب مین نہاوے تو یہ لوگ تمام تالاب کا پانی نکالدیتے ہین - خیرات و مروت کے لحاظ سے
تو فیاض معلوم ہوتے ہین کیونکہ اگر کوئی حاجتمند ادہر سے گذرے اور اون سے کچھہ طلب کرے
تو اوسے کھانے پینے کی چیز جو اون کے پاس موجود ہوتی ہے ضرور دیدیتے ہین سڑک پر
آپ بہت سی عورتون کو دیکھینگے اونکے پاس ہمیشہ آگ رہتی ہے جو کوئی چاہے اون سے
حقہ پینے کے واسطے آگ لے لیتا ہے - اگر کسی کے پاس تماکو نہ ہو تو اوسے حقہ چلم بلا دیتی ہین
بعض لوگ اوس جگہ چانول کھچڑی[۱] کے ساتھہ کہانے کو جاتے ہین جو ایک ایسا ناج ہے جیسا کہ
ہمارے ملک مین ٹیواسن کا بیج ہوتا ہے - بعض لوگ وہان لوبیا بھی اوبالتے ہین کیونکہ جس
پانی مین وہ اوسے اوبالتے ہین وہ ایسا ہے کہ گرم گرم مسافرون کو ذات الجنب ہونے کا
اوس سے اندیشہ نہین ہوا کرتا ہے - ان عورتون مین ایسی ہی ہین کہ جنہون نے مسافرون کے
ساٹھ ساٹھ آنہ اٹھا رکہا اور بعض نے اس سے کم و بیش جیسا کہ اون سے ہو سکتا ہے
خدمت کرنے کی مستعد مانی ہوتی ہے - یہ مسافرون کو لوبئے کی پکی ہوئی دال اور چانولون کے
بیچ بیچنے کو بھی دیا کرتی ہین اور دو تین مٹھی چانول ہی کہلاتی ہین - کچھہ عورتین ایسی بھی دیکھین

[۱] کھچڑی کے معنی مین ٹیورنیر صاحب سے غلطی ہوئی - اون کا مطلب اس سے ماش کی دال معلوم ہوتی ہے ۱۲

اِس مین داخل ہونے کے لیئے وہی ایک دروازہ رہجاتا ہے جو میدان کی طرف بنا ہوا ہے -
اِس طرف اوسکے تین اچھی سنگین دیوارین ہین اونمین تراشیدہ پتہر لگا ہوا ہے اوسکے نیچے اون
پتہر کے پتہر کی پختہ خندق بنی ہوئی ہے اِسی سبب سے محاصرے کے زمانے مین محصورین کو صرف
چار پانچ سو گز جگہہ کی محافظت کرنی پڑتی تہی - اونکے پاس صرف دو آہنی توپین تہین ایک ایسی
تہی اجسمین ۸ سیر کا گولہ بہرا جاتا تہا اور دوسری مین تین چار سیر کا پہلی توپ تو دروازے پر رکہی
ہوئی تہی اور دوسری ایک برج نما گوشے مین تہی - جب تک کہ نواب کی توپین اوپر نہ چڑہی تہین اوس وقت
تک محصورین نے اوسکے بہت آدمی ضائع کیئے تہے - یہ محصور راجہ ان بت پرستون (یعنی ہندوون)
مین بہت اچہا اور نہایت بہادر سمجہا جاتا تہی - جب نواب نے دیکہا کہ یہ مقام اوس وقت تک فتح
نہین ہو سکتا جب تک کہ توپین اوپر نہ چڑہ جائین اوس نے تمام فرنگیون کو جو بادشاہ کے ملازم ہین
حکم دیا کہ اگر وہ توپین اوپر چڑہا دینگے تو اونکو معمولی تنخواہ کے سوا چار چار مہینے کی تنخواہ کا انعام
ملے گا - اسمین وہ کامیاب ہوئے اور جیسے توپین اوپر چڑہا کر خوب گولے مارے اور اوس توپ کو
جو دروازے پر رکہی تہی ناکارہ کر دیا - جب دروازہ آدہے کے قریب مسمار ہوگیا تو اہل قلعہ نے عہد و پیمان
کر کے معززانہ شرائط پر قلعہ خالی کر دیا جس روز کہ ہم پہونچے پہاڑ کے دامن مین تمام فوج ایک میدان
مین جہان ایک عمدہ دریا بہتا ہے پڑی ہوئی تہی - نواب اوسی وقت سوارون کا جو کہ نہایت چست چالاک
معلوم ہوتے ہین ملاحظہ کر چکا تہا - ایک انگریزی گلنداز اور اوسکے ہمراہی ایک اٹالیہ کے باشندے
نے مجھے اور مسٹر ڈوجاردن کو جاتے ہوئے دیکہا اور یہ سمجہکر کہ ہم فرنگی ہین خوش اخلاقی سے
ملنے آیا - اور ہمسے رات کے وقت اپنے پاس ٹھہرنے کو کہا - اِس شخص نے ہم سے بیان کیا
کہ ایک فرانسیسی گلنداز بہی شہر مین ہے جسکا نام کلاڈ میپیے ہے جو بورژ کا رہنے والا ہے -
اور وہ توپین ڈہالنے کا کام کر رہا ہے - نواب نے توپین اس جگہہ کہنے کے واسطے اوسے

۳۱ - کو ۹ گھنٹے کے بعد گوگروان[51] مین قیام کیا -

یکم ستمبر کو ۱۶ کوس چلے اور گندی کوٹ[52] مین پہونچے - فقط آٹھ ہی روز ہوئے تھے کہ نواب میر جملہ نے اس کو تین مہینے کے محاصرہ کے بعد فتح کیا تھا یہ فرانسیسی جو توپ کے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے استعمال کئے گئے تھے جن کے سبب سے یہ قلعہ فتح ہوگیا اوسکے یہان انگریز اور توپ چی گلنداز تھے اور دو تین اطالیہ کے بھی تھے جنہون نے اس مقام کے فتح کرنے مین اوسے بڑی مدد دی تھی -

گندی کوٹ - کرناٹک کی ہوا بالا گھاٹ کا ایک حصار دار شہر ہے وہ بڑی بلند پہاڑی پر بنا ہے اوسکا راستہ صرف ایک ہی ہے جہان سے بڑی مشکل سے گذر ہوتا ہے وہ بیس پچیس فیٹ اور کہین کہین سات آٹھ ہی فیٹ چوڑا ہے - اسوقت نواب اوسکی مرمت کرا رہا تھا سڑک کے دست راست پر جو پہاڑ کو کاٹ کر بنایا ہے ایک نہایت خطرناک ڈھال ہے جسکے نیچے ایک بہت بڑا دریا بہتا ہے جب آپ پہاڑ پر پہونچین تو آپ کو ایک چھوٹا میدان نظر آوے گا جو کوئی پاؤ میل چوڑا اور آدھ میل لنبا ہے - اس میدان مین چانول او چنہ جوار بوئی جاتی ہے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے نالون سے اوسکی آبپاشی ہوتی ہے - اس میدان کے جنوب مین یہ شہر ایک نوک پر بستا ہے اور میدان کے چارون طرف اونچے ٹیلے اور دو دریا ہین جو اس شہر کے پائین تک آگئے ہین جسکی وجہ سے

۵۱ اسکا پتا نہین چلتا - اگر پنار ندی کے جنوب مین ہو تو مدنور اسٹیشن کے پاس ہوگا - اور اگر شمال مین ہو تو شاید گورکانور ہوگا -

۵۲ گندی کوٹ کا قلعہ کوہستان یرامل ضلع کڈاپا مین واقع ہے ۱۶۷۰ فیٹ سطح سمندر سے بلند او عرض شمالی ۱۴ درجے ۴۴ دقیقہ اور طول شرقی ۷۸ درجے ۲۰ دقیقہ پر بستا ہے - تاریخ فرشتہ کے بموجب ۱۵۸۹ء مین آباد ہوا سنہ ۱۷۹۱ء مین کیپٹن لٹس نے اوسے ٹیپو کی پہلی لڑائی مین فتح کیا تھا -

کی یہان کمی نہین - چانول سے اوسے یہان بناتے ہین - اور شکر سے بھی تیار کرتے ہین جسکی ہندوستان کے ان حصون مین بہت افراط ہے -

۴ - کو پہر ہم نواب سے ملے - اور جن جواہرات کی نسبت ہمین امید تہی کہ بادشاہ مول لیگا وہ ہم نے اوسے دکہاے - وہ ناشپاتی کے شکل[ل] کے موتی تہے اور اون کا وزن چمک دمک اور اون کی مقدار ایسی تہی کہ ایسے بہت کم ہوا کرتے ہین - اُن مین جو سب سے چھوٹا تہا وہ ۴۲ قیراط کا تہا جب اوس نے اونہین خوب دیکھہ لیا اور اپنے ساتھہ کے امرا کو بھی دکھا لیا تو ہم سے قیمت دریافت کی - جب ہم نے جواب دیا تو شکر جواہرات ہمین واپس کردئے اور کہا کہ مین پہر سوچون گا پہر ہمین اپنے ساتھہ کہانا کہلایا - بعد ازان ہم رخصت ہوکر شہر مین آئے اور ۱۰ - تاریخ تک پہر نواب سے نہین ملے -

۱۰ - ستمبر کو ہمین صبح کے وقت بُلایا جب ہم اوسکے خیمے مین گئے تو اوس کے نوکر پانچ چھہ چھوٹے چھوٹے ہیرون کی بہری ہوئی تہیلی لاے ہر ایک تہیلی مین اتنے ہیرے تھے کہ جسقدر کوئی ایک ہاتھہ مین اوٹھا لے - وہ سب کے سب ہموار اور بیضاوی شکل کے سیاہی مائل اور بہت چھوٹے تھے اور اکثر اون مین سے ایک قیراط یا نصف قیراط وزن کے تہے - مگر چمک اونکی اچھی تھی - ایسے بہت تہوڑے تہے کہ جنکا وزن دو قیراط تہا - نواب نے اونکے دکہاتے وقت ہمسے پوچھا کہ کیا ایسے جواہر تمہارے ملک مین فروخت ہوسکتے ہین ہمنے کہا کہ اگر سفید ہوتے تو اون کا بکنا ممکن تہا - کیونکہ یورپ مین ایسے ہیرے کی کچھہ قدر نہین ہوتی جو سفید اور شفاف نہ ہو - اور کسی رنگ کے جواہر کی ہم لوگ قدر نہین کرتے ہین - جب وہ سب سے پہلے بادشاہ گولکنڈہ کی طرف سے اس ملک کی تسخیر کے واسطے آیا تہا تو اوسنے سنا تہا کہ یہان الماس کی کانین ہین - اوسنے کانون پر

ل؎ ان مین سے بڑا موتی شایستہ خان نے خریدا تہا - ۱۲

توپین بنانے کا حکم دیا ہے -

دوسرے روز ۲- اگست کو ہم ادیر شہر مین گئے اور میبیے کے مکان پر ٹھہرے اِس سے میری ملاقات بٹاویہ سے تھی - وہان وہ ڈچ کا نوکر تھا اور جنرل کے پاس باغبانی کا کام کرتا تھا - وہ ہمین دیکھکر بہت خوش ہوا - اور پہلے ہماری اطلاع نواب سے اوس نے کی - نواب نے حکم دیا کہ وہ ہماری قیام اور کہانے پینے کا فوراً بندوبست کردے - اور نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہمارے گھوڑے اور سپاہیون کا بھی انتظام کردے کہ جب تک ہم کندی گوٹہ مین رہین کسی قسم کی تکلیف نہو -

۳- ستمبر کو ہم نواب کی ملاقات کو گئے - نواب نے اپنا خیمہ پہاڑ کی چوٹی پر وہان استادہ کرایا تھا جہان پہاڑ کو کاٹکر سڑک نکالی ہے - وہ ہم سے بخاطر پیش آیا اور پوچہا کہ کچہہ آپ کو تکلیف تو نہین ہے - مین نے آپ کے اور آپ کے گھوڑون کے کہانے پینے کا بندوبست کرنے کا حکم دیدیا ہے - کہانا آپ کو ملا یا نہین - پہر اوس نے پوچہا کہ آپ یہان کیون تشریف لائے ہین - ہم نے جواب دیا کہ ہم کچہہ اسباب لائے ہین جو بادشاہ کے پسند کے قابل ہے - لیکن ہم یہ نہین چاہتے ہین کہ اون چیزون کو آپ کے بغیر دکہائے بادشاہ کے پاس جائین - کیونکہ ہمین خوب معلوم ہے کہ بادشاہ کوئی بڑی قیمت کی چیز آپ کے صلاح بغیر نہین خریدتا ہے - پہر نواب نے ہم سے کہا کہ مین آپ کے سلام سے کچہہ آزردہ[۵ل] نہین ہوا اور پان تیار کرایا اور ہم رخصت ہوکر شہر مین واپس آئے - جب ہم آئے تو دیکہا کہ تمام گلندار ہمارے ملنے کے لئے آئے ہوئے ہین - ہم سب میبیے کے مکان پر شام کو کہانے کے لئے جمع ہوے - نواب نے شراب کی دو بوتلین ہمارے لئے بہیجی تہین ایک تو اسپین کی تہی - اور دوسری شیراز کی - ایسی شراب یہان بہت کم ملتی ہے مگر برانڈی

[۵ل] اِن الفاظ سے اِس زمانے مین لوگون کو خیال ہو گا کہ میر جملہ بڑا کج خلق تہا - مگر نہین وہ زمانہ مسلمانون کا ایسا تہا کہ اتنا کہنا اونکی عظمت کے لحاظ سے نہایت خلق سمجہنا چاہیئے - ۱۲

ملازمون مین جو بٹاویہ سے نواب کے پاس گنڈی کوٹ کے محاصرے کے زمانے مین بہیجا گیا
تہا شامل ہوگیا۔ جب یہ ایلچی نواب سے ملکر اپنا کام کر چکا اور میبیے کو معلوم ہوا کہ وہ کل یہان سے جائیگا
تو اوسنے ایلچی کے سرجن کا وہ صندوقچہ لے لیا کہ جسمین اوسکے مرہم رکہے ہوے تہے۔ اور اوس وقت
تک روپوشن ہوگیا جب تک کہ ایلچی یہان سے چلا نہ گیا۔ میبیے کو اوس نے ہرچند تلاش کیا اور اس
وجہ سے کئی روز اوسکو دیر بہی ہوی مگر میبیے نہ ملا۔ جب وہ چلا گیا تو میبیے نواب کے پاس پہونچا اور
اوسکے یہان سرجن کے طور پر ملازم ہوگیا۔ پہر کچہہ دنون کے بعد اوس سے کہا کہ مین اچہا گلنداز ہون
اور ڈہالنے کا کام جانتا ہون۔ تو نواب نے اوسکو اسی کام پر مقرر کردیا۔ جب نواب نے گنڈی کوٹ
کو لے لیا اور چاہا کہ قلعے مین ایسے مقام پر کچہہ توپین رکہے جہان توپین مشکل سے جاسکتی تہین تو
اوس نے میبیے سے کہا کہ وہ بیس توپین دس ۲۴ سیر کے گولہ والی اور دس ۱۲ سیر کے گولے والی
ڈہال دے۔ میبیے نے کہا کہ بہت اچہا۔ پہر نواب نے اوسے چارون طرف سے تانبا منگادیا
اور اوسکی فوج مندرون سے جو بت اوٹہا کر لاے تہے وہ بہی جمع کئے۔ گنڈی کوٹ مین ایک مندر
ہے جو ہندوستان کے بڑے مندرون مین شمار ہوتا ہے۔ اوس مین چاندی سونے کے بہت سے
بت ہین ان مین چہہ تانبے کے بہی تہے جس مین سے تین دوزانو بیٹہے تہے اور دوسرے تین
۱۰ فیٹ کے قریب قریب بلند تہے۔ جب میبیے نے ان دہاتون کے اور اون کے بتون کے
گلانے کا جو جگہ جگہ سے اوسکے پاس لائے گئے تہے بندوبست کرلیا تو اوس نے سب دہات
اور بت گلا ڈالے مگر وہ چہہ بت جو گنڈی کوٹ کے مشہور مندر کے تہے اوس سے نہ گل سکے
نواب نے بہت کچہہ خرچ کیا اور مندر کے پوجاری کو ڈانٹا کیونکہ اوس پر الزام لگایا گیا تہا کہ اوس نے
جادو کردیا ہے جس سے وہ نہین گلتے۔ مگر میبیے سے کچہہ نہو سکا اور وہ ہرگز نہ گلے۔ غرض کہ میبیے
ایک توپ بہی نہ بنا سکا ایک توپ پہٹ گئی ایک ناتمام رہگئی۔ اور جس کام کا اوس نے ذمہ لیا تہا

بارہ ہزار آدمی لگائے تھے کہ جنہون نے ایک سال کے عرصے مین صرف اسی قدر ہیرے نکالے جو اوسکے پاس ان پانچ تھیلیون مین تھے - جب نواب نے دیکھا کہ وہان صرف گہرے بہورے رنگ کے پتھر نکلتے ہین کہ جو سفیدی کی بہ نسبت سیاہی کی جانب زیادہ مائل ہوتے ہین - تو اوس نے سمجھا کہ محنت برباد ہوتی ہے اون سب بیچارے مزدورون کو منع کر دیا اور کاشتکاری کے کامون پر اونہین بہیجدیا - جب نواب نے اپنی ہیرے بند کر دئے اور ہم اوسکے ساتھہ کھانا کھا چلکے تو وہ بہت سے امرا کے ساتھہ شکار کے لئے سوار ہوا اور ہم کو بھی ساتھہ چلنے کو کہا مگر ہم نے معذرت کی - اور اپنے موتیون کی قیمت کی نسبت بات ختم ہونے نہ پائی تھی کہ چلے آئے -

۱۱ ستمبر کو تمام فرنگی گلنداز نواب کے خیمے پر گئے کہ چار مہینے کی تنخواہ کا جو وعدہ کیا گیا تھا وہ ہمین ملجاے ورنہ ہم لوگ نوکری چھوڑ کر چلے جائینگے اِس پر نواب نے اون سے کہا کہ کل تک ٹھہرو -

دوسرے روز گلنداز پھر چڑہ کے اور نواب کے پاس پہونچے - نواب نے اونہین تین مہینے کی تنخواہ دینے کا حکم دیا اور کہا کہ اس مہینے کے ختم ہونے سے پیشتر ہی باقی ایک مہینے کی اور ملجاےگی جبہی اونہین یہ روپیہ ملا تو اونہون نے آپسمین ایک دوسرے کی خوب خاطرداریان کین اور نصف روپیہ سے زیادہ اون کارنڈیون مین خرچ ہوگیا -

۱۲ - کو نواب شہر مین گیا کہ میے نے جو کارخانہ توپ کے ڈہالنے کا بنایا ہے اوسے دیکھے میے جیسا کہ مین نے ذکر کیا پورتگال کا رہنے والا تھا اور امسٹرڈام سے بٹاویہ ہوکر ہندوستان کو آیا تھا جب وہ بٹاویہ مین پہونچا تو جنرل نے یہ دیکھا کہ وہ ذی لیاقت اور ذی فہم ہے اپنے خاص ملازمون مین رکھہ لیا - اور اپنے باغ مین مصنوعی نباتی جھرے اور فوارے بنانے کا کام سپرد کیا - مگر میے کو نہ تو یہ نوکری پسند آئی اور نہ اوسکو جنرل کا برتاو اچھا معلوم ہوا - اس سے وہ مسٹر چیپیر کی ہمراہی

اونہین پڑہواکر سنتا پہر لیکر اپنی مہر لگاتا - اور بعض خطوط پیادون کو دیدیتا اور کچہہ سوارون کے حوالہ
کردیتا تہا یہان یہہ بہی یاد رکہنا چاہیئے کہ جب ہندوستان کے بادشاہ یا سپہ سالار یا صوبہ دار
پیادون کے ہاتہہ اپنے خطوط بہیجتے ہین تو وہ اون سے جلدی پہونچتے ہین جو سوارون کے ہاتہہ
بہیجے جاتے ہین - اِسکا سبب یہ ہے کہ ہر دو کوس پر جہونپڑے پڑے رہتے ہین جہان دو تین
آدمی دوڑنے کے لئے مقرر ہوتے ہین - جسوقت خط لانے والا اون کے جہونپڑے پر خط لاتا ہی
تو وہ اوسی جہونپڑی کے دروازے پر ڈالتا ہی اور ایک اونمین سے جو وہان موجود ہوتے ہین اوسی اوٹہاکر فوراً دوڑتا ہوا چلدیتا
ہی یہ منحوس سمجہا جاتا ہی کہ قاصد کے ہاتہہ مین خط دیا جاے اس سے وہ اوسکے پانون پر ڈالدیا جاتا ہی تو وہ اوسکو اوٹہاکر
چلدیتا ہے - یہہ بہی یاد رہے کہ اکثر ہندوستان مین سڑکون پر دو رویہ درخت ہوا کرتے ہین - اور جہان درخت نہین
ہوتے تو ہر پانچ سو قدم پر چہوٹے چہوٹے پتہر رکہے رہتے ہین - جس پر کہ قریب کے گانون والون کا
فرض ہے کہ ہمیشہ قلعی کردیا کرین تاکہ ڈاک والے کو اندہیری راتون اور بارش کے موسم مین سڑک
معلوم کرنے مین دقت نہ پڑے - جب ہم نواب کے پاس تہے تو اوس سے اطلاع کی گئی کہ چار
قیدی حاضر ہین جو خیمے کے دروازے پر آئے ہوے تہے - وہ کوئی آدہ گہنٹے تک تو چپ رہا اور
اپنے سررشتہ دارون کو جوابات لکہاتا رہا اور خود بہی لکہتا گیا - مگر آخر کار یکایک اوس نے قیدیون
کو طلب کیا - پہر اون سے پوچہا اور اونہین کے منہہ سے اوس جرم کا اقرار کرایا - جو اون پر لگایا گیا تہا
اِسکے بعد ایک گہنٹے تک تو اوس نے کچہہ نہ کہا خود بہی لکہتا رہا اور اپنے سررشتہ دارون کو لکہاتا
رہا - پہر فوج کے افسر اوسکے خیمے مین آئے جنہون نے بڑے ادب سے سلام کیا - اِنکے
سلام کے جواب مین اوس نے فقط سر ہلا دیا -

اِن چار قیدیون مین سے جو اوسکے روبرو لاے گئے تہے ایک تو ایسا تہا کہ جو ایک گہر مین
گہسا تہا اور ایک عورت اور اوس کے تین بچون کو قتل کیا تہا اسکے لئے حکم ہوا - کہ اوس کے ہاتہہ

اوس کا اوس سے سر انجام نہو سکا - اور کچہہ دنون بعد اوس نے نواب کی نوکری بہی چہوڑ دی ۔

۱۴ - کو ہم نواب سے رخصت ہونے اور اون چیزون کے باب مین جو ہم نے اوسے دکہائی تہین جواب لینے کو گئے - لیکن ہم کو جواب ملا کہ نواب صاحب اسوقت کچہہ مجرمین کے مقدمہ کی سماعت کر رہے ہین جن کو ابہی سزا دینا ہے - یہ اس ملک کا دستور ہے کہ کسی کو قید مین نہین رکہتے - جب کسی شخص پر الزام لگایا جاتا ہے تو اوسی وقت اوسکی تحقیقات ہوتی ہے اور سزا کا حکم دیدیا جاتا ہے اور بلا توقف سزا دیجاتی ہے - اگر کوئی ملزم بے گناہ ثابت ہوتا ہے تو اوسیوقت چہوڑ دیا جاتا ہے غرض کہ کسی قسم کا مقدمہ کیون نہو آناً فاناً مین طے کر دیا جاتا ہے - علاوہ برین ہمکو یہ بہی معلوم ہوا کہ نواب سے اوس روز ملاقات ہو بہی نہین سکتی ہے کیونکہ وہ تیتے کے میدان مین اپنی فوج کے معائنہ کو جانے والا تہا - مگر ہم شام کے وقت جب وہ خیمے سے باہر نکلا تو اوس سے ملے - وہ گہوڑے پر سے اوتر پڑا مین نے اور مسٹر دو تاردون نے اوسے سلام کیا - اوس نے کہا کہ کل صبح میرے پاس آئے -

۱۵ - کو سات بجے صبح کو ہم نواب کے پاس گئے اور جاتے ہی یاد ہوئی اوسنے ہمین خیمہ کے اندر آنے کو کہا - جہان وہ اپنے دو سررشتہ داردن کے ساتہہ بیٹہا ہوا تہا - اس ملک کا دستور ہے کہ فقط جوتا پہنتے ہین موزہ پہنکر کہین نہین جاتے کیونکہ جب اندر جاتے ہین تو قالینون پر جانا ہوتا ہے اور اوسی طرح نیچے بیٹہتے ہین جیسے ٹرکی مین بیٹہتے ہین یا ہمارے خیاط ہماری ملک مین بیٹہکر سیا کرتے ہین - اسی دستور کے بموجب نواب کے پیر بہی ننگے تہے وہ اپنے پیر دن کی انگلیون مین بہت سے خطوط پکڑے ہوے تہا اور سوا اسکے دست چپ کی انگلیون مین بہی بہت سے کاغذ تہے - اونہین وہ کبہی پیر سے کہینچ لیتا اور کبہی ہاتہہ سے آگے کو سرکا لیتا - اور سررشتہ دارون کو جواب بتاتا جاتا - اور اپنے ہاتہہ سے بہی لکہتا جاتا ہا جب سررشتہ دار لکہہ چکتے تو

۱۷ - کی صبح کو ہمنے گلنداز ون کے ساتہہ ناشتا کیا - پہر وہ لوگ لوٹ گئے - اور ہم نواب کے ۱۶ سوارون کے ساتہہ چلے اور ۶ کوس چلکر ایک گانون کوتین مین جو دریا کے پار ہے جاکر ٹھہرے دریا اس وقت لبالب بہرا تہا - جب ہم پار اوتر گئے تو وہ (۱۶) سوار ہم سے رخصت ہوے - ہم نے چاہا کہ اون کے افسر کو سولہ روپے پان تماکو کے واسطے دین مگر اونہون نے ہم سے کچہہ نہ لیا - اِس دریا مین جو کشتیان چلتی ہین وہ بڑے بڑے ٹوکرون کی طرح کی ہین باہر کی طرف بیلون کی کہال سے منڈہی ہین اور اندر اوسنکے پہلے تو کچہہ لکڑیان بچہاتے ہین پہر اون پر قالین کا فرش کرتے ہین اور اوس پر مال واسباب رکہتے ہین تاکہ اوس تک نمی نہ پہونچے گاڑیان اِس طرح اوتارتے ہین کہ دو ٹوکرون کے بیچ اون کو رکہتے ہین اور دونون طرف اون کے پہئے اور ڈنڈے اون ٹوکرون مین باندہ دیتے ہین - گہوڑون کو دریا مین پیرا کر لیجاتے ہین - ایک آدمی پیچہے سے کوڑے مار کر اپنا گہوڑا ہانکتا ہے اور دوسرا اوس کی باگڈور ٹوکرے مین بیٹہا پکڑے ہوتا ہے - بیل جو اِس ملک مین باربرداری کے کام مین آتے ہین جب دریا کے کنارے آتے ہین تو اون کا اسباب اوتار لیتے ہین اور دریا مین اونہین ڈال دیتے ہین وہ خود بلا مدد پار ہو جاتے ہین ہر ٹوکرے کے ساتہہ چار آدمی ہوا کرتے ہین جن مین سے ہر ایک ایک کونے پر کہڑا ہوتا ہے اور بلّے سے اوسے کہیتا جاتا ہے اگر کسی طرف سے بلّے مین کچہہ سستی ہو جاتی ہے تو ٹوکرا تین تین چار چار چکر کہا جاتا ہے اور دہار پر بہہ جاتا ہے جس سے وہ وہان جاکر دوسرے کنارے پر نہین لگتا جہان کہ اوسے لیجانا چاہتے تہے بلکہ کسی قدر نیچے چلا جاتا ہے -

۱۸ - کو پانچ گہنٹے کی مسافت کے بعد موریمل[۱] مین پہونچے -

لہ[۱] شاید پوری ناطلا - ۱۲

پانون کاٹ ڈالے جائین اور کسی کھیت مین شارع عام پر ڈالدیا جاے - دوسرے نے سڑک لوٹی تھی اوسکے لئے حکم ہوا کہ اوسکا پیٹ چاک کردیا جاے اور کہین نالے مین پھینک دیا جاے - باقی دو کا حال مجکو معلوم نہین کہ اونہون نے کیا جرم کیا تہا لیکن اونکے سر اوڑا دئے گئے -

جب یہ کچھہ ہوچکا تو کھانا آیا نواب ہمیشہ دس بجے کھایا کرتا تہا اوس نے ہمین بہی ساتھہ کھلایا - جب سفرہ اوٹھہ گیا تو ہم اور بہت سے امراسے بہی رخصت ہوے جو نواب کے ساتھہ کھانے مین شریک تھے جب دو تین آدمی اوس پاس رہگئے - تو ہم نے مترجم کے ذریعے سے عرض کیا کہ ہمارے لئے کیا حکم ہے ہماری چیزین بادشاہ کو دکھائی جائین یا نہین - اوسنے کہا کہ آپ چاہین تو گولکنڈہ جائین مین آپکے باب مین اپنے بیٹے کو لکھتا ہون اور میرا خط وہان آپ سے پہلے ہو پہنچے گا پہر اوس نے سولہ سوار ہمارے ساتھہ راستہ بتانے کو اور رسد رسانی کے لئے کردے کہ کندی کوٹ سے ۱۳ کوس تک جائین اور دریا پار کرادین کیونکہ نواب کی پروانہ راہداری بغیر کوئی شخص اس دریا سے عبور نہین کرسکتا تہا -

باب نوزدہم

کندی کوٹ سے گولکنڈہ

ہم علی الصباح ۱۶ ستمبر ۱۶۵۳ء کو کندی کوٹ سے بہت سے گلندازون کے ساتھہ چلے جو ہمارے ساتھہ ایک منزل تک بہت سا کھانا لیکر آئے تھے ہم آج صرف ۷ کوس چلے اور رات کو کوتاپلی[۵۱] مین رہے -

[۵۱] کوتاپلی کندی کوٹ سے ۱۴ میل ہے - مگر کوتال پلی اور کوبال پلی جنہین بیس میل ہین ۱۲

کی طرح تہا - وہ بھی قسم قسم کے رنگین پرون سے سجا ہوا تہا - اوسکے گردا گرد روپیلی اور سنہری گھنٹیان لٹکتی تہین - جو شخص اوس کو لئے تہا وہ پالکی کے قریب قریب دہوپ کی طرف کو چلتا تہا تاکہ اوس بت پر سایہ کئے رہے - اور پردہ پالکی پر اس لئے نہ چہوڑتے تھے کہ اندر زیادہ گرمی نہ ہو جاے - اِس پنکہے والا آدمی اوسے گہڑی گہڑی ہلاتا تہا تاکہ گھنٹیان بجتی رہین - اور بت کا دل اوس سے خوش ہوتا رہے یہ سب لوگ اپنے بت برہانپور اور اوس کے گرد و نواح سے لائے تہے - اور اپنے بڑے رام یعنی بڑے خدا کے پاس جاتے تہے جو راجہ کرناٹک کی عملداری کے ایک مندر مین رہتا تہا - وہ تینس۲۳ منزل تو چل چکے تہے اور ابہی چودہ منزلین[۱] مندر تک پہونچنے کو اونہین اور باقی تہین -

میرا ایک خدمتگار برہانپور کا رہنے والا اور انہین لوگون کی ذات کا تہا - اوس نے یہ دیکھکر مجھسے رخصت مانگی کہ اِن کے ساتہہ اپنے دیوتاؤن کے پاس جاے - اور کہا کہ مین نے ایک مدت ہوئی جاترا کے لئے منت مانی تہی - اوس کی درخواست مین نے مجبوراً منظور کر لی - کیونکہ اگر مین منظور نہ کرتا تو وہ مجھے چہوڑکر چلا جاتا - اون لوگون مین اوسکے بہت سے رشتہ دار موجود تہے - اسکے دو مہینے بعد وہ میرے پاس پہر سورت مین آیا - چونکہ اوس نے مسٹر دو ژراوین کی اور میری اچھی طرح نوکری کی تہی اس لئے مین نے اوسے پہر نوکر رکہہ لیا - پہر جب مین نے اوس سے جاترا کے متعلق کچہہ باتین پوچہین تو اوس نے مجھسے ایک بات کہی کہ جسکا مجھے یقین نہ ہوا - مگر اوسکے بیان کے بموجب مین اوسکو ذکر کرتا ہون - ہم سے الگ ہونے کے چہہ دن بعد

[۱] باب سیز دہم مین ٹیورنیر صاحب نے لکہا ہے کہ دولت آباد کے مقام پر مجھے دو ہزار آدمی ٹھٹھہ ملک سندہ سے تریتی کے مندر کو جاتے ہوے ملے تہے - مسٹر جورٹ کی راے ہے کہ یہ واقعہ اور وہ واقعہ ایک ہی ہے - مگر چونکہ تفصیل مین فرق ہے اِس لئے یہی ماننا ضرور ہے کہ یہ دونون واقعہ ایک نہین ہین -

۱۹- کو ۹ کوس چلے اور سانٹ شیلا[۵۱] مین ٹھہرے۔

۲۰- کو ۹ کوس سے زیادہ چلے اور گورمیدا (یا گورمیٹا[۵۲]) مین رہے۔

۲۱- کو ۶ گھنٹے کے سفر کے بعد ہم کھمم مین رہے جب تک کہ میر جملہ نے جس کا مین نے اوپر کے بابون مین ذکر کیا ہے کرناٹک کو فتح نہین کیا تھا اوس وقت تک یہی مقام سلطنت گولکنڈہ کے سرحد پر تھا۔

۲۲- کو ۷ کوس پر املی پٹا[۵۳] مین رات کو رہے۔ اسکے آدہے رستے مین ہمین چار ہزار آدمی مرد و عورت ملے۔ ان کے ساتھہ بیس پالکیون سے زیادہ تہین اور ہر ایک مین ایک ایک بت تہا۔ ان پر زرین کام کیا ہوا تہا۔ زربفتی اور مخملی کپڑون سے سجے ہوے تھے جس پر طلائی اور نقرئی جہالرین پڑی ہوئی تہین۔ ان پالکیون کو آدمی اُٹھائے لئے جاتے تہے کسی کو چار کسی کو آٹھہ کسی کو بارہ بارہ آدمی بتون کے قد و قامت اور وزن کے موافق لئے ہوے تھے۔ پالکی کے ہر ایک طرف ایک ایک آدمی بڑا اور گول پنکھا لئے ہوے تہا جسکا قطر قریب پانچ فیٹ کے ہوگا۔ یہ پنکھے شتر مرغ اور طاؤس کے پرون کے خوبصورت بنے تہے اور ان پر قسم قسم کا رنگ کیا ہوا تہا۔ پنکھون کے ڈنڈے پانچ پانچ چہہ چہہ فٹ لنبے اور فرانسیسی کرون کے برابر دلدار چاندی مین منڈھے تہے ہر شخص چاہتا تہا کہ وہ بت کی خدمت کے لئے پنکھا ہلاے اور اوس کے چہرے پر مکھی نہ بیٹھنے دے۔ ایک اور بہی بڑا پنکھا تہا جس مین ڈنڈا نہ تہا بلکہ فقط ڈہال

[۵۱] اس مقام کا پتا نہین ملتا۔ اسی کے پاس لسواپور مین الماس کی کان ہے ٹیورنیر نے اسکا ذکر نہین کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس وقت تک یہان کان کا ہونا کسی کو معلوم نہ تہا۔

[۵۲] گورمیٹا ۸ میل پرگدالور سے شمال و مشرق کو ہے۔

[۵۳] واقع ہیہ کھمم سے ۱۴ میل۔

دریافت کی سب نے علی العموم رام رام کی قسم کہا کر کہا کہ یہ سچ ہے مگر مجھکو پہر بھی اِس کا یقین نہین ہوا -

۲۳- ستمبر کو ہم دو یا رہ پہونچے - اور ۸ کوس چلے - کئی نالے ندیان اوترنا پڑین -

۲۴- کو صرف چار کوس چلے اور تریپاتی مین پہونچے جہان کہ ایک پہاڑ پر بڑا مندر ہے اور اوسکے گردا گرد تراشیدہ پتہر کی سیڑہیان بنی ہوئی ہین - ان زینون کا چہوٹے سے چہوٹا پتہر . افٹ لنبا اور ۳ فٹ چوڑا ہے - اور مندر مین دیوتاؤن کے بہت سے مورتین ہین - ایک اون مین سے وینس (زہرا) کی طرح کا ہے - اسکے گرداگرد بہت سی مورتین ہین جنکی وضع بدمستون اور شہوت پرستون کی سی ہے - یہ وینس اور دیوتاؤن کی مورتین سنگ مرمر کے ایک ہی ٹکڑے کی بنی ہوئی ہین - مگر گندہ کا کام بہت بہدا ہے -

۲۵- کو بہی ۸ کوس چلے اور مالی (مراوالہ) مین ٹہہرے -

۲۶- کو ۸ کوس چلے اور ما پلی (ماچرلہ) مین رات کو رہے -

۲۷- کو صرف ۳ کوس چلے کیونکہ ہمین ٹوکرون مین دریا پار ہونا تہا ۔ اسمین ہمیشہ آدہا دن لگجاتا ہی کیونکہ جب ہم کنارے پر پہونچے تو وہان نہ تو ٹوکرا تہا اور نہ کوئی اور ذریعہ تہا کہ جس سے پار ہوتے - ایک آدمی آیا جس سے ہم نے پار ہونے کی اجرت ٹھہرائی - پہر اوسنے بہت سی آگ جلائی اور جو روپیہ کہ ہمنے دئے اوسنے اوسکا کہرا کہوٹا جانچنے کیلئے اونہین اوسمین ڈالدیا وہ جس کسی کو پار لیجاتا تہا اوسکے روپیہ کو اسیطرح جانچا کرتا تھا - اگر اون روپیون مین جو اوسے دئے جاتے کوئی کالا ہوجاتا تو وہ اوسے واپس کردیتا تہا اور جب اوسکے بدلے مین اور دیا جاتا تو اوسے بہی اسی طرح جانچتا تہا جب وہ روپیے کو جانچ چکتا تو اپنے ہمراہیون کو بلاتا اور کہتا کہ ٹوکرا لائین جو ہمیشہ دوسری طرف کہین چہپا رکہا رہتا ہے - یہ لوگ بڑے چالاک ہین - جب دور سے دیکہتے ہین کہ مسافر آرہے ہین - تو اپنے ٹوکرے دوسری طرف بہیجدیتے ہین

اِن سب لوگون کا ارادہ تہا کہ ایک گائون مین جاکر ٹھہرین - مگر اوس گائون تک جانے کے لئے ایک دریا پر سے گزرنا تہا جس سے گرمی کے موسم مین جہان سے چاہین پیدل پار ہو جا سکتے تھے - لیکن جب ہندوستان مین بارش ہوتی ہے تو پانی اِس قدر کثرت سے پڑتا ہے کہ طوفان سا معلوم ہوتا ہے اور گھنٹے دو گھنٹے سے بہی کم مین ایک چہوٹا نالا دو تین فٹ گہرا ہو جاتا ہے -

جاترئون کو مینہ نے آگہیرا اور اوس روز اتنا برسا کہ ندی سے گزرنا غیر ممکن ہو گیا - ہندوستان مین مسافرون کو یہ ضرور نہین کہ سفر مین کہانا باندہ کر لے چلین خاصکر یہ بت پرست جو گوشت کی قسم سے کچہہ نہین کہاتے ہین کچہہ بہی نہین لے چلتے ہین - کیونکہ کیسا ہی چہوٹا گائون ہو - چانول - آٹا مکہن - دودہ - دال - وغیرہ ترکاریان شکر اور اقسام اقسام کی مٹھائیان خشک و تر سب طرح کی کثرت سے ہر جگہ موجود ہوتی ہین - جب اِن جاترئون نے جن کے پاس کہانے کو کچہہ بہی نہ تہا دریا کے کنارے پر آکر دیکہا کہ وہ لبالب بہرا جا رہا ہے اور اوس گائون تک جو دریا کے دوسری طرف ہے اور جہان قیام کا ارادہ تہا ہرگز نہین پہونچ سکتے تو نہایت حیران و پریشان ہوے کہ اَب کیا کرین سب لوگون نے گریہ وزاری شروع کی کیونکہ اون کے پاس اتنا بہی نہ تہا کہ وہ اپنے بچون کو بہی کہلاتے - ایسی مایوسی اور مجبوری کے وقت مین اون کا بڑا پنڈت اور گرو اون کے بیچ مین آکر بیٹہا - اور ایک بڑی چادر اوڑہ کر اون لوگون کو بُلایا جو کہانا چاہتے تھے - پہر اون سے پوچہا کہ تمہین کیا چاہئیے چانول یا آٹا اور کتنے کتنے آدمیون کے لئے - پہر جو جس کسی نے مانگا ایک چادر کا کونا اوٹہا اوٹہا کر اوس نے ہر ایک کو دیدیا - یہان تک کہ اِس قدر کثیر التعداد چار ہزار آدمی کا گروہ اوس سے سیر ہو گیا -

یہ قصہ صرف میرے ہی نوکر نے بیان نہین کیا - بلکہ جب مین برہانپور گیا جہان کئی روسا سے میری ملاقات تہی تو مین نے وہان اون لوگون سے جو اس جاترا مین شریک تھے یہ بات

کسی گھر مین وہ فلان قسم کی بیماری کے لئے مفید ہوتے ہین - یہ بھی صحیح ہے کہ بڑے شہرون مین
کوئی ایک دو آدمی ایسے ہمیشہ ہوتے ہین جو کچھہ نہ کچھہ طب جانتے ہین - یہ لوگ صبح کے وقت
کہین شارع عام پر یا کسی سڑک کے گوشے مین علاج معالجہ کے لئے بیٹھہ جاتے ہین - اور دوائین
اور مرہم مریضون کو دیا کرتے ہین جب وہ کسی کو دوا دیتے ہین تو پہلے اوس کی نبض دیکھتے ہین
جس کے دو پیسے لیتے ہین - اس نبض کے دیکھتے وقت وہ کچھہ زیر لب بڑبڑاتے جاتے ہین -

۱۲ - اکتوبر کو ہمین **گولکنڈہ** پہونچنے کے لئے صرف چار ہی کوس چلنا پڑا اور جا کر ہم ایک ڈچ مسمی **بیٹیر ڈی لان** کے یہان ٹھہرے جسے مسٹر جینٹر سفیر بٹاویہ نے **گولکنڈہ** مین چھوڑا تھا اور وہ بادشاہ کا سرجن تھا - بادشاہ نے اوسے بڑے اشتیاق سے ایلچی سے مانگ لیا تھا اِس بادشاہ کے سر مین ہمیشہ درد ہا کرتا تھا اور اطبا نے اوس سے کہا تہا کہ زبان کے نیچے چار جگہ پر فصد لینا چاہیئے - لیکن کوئی شخص ایسا نکلا جو اِس کام کو کرتا - کیونکہ اِس ملک کے لوگ جراحی مطلق نہین جانتے ہین -

نوکر رکہنے سے پیشتر ڈی لان سے دریافت کیا گیا تہا کہ کیا اوسے فصد کہولنا آتا ہے - تو اوس نے کہا تہا کہ یہ تو جراحی کا ایک ادنی کام ہے **بٹاویہ** کا ایلچی اِس سرجن کو چھوڑنا نہین چاہتا تہا وہ صرف اِس سبب سے راضی ہوگیا تہا کہ بادشاہ اپنی درخواست پوری نہ ہونے سے کہین ناراض نہ ہوجاسے ڈی لان کو ۸۰۰ پگوڈا تنخواہ مین ملا کرتے تھے - جب یہ ایلچی چلا گیا تو چند روز کے بعد بادشاہ نے اِس سرجن کو بُلایا اور کہا کہ مین زبان کے نیچے چار مقام پر حسب راے اطبا کل فصد لونا چاہتا ہون آپ کو اِس کی احتیاط کرنا چاہیئے کہ آٹھہ اونس سے زیادہ خون نہ نکلے - دوسرے روز ڈی لان دربار مین حاضر ہوا - دو تین خواجہ سرا آئے اور ایک کمرے مین اوسے لائے - پھر وہان چار ڑہیان اوسے ایک حمام مین لے گیئن اور کپڑے اوتار کر اوسے

تاکہ کوئی زبردستی بغیر اُجرت دئے اونہیں پانہ لیجاے جب روپیہ گن جاتا ہے اور وہ لینے والا اپنے رفیقوں کو بُلاتا ہے تو آپ دیکھینگے کہ وہ ٹوکرا اپنے کندہون پر رکھے ہوے پانی کے کنارے پر آتے ہین۔ اور پہر پانی مین ڈالکر اوسے دوسری طرف لاتے ہین کہ جو لوگ انتظار مین ہین اونہین لیجائین

۲۸۔کو ۵ کوس چلے اور ایک مقام دبیر پنیتا [۵۱] مین ٹھہرے۔

۲۹۔کو ۱۲ گھنٹے کے سفر کے بعد ہلکورا مین آئے۔

۳۰۔کو ۸ کوس چلے اور رات پیردرا [۵۲] مین بسر کی۔

دوشنبہ یکم اکتوبر کو ۱۰ کوس چلکر ہم اتنارا [۵۳] مین ہین۔ یہ مکان اون مکانات مین سے ہے جو بڑی بیگم صاحبہ والدہ بادشاہ حال نے تفریح طبع کے لئے بنوائے ہین اس مین بہت سے کمرے ہین جن کے دروازے ایک چوک مین کہلتے ہین جو مکان کے سامنے بنا ہوا ہے اور اوس مین مسافر ٹھہرتے ہین۔

یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ ان تمام ممالک کرناٹک و گولکنڈہ و بیجاپور مین ہو کر ہمارا گزر ہوا لیکن کہین مشکل سے کوئی کوئی حکیم نظر آیا ہے۔ باقی بجز اون طبیبون کے جو بادشاہون اور امرا کے پاس ہوتے ہین اور کہین کوئی حکیم نہین ہوتا۔ مگر عام لوگون کی یہ کیفیت ہے کہ جب بارش ہوچکتی ہے اور جڑی بوٹی کے جمع کرنے کے دن آجاتے ہین تو صبح کو آپ دیکھینگے کہ یہان دیہات اور قصبات سے مفرد دواؤن کے فراہم کرنے کو جاتے ہین جن کو کہ وہ جانتے ہین کہ

---

[۵۱] یہ دونون مقام نہین ملتے۔ مگر دبیر پنیتا کہین دیوکنڈہ اور دریائے کشنا کے بیچ مین ہونا چاہئیے۔

[۵۲] یہ شاید برای کوڑہ ہوگا۔ جو گولکنڈہ سے ۲۶ میل ہے۔

[۵۳] اسی کو غالباً ایک اور جگہ تنارا لکہا ہے جسے گولکنڈہ سے چار کوس پر بتایا ہے۔

تو بہی یہی جواب ملا - لوگون نے کہا کہ یہان تو ایسا ہی حال ہے ابھی آپ کو اسی آمد و رفت مین ایک عرصہ دراز لگ جائیگا - نواب کا بیٹا ایک نوجوان آدمی ہے بادشاہ کی حضوری سے بہت کم فرصت ملتی ہے اور جس وقت وہان سے وہ چہوٹتا ہے تو اپنے گہر مین گہس جاتا ہے وہان اہل حرم سے اوسے فرصت نہین ہوتی - جب سر جن ڈی لان نے دیکہا کہ اسطرح مدتین جا ئینگی جب کہین کام چلے تو اوس نے کہا کہ مین بادشاہ کے خاص طبیب سے کہتا ہون جو اوس کا اور نیز سفیر کا بڑا دوست تہا اور اوسکو ایسا موقع ملتا تہا جس سے ڈی لان کے کہنے کو وہ با آسانی پورا کر سکتا تہا غرض کہ جب ڈی لان نے اوس سے کہا تو اوسنے ہمین بلایا اور پوچہا کہ آپ کی کیا غرض ہے جب ہم اوس سے ملے اور سلام ہوا تو اوس نے ہم پر بڑا احسان کیا مین اپنے پاس بلا کر بٹہایا - ہمارے واسطے اس ملک کے میوے منگائے - اور پوچہا کہ آپ کہان سے آئے ہین اور کیا کام ہے بادشاہ سے کیا کہا وانا چاہتے ہین جب ہمنے اوس سے کہا کہ ہم موتی لائے ہین اور بادشاہ کو دکہانا چاہتے ہین تو اوسنے کہا کہ کل آپ مجہے دکہا دیجئے جب ہم نے دکہائے تو اوس نے کہا کہ اونہین تہیلے دن مین بہر دیجئے اور اون پر اپنی مہر لگا دیجئے کیونکہ جو چیز بادشاہ کو دکہائی جاتی ہے اوس پر سوداگر کی مہر ہونا ضرور ہے - اور جب بادشاہ اوس چیز کو دیکہہ لیتا ہے تو وہ خود اپنی مہر اوس پر کر دیتا ہے تاکہ اس مین کچہہ دغا و فریب اور چوری نہو - تب ہم نے مہر کی اور گٹہری کی گٹہری اوسکے ہاتہہ مین دیدی اور اوس نے وعدہ کیا کہ مین بادشاہ کو دکہا دونگا اور جواب لا دونگا -

دوسرے روز علی الصباح ہم ڈی لان کے ساتہہ شکار کو گئے - اور آٹہہ نو بجے لوٹ آئے پہر ہم ندی پر گئے کہ بادشاہ اور اوس کے امرا کے ہاتہیون کو دیکہین کہ اونہین ندی مین کیسے نہلاتے ہین - ہاتہی پانی مین گہستا ہے اور جب اوسکے پیٹ تک پانی آتا ہے تو ایک کروٹ لیٹ جاتا ہے - اور گہڑی گہڑی پانی سونڈ مین لیتا ہے اور اپنے بدن پر جو پانی سے اوپر ہوتا ہے دہونے

نہلایا اور خاصکر ہاتھون کو خوب دہلوایا - پھر اوسکا بدن دواؤن اور عطریات سے معطر کیا اور یورپ مین لباس کے بجاے اونہون نے اوسکو اس ملک کا لباس پہنے کو دیا بعدازان بادشاہ کی خدمت مین حاضر کیا اور ظروف طلائی لائے گئے - اطبا وہان موجود تھے اور ان برتنون کو تول چکے تھے - یہ اس لئے تھے کہ اس مین خون لیا جاے - ڈاکٹر نے بادشاہ کی زبان کے نیچے چار جگہ کی فصد لی اور ایسی ہنرمندی سے کام کیا کہ جب برتنون مین خون تولا گیا تو ۸ - اونس سے سرمو تفاوت نہ نکلا - بادشاہ اوس سے ایسا خوش ہوا کہ اوسنے تین سو بیگہ زمین انعام مین دے جو ۷۰۰ - ایکڑ کے برابر ہوتے ہین - جب بادشاہ کی بیگم اور بادشاہ کی والدہ نے سنا تو اونہون نے بھی اوس سے فصد کھلوانا چاہا مگر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اونمین جسقدر فصد کی ضرورت تھی وہ تو تھی ہی اونھین زیادہ تر ڈاکٹر کے دیکھنے کا شوق تھا جو ایک نوجوان اور متناسب الاعضا شخص تھا اور غالباً اون بیگمون نے اپنی عمر بھر مین کسی اجنبی مرد کو پاس سے نہ دیکھا ہوگا - کیونکہ دور سے دیکھنا تو غیر ممکن نہین ہے جہان وہ رہتی ہین وہان سے وہ دیکھ سکتی ہین اور دوسرا کوئی اونکو نہین دیکھ سکتا - غرض کہ ڈاکٹر لالان اندر بلایا گیا اور وہی عورتین اوسے حمام مین لے گئین جو بادشاہ کی فصد کے وقت لے گئی تہین اوسکے بازو ننگے کئے اور خوب دہلاے خاصکر اوسکے ہاتھون کو خوب صاف کیا - پھر عطر ملے جیسے کہ اونہون نے بادشاہ کی فصد کے وقت ملے تھے - جب یہ ہوگیا تو اوسے پردے کے پاس لے گئین اور بادشاہ بیگم نے ایک سوراخ سے اپنا بازو نکال دیا - اور ڈاکٹر نے اوسکی فصد لی پھر اسیطرح بادشاہ کی مان کی بھی فصد لی - بادشاہ بیگم نے اوسے پچاس اور بادشاہ کی والدہ نے ۲۰ بیگہ زمین دے اور کچھ زر نقد بھی تھان بھی عنایت کئے -

جب ہم گولکنڈہ پہونچے تو دو روز کے بعد ہم نواب کے بیٹے کے سلام کو گئے وہان کے آدمیون نے ہم سے کہا کہ اوس روز ملاقات کا موقع نہین ہے دوسرے روز گئے

ڈیرہ کوس سے زیادہ نہ چل سکے۔

جو باتین کہ مین اس کتاب کے شروع مین بیان کرچکا ہون اونکی بیان دوہرانے کی ضرورت نہین ہے۔ اور نہ یہ ضرورت ہے کہ مین کچھہ راستے کا بیان کرون کیونکہ گولکنڈہ سے سورت کو وہی راستہ ہے جو سورت سے گولکنڈہ کو ہے جسکا کہ مین بیان کرچکا ہون۔ اب مجھے یہ بیان کرنا ہے کہ خواجہ سرا کو جواب دیتے ہی مین چلدیا اور یہ بات بادشاہ کو دو روز بعد معلوم ہوی۔ جبھی بادشاہ نے یہ حال سنا تو اوس نے چار پانچ سوار دوڑائے کہ اگر ہم کو کہین پائین تو راستے سے لوٹا کر بادشاہ کے پاس لیجائین جب سوار ہمارے پاس پہونچے تو ہم پانچ منزل چل چکے تھے۔ اور ایک منزل سلطنت گولکنڈہ سے آگے نکل آئے تھے۔ جب یہ سوار سرحد پر آے اور دیکھا کہ ہم سرحد پار ہو چکے ہین تو اونہون نے جان لیا کہ اب ہمارا لوٹنا دشوار ہے اس لئے وہ اوسی جگہ ٹھہر گئے صرف ایک سوار ہمارے پاس آیا۔ اور بادشاہ کا حکم جو اوسکے پاس تھا ہمین دکھایا۔ کہ آپ واپس چلیئے بادشاہ نے کہا ہے کہ مین تمہارے موتی خرید لونگا۔ اور کہا ہے کہ مجھکو اس پر بڑا تعجب ہے کہ میرے بغیر کہے آپ کیون چلے گئے۔ چونکہ ہم اوسوقت گولکنڈہ کی عملداری مین نہ تھے۔ اس لئے سوار ہم سے اس سے زیادہ کچھہ نہ کہہ سکا کہ آپ چلیئے بادشاہ آپ کا مال مول لے لیگا۔ اور آپ اوس سے راضی ہوکر آئینگے۔ ان باتون سے ڈوژاردین کی مرضی ہوی کہ لوٹ چلین مگر مین تو اس ملک کے حال سے خوب واقف تھا مین نے کھلم کھلا سوار سے کہا کہ اب ہمارا لوٹنا غیر ممکن ہے۔ پھر جب وہ سوار چلا گیا تو مین نے دوژاردین کو اون وجوہات سے آگاہ کردیا جن سے مین گولکنڈہ پلٹ نہین گیا تھا۔

جب ہم سورت مین پہونچے تو دوژاردین چند روز بعد قے و اسہال سے مرگیا جسکا بیان کہ مین نے ملک فارس کے حالات مین لکھا ہے۔ اب مینے آگرہ مین جانے اور

کے واسطے ڈالتا ہے - فیلبان ایک جہامے کے قسم کا پتہر لیتا ہے اور اوس سے رگڑ رگڑ کر جو گرد و غبار اور میل اوس کے بدن پر جما ہوا ہوتا ہے اوسے صاف کر ڈالتا ہے - بعض لوگون کا خیال ہے کہ جب یہ جانور زمین پر لیٹ جاتا ہے تو پہر آپ نہین اوٹہ سکتا - یہ بیان اوس حالت کے بالکل خلاف ہے جو مین نے بچشم خود معاینہ کیا - جبہی کہ فیلبان اوسے ایک طرف اچہی طرح مل چکتا ہے تو حکم دیتا ہے کہ وہ دوسری طرف پلٹ جاے اور ہاتی فوراً پلٹ جاتا ہے - جب دونون طرف اوسکے دہو چکتے ہین تب وہ ندی سے باہر نکل آتا ہے اور کنارے پر کچہہ دیر تک خشک ہونے کے لئے ٹہہرتا ہے - پہر فیلبان ایک برتن مین سرخ اور زرد رنگ لاتا ہے اور اوسکی پیشانی پر اور نیز آنکہون کے گرداگرد اور سینہ اور پشت پر لکیرین کہینچتا ہے - پہر اوس پر ناریل کا تیل لگاتا ہے بعض فیلبان چہوٹی پتی بہی پیشانی پر لگایا کرتے ہین -

۱۵ - اکتوبر کو افسر الاطبا نے ہمین دو بجے دوپہر کے بعد بلا بہیجا اور موتی واپس کئے - جن پر بادشاہ نے دیکہکر اپنی مہر کردی تہی - اوس طبیب نے ہم سے ہر ایک کی قیمت پوچہی اور ہم نے اوسے بتادی - وہان ایک خواجہ سرا تہا اوسنے یہ تمام قیمتین لکہ لین - اوس نے ایسے قیمتی موتی دیکہکر نہایت تعجب کیا اور کہا کہ آپ کیا بادشاہ گولکنڈہ کے درباری آدمیون کو سمجہتے ہین کہ ہم کو کچہہ تمیز نہین اور نہ انکی قیمت جانتے ہین - مین تو ہمیشہ قیمتی جواہرات جو بادشاہ کے پاس آیا کرتے ہین - دیکہتا رہتا ہون مین نے اوسے غصے مین آکر جواب دیا کہ بیشک آپ قیمت تو جانتے ہین - مگر لونڈی باندی کی -- آپ جواہرات کی قیمت کیا جانین یہ کہتے ہی ہم نے اپنے موتی بند کر لئے - اور طبیب صاحب سے رخصت ہوکر اپنی فرودگاہ پر آئے اور آتے ہی دو گاڑیان منگائین گہوڑے تو ہمارے پاس پہلے ہی سے تہے دوسرے روز صبح ہی گولکنڈہ سے چلدئے - اوس روز تو ہمارے ساتہہ بادشاہ کے ڈچ پرتگالی اور انگریز گلنداز آئے تہے جنکے ساتہہ ہم بات چیت کرتے رہے اور

جب مین احمد آباد مین تہا تو وہ ہر روز مجہے اُس ڈچ کے مکان پر جہان مین ٹھہرا ہوا تھا چار بنتری طباقون مین اپنے خاص کہانے مین سے پُلاؤ اور عمدہ عمدہ کہانے بہجوایا کرتا تھا ایک روز بادشاہ نے دس بارہ آدمیون کے ہاتہ اوسے کچہہ سیب بہیجے جو اسکے پاس فارس سے براہ قندہار آئے تھے شایستہ خان نے ان مین سے دو طباق مجکو عنایت کئے جسکی قیمت احمد آباد مین کمیابی کے سبب سے تین چار سو روپیہ تھی۔ ان میوون مین سے مین نے تھوڑے سے اوس ڈچ کو اور بی بیون کو بھی دئے اور خوب خوشی خوشی وہان لبسر کی۔ علاوہ برین شایستہ خان نے مجہے ایک پورا خلعت بہی دیا جس مین تلوار اور خنجر بہی تہا خلعت کی قیمت ایک ہزار روپیہ سے زیادہ تھی۔ اور کہا کہ مین ایک گھوڑا بھی دونگا آپ کو کیسا گھوڑا چاہیئے۔ مین نے کہا کہ جب آپ نے میری پسند پر موقوف رکہا ہے تو ایک جوان چست و چالاک گھوڑا دیجئے مین بوڑہے کو پسند نہین کرتا۔ اوس نے میری مرضی کے موافق ایک گھوڑا دیا اور مین سوار ہو کر اوس ڈچ کے مکان پر گیا مگر بڑی دقت سے کیونکہ وہ کودتا چلتا تہا اور ایسا آتش مزاج تہا کہ جب مین نے ایک نوجوان ڈچ کو جسنے کہا تہا کہ اوسے مجہہ سی اچہا چڑہنا آتا ہے سوار ہونے کو دیا تو وہ زین پر جم نہ سکا اور گھوڑا اوسکے قابو مین نہ آیا۔ مین نے اسکی اطلاع شایستہ خان کو دی اور کہا میرے لئے ایک پُرانا ہی گھوڑا بہتر ہو گا۔ تو اوسنے اپنے اصطبل کے داروغہ کو اوس گھوڑے کے دینے کے لئے حکم دیا جو اوسکے باپ کا تہا اور ابہی کام کے لائق تہا اور جب وہ خریدا گیا تہا تو تین ہزار ایکو (یعنی ۶۷۵ پونڈ) اوسکی قیمت دی گئی تہی۔ چونکہ مجہے اپنے سفر مین اوس کی ضرورت نہ تہی اس لئے مین نے اوسے ایک فرانسیسی کے ہاتہ ۴۰۰ روپیہ مین فروخت کر دیا۔ اور اسی کے ساتہ اوسے اسی سردار کے یہان نوکر بھی رکہا دیا۔ اور اگر وہ شخص عیاشی مین روپیہ برباد نہ کرتا تو اس نوکری مین بہت کچہہ جمع کر سکتا تہا۔

شاہجہان سے ملنے کا ارادہ کیا جو اس وقت تخت وتاج کا مالک تھا مگر شایستہ خان نے جو بادشاہ کا سپہ سالار اور گجرات کا صوبہ دار ہے اور احمد آباد مین رہتا ہے مجھے بُلا بھیجا - اوسکے ایک خانگی بڑے عہدہ دار نے مجھسے کہا کہ ہم نے سُنا ہے کہ آپ کے پاس کچھ خوبصورت جواہرات بکری کے ہین اگر آپ وہان آئین تو شایستہ خان آپ سے بہت خوش ہون گے اور جیسی قیمت دل کھولکر بادشاہ دے گا اوسیطرح وہ بھی دین گے - یہ پیغام میرے پاس اوسوقت آیا جب کہ دو وڑاردین بیمار ہو رہا تھا اوس سے نوین دن وہ مرگیا - سورت مین جب اوسکی تجہیز وتکفین سے فراغت ہو چکی تو مین احمد آباد گیا جہان کہ فوراً میرا لین دین نواب سے ہوگیا - چونکہ وہ ہرطرح کے جواہرات کی قدر وقیمت کو بخوبی جانتا تھا لین دین کا معاملہ میرے اور اوس کے درمیان بہت جلد طے ہوگیا فقط یہ امر باقی رہ گیا کہ جواہرات کے بدلے مین مین کیا لون اوسنے مجھسے کہا کہ آپ نقدی لے لیجیے جسمین چاندی اور سونے کے دونون طرح کے سکے تھے مگر مصلحتاً یہ بھی کہا کہ یہ مناسب نہین ہے کہ آپ اس قدر کثیر روپیہ میرے مکان سے لیکر نکلین اور آپ کو لیجاتے ہوے لوگ دیکھین - اس سے بہتر ہے کہ آپ اشرفیان لیجیے جس سے روپیہ کم معلوم ہو مین نے بھی اوسکی صلاح کو پسند کیا - اوس نے مجھے بہت اچھی اشرفیان دکھائین یعنی وہ پُرانا سکہ جسکو ایک عرصہ دراز سے باہر کی ہوا بھی نہ لگی تھی لیکن اگرچہ اسوقت اشرفیون کی قیمت ۱۴ روپے فی عدد تھی اوسنے کہا کہ مین ۱۴½ روپیہ کے حساب سے دونگا اور زیادہ سے زیادہ ۱۴¼ روپیہ تک دے سکتا ہون جس سے مین نے معاملہ کو چھوڑنا چاہا اور کہا کہ اس قدر زر کثیر پر فی اشرفی ¼ روپیہ چھوڑنا مین مناسب نہین سمجھتا - بعدہٗ مین مجبوراً اوسکی مرضی پر راضی ہوگیا اور ۱۴¼ روپیہ فی اشرفی بھاؤ ٹھہرا - کیونکہ یہ امیر اگرچہ اور معاملات مین ذی شان اور فیاض معلوم ہوتا ہے مگر خرید فروخت کے معاملات مین نہایت ہی سخت کفایت شعار ہے -

کانون مین آپ کو بڑے بڑے خطرات پیش آئینگے - وہ وحشیون کا ملک ہے وہان کوئی مسافر بغیر
سخت مصائب مین پہنسے سفر نہین کرسکتا - مگر چونکہ جب کبھی مین سفر کا ارادہ کرلیتا ہون تو پہر کسی بلا
کے اندیشے سے نہین رکتا میرے دل پر ان خوفناک خیالات سے کچہہ بہی اثر نہوا اور اپنے
ارادے مین بالکل مستقل رہا - چار کانون[۱] کو جاکر دیکھا جن کا مین آگے بیان کرتا ہون - اور دو دریاؤن
مین سے ایک دریا پر گیا جہان سے ہیرے نکلتے ہین ان سفرون مین مجھے کوئی دقت نہ پڑی اور
نہ کسی کے وحشی پن سے مجھے نقصان پہونچا - جن لوگون نے مجھے ڈرایا تہا وہ صرف اون کی
ناواقفیت تہی - اس ملک کے حال کو وہ نہین جانتے تھے اس سبب سے مجکو یہ دعوی کرنا زیبا ہے
کہ مین نے ہی دوسرون کے لیے راستہ صاف کیا ہے اور اہل یورپ مین سے مین ہی پہلا شخص[۲]

---

[۱] یہ چار کانین یہ معلوم ہوتی ہین (۱) رائل کوٹہ (راول کندہ) (۲) کولور (۳) سومل پور (۴) وہ مقام جو رائل کوٹہ اور
کولور کے درمیان ہے یہ جگہ کہین دمار یا راو رملوارم کے نزدیک ہوگی - اس کان پر کام شاید اوس زمانے مین نہین ہوتا
تہا - چوتہی کا حال کچہہ صاف صاف نہین لکہا - رائل کوٹہ کے پاس دو کانون کا نام لیا ہے - مگر کتاب مین صرف تین
کا ہی بیان ہے - یہ بات کسی طرح سے ثابت ہوتی ہے کہ ہیرے کی کانین اوسوقت اور بہی موجود تہین گو ٹیورنیر صاحب
کو اون کا حال نہ معلوم ہوا ہو - دو دریاؤن کا جو اوس نے ذکر کیا ہے اون مین سے ایک تو دریائے پنار ہے اور
دوسرا پونیو مین ہے - دریائے پنار مین گندی کوٹ سے نیچے کہین جنور کے قرب وجوار مین کان ہے -

[۲] ٹیورنیر صاحب کو یہ نہین معلوم تہا کہ اون سے پہلے جو بیان اور یورپ مین ہوگئے ہین سیزر فریدرک اور میتہولد بیان
اون سے پہلے آئے تھے - ارل مارشل نے انگلستان کی رائل سوسائٹی مین ایک تحریر پیش کی تہی جس مین اونہون نے
بیان کیا تہا کہ سترہوین صدی عیسوی کے شروع مین غالباً سنہ ۱۶۱۰ء مین ایک پرتگال کرور یعنی وجرا کرور کہو گیا تہا جو ضلع بلاری مین
واقع ہے - اوسنے ایک لاکہ پگوڈا ہیرون کی تلاش مین برباد کئے اور کچہہ نہ ملا - آخر اوسنے اپنے کپڑے اور تمام اسباب
بہی بیچ ڈالا اور ہیرون کی امید مین مزدورون کو دیدیا - اب جب اوسکے پاس کچہہ نہ رہا اور اخیر دم تک جو کچہہ تہا وہ (دیکہو صفحہ ۱۰۰)

احمد آباد سے مین سورت کو لوٹا اور وہان سے پہر گولکنڈہ گیا اور پہر ہیرون کی خریداری کے واسطے الماس کی کان کا سفر کیا - تب سورت کو مین لوٹ کر آیا تو فارس کے جانے کا بندوبست کیا - راستے مین ہمیشہ مشکلین پیش آئین - دریا کے سفر مین بڑے خطرون کا سامنا ہوا اگر مین چاہتا تو مین ان خطرون مین نہ پڑتا مگر مین نے دیدہ و دانستہ اونکی کچہہ پروا نکی - کیونکہ جب کبھی مجھے کہین جانے کی ضرورت ہوا کرتی ہے تو مین اون خطرون سے جو خشکی اور تری کے راستون مین پیش آیا کرتے ہین کبھی نہین ڈرتا ہون بے کھٹکے چلا جاتا ہون - فقط

جلد دوم

باب پانزدہم

الماس اور الماس کی کانین اور دریا جہان جہان کہ الماس بر آمد ہوتے ہین اور ٹیورنیر صاحب کا سفر راول[۱] کوٹہ کی کان کو -

تمام جواہرات مین ہیرا سب سے زیادہ قیمتی جواہر ہے - اور اسی کی تجارت مین سب سے زیادہ کرتا ہون اس غرض سے کہ اسکی کیفیت کما حقہٗ مجکو معلوم ہو جاسے مین نے ارادہ کیا کہ تمام اس کی کانون کو دیکہون اور جن دو دریاؤن پر کہ وہ نکلتا ہے اُن مین سے ایک کو تو معائینہ کرون - لوگون نے مجھسے کہا کہ ان

---

[۱] اصل مین راؤل کندہ ہے -

کی عملداری سے آتے ہین - جہانتک کہ مجکو یہان کے باشندون سے معلوم ہوا ہے اوس سے مین کہہ سکتا ہون کہ صرف دو سو برس ہوے کہ رامل کوٹہ کی کان دریافت ہوی ہے - [۵۱]

جہان ہیرے پاے جاتے ہین وہان کے گرد و نواح کی زمین ریتلی ہوتی ہے اور جابجا پتہر کی چٹانین اور جنگل اور کچہہ کچہہ اسطرح کی حالت ہوا کرتی ہے جیسی کہ فانٹین بلو مین ہے -

اِن چٹانون مین شگاف ہوتے ہین کوئی تو نصف انگشت کے برابر اور کوی تمام اونگلی کے برابر چوڑے ہوتے ہین - کان کے مزدورون کے پاس کچہہ لوہے کی سلاخین ہوتی ہین جن کے کنارے خمدار ہوتے ہین - اِن کو وہ اون شگافون مین گہسیٹرتے اور اون مین سے ریت مٹی نکالتے ہین اور برتنون مین ڈالتے ہین اِسی مٹی مین اون کو ہیرے ملا کرتے ہین - یہ شگاف ہمیشہ سیدہے ہی نہین ہوتے بلکہ ٹیڑہے ہوا کرتے ہین پہر کوئی شگاف اوپر کو اور کوئی نیچے کو ہوتا ہے اس لئے کان والے مزدور مجبوراً چٹان کو اسطرح توڑتے ہین کہ شگاف کی سیدہ مین ہی چٹان پہٹے - جب چٹان کا مُنہ کہلجاتا ہے تو اوس مین سے مٹی ریت جو کچہہ ہوتا ہے نکالڈالتے ہین - اور اوسے دو تین مرتبہ دہوتے ہین اور اوس مین ہیرے کو ڈہونڈتے ہین - یہی کان ہے جہان سے نہایت صاف شفاف اور آبدار ہیرے نکلا کرتے ہین - مگر ایک خرابی یہ ہے کہ شگاف مین سے ریت کو بآسانی نکالنے کی غرض سے وہ ایسے زور سے بہاری بہاری کدال مارتے ہین کہ ہیرا تڑق جاتا ہے اور اوس مین بال پڑجاتی ہین یہی وجہ ہے کہ اِس کان سے بہت چہوٹے چہوٹے پتہر نکلا کرتے ہین - کیونکہ جب کان والے پتہر مین کسی قدر بال پڑا ہوا دیکہتے ہین تو اوسکو چیر دیتے ہین یعنی دو ٹکڑے کرڈالتے ہین اور ہماری بہ نسبت وہ اس کام کو بہت اچہی طرح سے جانتے ہین - یہ وہ پتہر ہین کہ جنہین ہم جہوٹا (یا ناقص) کہا کرتے ہین اور جنہین بڑی چمک ہوتی ہے - اگر پتہر صاف ہوتا ہی تو وہ اس سے زیادہ کچہہ نہین کرتے کہ پتہر کو

---

[۵۱] یہ بیان قابلِ اعتبار نہین ہے -

ہون جس نے ان کانون تک فرنگیون کا راستہ کہولا ہے اور وہ مقام اون کو بتا دیے جنکے سوا تمام دنیا مین اور کہین[۵۱] سے ہیرا نہین نکلتا ہے۔

پہلے کان جو ہمنے دیکہی وہ بادشاہ بیجاپور کے علاقہ کرناٹک مین گولکنڈہ[۵۲] سے پانچ منزل اور بیجاپور سے آٹھ منزل ہے۔ اور اس مقام کا نام رامل کوٹہ ہے چونکہ گولکنڈہ اور بیجاپور کے حاکم پہلے شاہانِ مغلیہ کے مطیع اور صرف صوبہ دار سمجھے جاتے تھے اور اب اون سے باغی ہوگئے ہین اس سبب سے پہلے اور نیز اب بھی بعض لوگ یہی کہتے ہین کہ ہیرے شاہان مغلیہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹) مزدورون کو دے چکا تو اوسکا ارادہ ہوا کہ زہر کہا کر مر جاے۔ اور رات کو اپنا کام تمام کرے۔ کہ اوسی روز شام کو ایک مزدور ایک ہیرا لایا جسکا وزن ۲۶ بیگوڈا کے برابر تھا۔ اِس بیگوڈا کا وزن ۵۲ گرین اوس تحریر مین لکھا ہے۔ اس سے وہ ہیرا ۱۳۷۰ گرین یا ۴۲۴ر۷ قیراط کا ہوا۔ مگر بیگوڈا کا صحیح وزن ۵۲ر۵۶ گرین ہے۔ کہتے ہین کہ اسی کان سے ایک ایک سیر کے یعنی ۹۰ اونس یا ۱۰ ½ بیگوڈا یا ۱۳۷۲ر۶ قیراط کے ہیرے برآمد ہوے ہین اور چونکہ کرناٹک کی فتح پر میر جملہ کے قبضے مین یہ کان بہی آگئی تہی اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً وہ نامی ہیرا شاہان مغلیہ کا یہین ملا ہوگا جس کو ٹیورنیر صاحب نے لکھا ہے کہ وہ ہیرا کولور کی کان سے نکلا تھا۔ غرض کہ یہ بنگالی ہیرا لیکر گوا کو گیا۔ اور تلنگی زبان مین ایک پتھر کے تختے پر اس کان کے دریافت ہونیکی یادگار مین کچھ اشعار لکھی کہ جس کا مضمون یہ تھا کہ اپنی مال و اسباب کو بیچو۔ اپنے کپڑے ان کو بیچو۔ اپنے جورو بچون کو بیچو۔ بلکہ اپنے آپ کو بیچکر غلام بنجاؤ غرض کہ جس طرح ہوسکے روپیہ لو اور گرور کی کان کو جاؤ اور جلدی کرو کان مین تلاش کرو تم کو ضرور کچھ نہ کچھ اخیر کو ہاتھ لگ ہی جائیگا‘‘ مگر چونکہ ٹیورنیر صاحب نے اِن حالات کو اظہر من الشمس کر دیا اس سے یہ دعوی اون کا ناموزون نہین معلوم ہوتا۔

[۵۱] اِن کانون کے سوا ہیرے کی اور بہی کانین ہین۔ پنا بندیل کنڈ مین اور سنبہل پور مہانَدی کے کنارے اور ویراگدہ جو آئین اکبری مین بیراگدہ لکھا ہے ایسے مقام تھے کہ جہان سے اوسوقت ہیرے نکلتے تھے۔

[۵۲] صحیح فاصلہ ۲۰۰ میل ہے۔

پتھرون مین بال جو نہین پڑتے اوس کا سبب یہ ہے کہ اون کے پاس ہمیشہ ایک چھوٹا سا لڑکا رہتا ہے جس کے ہاتھ مین ایک بہت پتلا لکڑی کا چمچا ہوتا ہے جس سے وہ تیل اور الماس کا سفوف متواتر ڈالتا جاتا ہے ۔ اور یہ بھی سبب ہے کہ اونکا پہیا ایسا تیز نہین چلتا جیسا کہ ہمارا چلتا ہے کیونکہ لکڑی کا پہیا جس سے فولاد کا پہیا گردش کرتا ہے ۳ فٹ قطر سے کسیقدر زائد کا ہوا کرتا ہے ہندوستانی لوگ پتھر کو ایسی اچھی جلا نہین دے سکتے جیسے ہمارے یورپ مین دیتے ہین اسکی وجہ میرے نزدیک یہ ہے کہ اونکا پہیا ہمارے پہیے کیطرح ہموار اور سیدہا نہین چلتا کیونکہ وہ پہیا فولاد کا بنا ہوتا ہے اور اوس پر کرند لگا کر اوسے گھسنے کے کام کا کرتے ہین اس کرند کی ضرورت ہر روز ۲۴ گھنٹے بعد پڑا کرتی ہے جس لئے اوسے اپنی جگہ سے نکالنا پڑتا ہے جب پھر اوسے لگاتے ہین تو وہ ایسا نہین رکھا جا سکتا کہ ہموار چلے اور جیسے رکھا جانا چاہیئے تھا ۔ اگر اون کا پہیا ایسا لوہے کا ہوتا جیسا کہ ہمارا ہوتا ہے جسمین کرند کی ضرورت نہین ہوتی بلکہ ریتی سے کام دیتا ہے اور اوسے ریتی لگانے کے لئے اپنی جگہ سے ہٹانا نہین پڑتا ہے تو اونکی جلا ہماری جلا سے بہتر ہوتی ۔

یہ مین نے اوپر بیان کیا ہے کہ پہیے کو ہر روز ۲۴ گھنٹے مین ایک مرتبہ کورند لگانا یا ریتنے کرنا پڑتا ہے بلکہ اگر کاریگر سست نہین ہے تو ۱۲ گھنٹے ہی مین کورند لگانا بہتر ہے ۔ کیونکہ جب پتھر چند مرتبہ اوس پر پھر جاتا ہے تو اوس مقام پر جہان ہیرے کو لگتا ہے آئینہ کی طرح چکنا پڑ جاتا ہے اگر پھر اوسکو رند یا ریتی نہ لگائی جاوے تو سفوف اوسمین چڑہتا نہین جب کورند اور ریتی ہوتی ہے تو ایک گھنٹے مین اوس سے زیادہ کام ہو جاتا ہے جتنا پہلے اوسکے نہونے سے دو گھنٹے مین ہوتا اگرچہ بعض بعض ہیرے سخت ہوا کرتے ہین جن مین ایک ایسی گانٹھہ سی ہوتی ہے کہ جیسے لکڑی مین ہوتی ہے مگر ہندوستانی الماس تراش اوس سختی کی کچھہ پروا نہین کرتے ۔ حالانکہ

اوپر تلے وہ ذرہ سنگتراشی کے پہئیے سے چہوا دیتے ہین مگر اوسکو کسی شکل کا نہین بناتے - تاکہ اوسکا
وزن گہٹانا نہ پڑے لیکن اگر کہین چہوٹا سا بال یا کوئی داغ یا کوئی چہوٹی سی سیاہ یا سرخ کنکری
اوسمین ہوتی ہے تو اوسکو کاٹ کر چارون طرف پہل بنا دیتے ہین تاکہ اوسکا عیب دکہائی نہ دے
اور اگر کہین بہت ہی چہوٹا بال ہوتا ہے تو اوسکو ایسا تراشتے ہین کہ وہ بال کسی پہل کے کنارے
مین آپڑے اور اوسمین چہپ جاوے - یہ بہی یاد رکہنا چاہئیے کہ سرخ داغ کی بہ نسبت تاجر سیاہ داغ کو زیادہ
پسند کرتے ہین اس وجہ سے جب کہین سرخ داغ ہوتا ہے تو پتہر کو آنچ دیکر اوسے کالا کر دیتے ہین
مین اس دہوکے کو خوب جان گیا ہون اور جب کبہی اس کان سے ہیرے کے پاس پتہر آتے ہین اور
مین پہل دیکہتا ہون خاصکر جب پہل بہت چہوٹے چہوٹے ہوتے ہین تو مجہے یقین ہوجاتا ہے کہ اس
پتہر مین کہین دہبا یا بال ضرور ہے -

یہان بہت سے لوگ ہیرے تراشنے کا کام کرتے ہین - سب کے پاس فقط ایک فولادی پہیا
جو ہماری رکابی کے برابر ہوتا ہے ہوا کرتا ہے ہر ایک پہئیے پر وہ صرف ایک ہی پتہر رکہتے ہین اور
متواتر اوس پہئیے پر پانی ڈالتے جاتے ہین - یہانتک کہ پتہر مین کا بال معلوم ہوجاتا ہے - جب بال
معلوم ہوگیا تو اوس پر تیل ڈالتے ہین اور ہیرے کا سفوف ڈالنے مین کمی نہین کرتے گو کہ اسمین
بڑا خرچ پڑتا ہے - اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ پتہر خوب تیز چلے - اور وہ لوگ پتہر کو ہماری بہ نسبت
زیادہ وزنی کر دیتے ہین -

مین نے سُنا ہے کہ اونہون نے ایک پتہر کو ۵۰ اسیسہ کے لیور کے برابر وزنی کر دیا تہا -
یہ تو سچ ہے کہ وہ پتہر ہی بڑا تہا کاٹنے کے بعد بہی ۳۰ قیراط کا تہا - وہ چکی بہی ہماری ہی چکی کی مثل
تہی - اوسکے بڑے پہئیے کو چار حبشی گہماتے تہے - ہندوستانیون کی اور ہماری راے ایک سی
نہین ہے وہ اسے نہین تسلیم کرتے کہ وزنی کرنے سے پتہر مین بال پڑجاتے ہین - اون کے

کہیں چھپا نہ سکیں - مگر پھر بھی وہ اپنی ہوشیاری سے آنکھ بچا کے ہیرون[1] کو نگل جاتے ہیں - ایک بڑا سوداگر اور میں ایک روز کان کے اندر گئے - اوس نے مجھے ایک مزدور دکھایا - جو اوسکے ہان برسون سے کام کرتا تھا اور کہا کہ "اس نے ایک مرتبہ ایک ہیرا ایک مینگلن وزن کا جو تقریباً ہمارے دو قیراط کا ہوتا ہے چورا کر اپنی آنکھ کے گوشے میں چھپا لیا تھا - مگر یہ بات معلوم ہو گئی اور اوسی وقت وہ پتھر اوس سے چھین لیا گیا" ان دہوکے بازیون کے دفع کی غرض سے سوداگر دس [۱۰] پندرہ [۱۵] نگران مقرر کر لیتے ہیں وہ دیکھتے رہتے ہیں کہ مزدور کوئی چوری نہ کر لیں -

اگر اتفاقاً کوئی پتھر ایسا ملجاے جس کا وزن سات آٹھ مینگلن کا ہو تو اوسے کان کے مالک کے پاس لیجاتے ہیں وہ اوس لانے والے کو ایک سروپا (خلعت) دیتا ہے جس میں ایک دہوتی تھان پگڑی کے لئے پچیس تیس سول[2] کی قیمت کا اور نصف چاندی کا پیکوڈا اور اگر اس کے ساتھ چانول اور ایک طباق شکر[3] کا بھی دیتا تو ایک پورا پیکوڈا اوس کو

[1] ہندوستانیون میں مشہور ہے کہ ہیرے کے کہانے سے آدمی مرجاتا ہے اس وجہ سے یہ بات تعجب کی معلوم ہوتی ہے کہ مزدور لوگ اسکو نگل جاتے ہون - گارسل مارشل نے رایل سوسائٹی میں ایک مضمون پیش کیا تھا اوس میں لکھا ہے کہ ہیرے میں زہر نہیں ہوتا - ایک کان کہودنے والے نے اوسے کما لیا تھا اور بچ گیا - اور ہیرا اوسے نکال کر بادشاہ بیجاپور یا گولکنڈہ کو جا کر دیا - اور اوسے وہان سے بڑی قیمت اور خلعت ملا تھا -

[2] جس کی قیمت ایک شلنگ ۱۰ ½ پنس سے ۲ شلنگ ۴ پنس تک یا یون کہو کہ ایک روپیہ ۱۴ حالی سے ڈیڑھ روپیہ ۴ تک ہوئے -

[3] جس کی قیمت آٹھ روپیہ حالی کے قریب ہوئے -

ہمارے یورپ والے اوسے دیکھ کر حیران رہجاتے ہین اور اونہین اوس کے تراشنے مین بڑی دقت پڑتی ہے - یہانتک کہ اکثر کاریگر اوسکے تراشنے پر راضی ہی نہین ہوتے - مگر ہندوستانی کچھہ زیادہ دھانگی بے یہ کام کردیتے ہین -

اب کانون کی حالت سنئے - یہان بڑی آزادی اور راستبازی سے کام ہوتا ہے - خریدپر بادشاہ کو دو فیصدی دیتے ہین اور جو تاجر کہ کان کھودنے کی اجازت لیتے ہین اونہین بھی کچھہ ادا کرنا پڑتا ہے - یہ تاجر کان کھودنے والون کی اعانت کی امید پر جو اون مقامات کو بھیجاتے ہین جہان ہیرا نکلتا ہے کوئی دو سو قدم محیط کا رقبہ لے کر پچاس کان کھودنے والون کو اور اگر کام کی جلدی ہوئی تو سو سو مزدورون کو لگا دیتے ہین کام کے شروع ہونے کے دن سے اختتام تک دو پگوڈا[۵۱] ہر روز پچاس آدمیون کے لئے اور اگر سو ہون تو چار سرکار کو دینا ہوتے ہین -

یہ بچارے کان کھودنے والے سال بھر مین صرف تین پگوڈا[۵۲] کماتے ہین یہ مزدور اپنے کام کو اچھی طرح سے کامل طور پر جانتے ہین چونکہ اونکی مزدوری بہت ہی قلیل ہے اس لئے ریت ڈھونڈتے وقت اگر ممکن ہوا تو پتھر کے چھپا لینے مین انہین کچھہ بھی تامل نہین ہوتا - اس وجہ سے تاجر کان کھودنے والون کو سواے لنگوٹی کے کچھہ کپڑا لتا نہین پہننے دیتے تاکہ وہ ہیرون کو

۵۱ ایک پگوڈا آٹھہ روپیہ حالی کے قریب ہوتا ہے -

۵۲ اِس حساب سے اونکی مزدوری دو روپیہ حالی ماہانہ ہوئی - ہندوستان کے شمالی اور مشرقی حصہ مین اب بھی مزدوری کا یہی حال ہے اوس زمانے مین ہمارے ملک کا غلہ باہر ملکون کو نہین جاتا تھا اس وجہ سے یہان کی پیداوار اسی جگہ خرچ ہوتی تھی اور غریبون کو کھانے پینے کی چیزین بافراط ملتی تھین مزدوری سستی تھی -

یہان ایک اور بات بڑے تماشے کی ہے - اِن سوداگرون کے اور نیز اِس جگہ کے اور لوگون کے بہت سے لڑکے[۱] یہان رہتے ہین جن کی عمر دس سال سے لے کر سولہ برس تک کی ہوتی ہے - وہ شہر کے اندر چوک مین ایک درخت کے نیچے ہر روز صبح کو جمع ہوتے ہین ہر ایک کے پاس ہیرون کے تولنے کے بٹ تھیلیون مین کندھون پر لٹکتے رہتے ہین - اور ایک تھیلی دھوتی مین اُسی رتی ہے جسمین پانچ چھ سو طلائی پیگوڈا ہوتے ہین - وہ وہان بیٹھ کر کسی ہیرے بیچنے والے کا انتظار کرتے رہتے ہین - دہان علاوہ اِس کان کے آدمیون کے اور اور کانون سے بھی لوگ ہیرے فروخت کرنے کو لاتے ہین - جب کوئی ہیرا بیچنے لاتا ہے تو وہ اون بچون مین سے بڑے بچے کو جسے سب کا افسر سمجھنا چاہیئے ہیرا دے دیتا ہے - وہ خود اوسے دیکھتا ہے اور پھر اپنے ہمجولی کے ہاتھ مین دے دیتا ہے غرض اسی طرح سے وہ ہیرا دست بدست سب لڑکون کے پاس ہو آتا ہے - اور آخر پھر اوسی بڑے لڑکے کے پاس آجاتا ہے - مگر اِس وقت تک اون لڑکون مین سے کوئی اپنی راے ظاہر نہین کرتا صرف خاموشی سے بیٹھ کر تکا کرتے ہین -

اب وہ ہی بڑا لڑکا قیمت پوچھتا ہے کہ اگر سودا بنے تو خرید لے اور جو اِس نے اتفاقاً قیمت زیادہ دے دی تو وہ اوس کا ذمہ دار ہوتا ہے - شام کو یہ سب لڑکے اون پتھرون کو گنتے ہین جو اونھون نے دن بھر مین خریدے ہین اور پرکھ کر اونہین اونکی آب و تاب وزن اور صفائی کے لحاظ سے جدا جدا کرتے ہین پھر اون کی قیمت لگاتے ہین کہ جتنے کو وہ اونہین دوسرون کے ہاتھ

[۱] ہمارے نزدیک یہ بچے مسلمانون کے ہرگز نہ ہونگے - کیونکہ خود مسلمانون کو تجارت ایک بڑا بوجھ اور ناممکن العمل کام معلوم ہوتا ہے - وہ اپنے بچون سے یہ کام کیون کرائین گے اور اونکو ایسا تجربہ اور ہوشیاری کیونکر آسکتی ہے -

دیا جاتا ہے۔

جو سوداگر کہ کان پر جواہرات کی خریداری کو جاتے ہین وہ وہان جا کر مکانون مین قیام کرتے ہین۔ اور صبح کو دس بجے سے ۱۱ بجے تک کانون کے مالک اپنے ہیرے اونکو دکہانے کو لاتے ہین۔ اِس سے پہلے وہ نہین لاتے کیونکہ بنئے بغیر نہائے دہوئے اور کہانا کہائے گہر سے باہر نہین نکلتے اگر تہیلے بڑے بڑے ہوئے اور اون مین بہت سے پتہر ہوئے کہ جنکی قیمت دو ہزار[۵۱] سے لے کر پندرہ سولہ ہزار ایکیس تک کی ہو تو وہ اونہین چہوڑ جاتے ہین۔ اور باہر کے سوداگرون کو سات آٹھ روز کے لئے بلکہ اِس سے بہی زیادہ دنون کے لیئے سپرد کر جاتے ہین تاکہ وہ اوسے خوب دیکھ بہال کر جانچ لین۔ جب سوداگر ہیرون کو جانچنے کے بعد واپس کر دیتے ہین۔ اگر سوداگر کی مرضی اون کے خریدنے کی ہوئی تو اوسی وقت قیمت ٹہیر جاتی ہے نہین تو پتہرون کا مالک اونہین اپنی دہوتی کے کونے یا رومال مین باندہ کر چلا جاتا ہے پہر وہ پتہر کسی کو دیکہنے کو نہین ملتے۔ ہان ایسا تو ہوتا ہے کہ اگر وہی پتہر والا اور پتہر لائے تو اوسمین اونہین بہی ملا لاتا ہے۔ جب قیمت کا تصفیہ ہو گیا تو خریدار صراف کو جو ہنڈوی کا لین دین کرتا ہے۔ جا کر بتا دیتا ہے اگر تاجر نے تین چار روز مین روپیہ دینے کا وعدہ کیا اور اوس سے زیادہ دیر ہو گئی تو ۱½ فیصدی فی ماہ سود دینا ہوتا ہے جب سوداگرون کا اعتبار ہو جاتا ہی تو اکثر ایسا ہوتا ہی کہ آگرہ کو یا گولکنڈہ یا بیجاپور پر ہنڈی لکہالی جاتی ہے۔ مگر ان مقامات سے سورت کی ہنڈی زیادہ پسند کرتے ہین۔ کیونکہ وہ ہندوستان کا نہایت مشہور بندرگاہ ہے اور تجار وہان سے اقسام اقسام کے اجناس خریدتے ہین کیونکہ اونکے مطلب کی چیزین دور دور کے ملکون کی یہان بکثرت دستیاب ہو جاتی ہین۔

[۵۱] ۔ ۱۵۰ پونڈ سے لے کر ۲۰۰۰ پونڈ تک یعنی ۱۵۰۰ حالی روپیہ سے لے کر ۲۰۰۰۰ روپیہ تک ۔

نکلا تھا کہ اسی وقت اس نے مجھے پھر بلایا - اور کہا کہ مین نے آپ کو یہ جتانے کے لیے تکلیف
دی ہے کہ آپ کسی بات کا خوف نہ کیجیے گا بے فکر رہیئے اور چین سے پیر پھیلا کر سوئیے
اور اپنی تندرستی کی حفاظت رکھیے - ہان مین یہ کہنا بھول گیا تھا - آپ ذرا اسکی بھی احتیاط
رکھیے کہ بادشاہ کے ساتھ دغابازی نہ کی جائے ۲۰ فیصدی خرید پر سرکاری حق ادا کرنے
مین کوتاہی نہو - بعض مسلمان بیانات کات پر اسکے سوداگرون اور ہندی والیت سے مل گئے اور دس
بیس ہزار پگوڈا کی خریداری جواہرات کی بابت کی حالانکہ اونھون نے پچاس ہزار پگوڈا کا
مال خریدا تھا - آپ ایسا نہ کیجیے گا - پھر مین نے اپنی خریداری شروع کی اور دیکھا کہ وہان بہت
اچھا فائدہ ہے - گولکنڈہ کی بہ نسبت بیس فیصدی کا نفع تھا - [illegible]
کوئی بڑا ہیرا ابھی ملتا تھا -

ایک روز شام کو ایک بنیا چیتھڑے لگائے ہوئے میرے پاس آیا - [illegible]
پگڑی اور بدن پر فقط ایک دھوتی کے سوا اور کچھ نہ تھا وہ منکسرانہ صورت [illegible] میرے پاس آ
بیٹھ گیا - اس ملک مین لباس پر کوئی توجہ نہین کرتا - ایک شخص جسکے پاس فقط [illegible] کی
ایک دھوتی ہو ایسا امیر ہوتا ہے کہ تعجب نہین اوسکے پاس ہیرون کی ایک پوٹلی بھری ہو - میں
بنیون سے بڑے اخلاق سے ملا کرتا تھا - کچھ دیر بیٹھ کر اوس نے مترجم کے ذریعہ سے
مجھ سے پوچھا کیا آپ لعل و یاقوت لینا چاہتے ہین مترجم نے اوس سے کہا کہ وہ مجھے دکھاسکتے
اس پر اوس نے اپنی دھوتی مین سے ایک پوٹلی نکالی جو بہت سے چیتھڑون مین بندھی ہوئی
تھی - اوسکے اندر بیس انگوٹھیان نکلین جن مین یاقوت جڑے ہوئے تھے - جب مین نے
اونھین دیکھا تو کہا کہ یہ چھوٹے پتھر ہین مجکو بڑے چاہئین - مگر مجھے یاد آیا کہ ایک بیگم نے مجھسے اصفہان
مین فرمایش کی تھی کہ ایک سوا لکھو کی ایک انگوٹھی یاقوت کی میرے واسطے لیتے آنا اسواسطے

فروخت کر سکتے ہین اور اس سے وہ خرید اور فروخت کی قیمت کا اندازہ کر لیتے ہین پھر وہ بڑے بڑے سوداگرون کے پاس لیجاتے ہین جنکے ہان جواہرات کا لین دین ہوتا ہے اور جن سے وہ مقابلہ کر کے اونکو جانچتے ہین اب جو کچھ نفع ہوتا ہے وہ ان سب لڑکون مین تقسیم ہوتا ہے البتہ اس بڑے لڑکے کو ½ فیصدی زیادہ ملا کرتا ہے -

گو کہ ان کی عمر چھوٹی ہوتی ہے - مگر ان کو جواہرات کی پرکھ ایسی بلا کی ہوتی ہے کہ اگر کوئی اون مین سے اپنے خرید سے بڑے پتھر کو ½ فیصدی کم پر فروخت کرنا چاہے تو دوسرا اوسی وقت قیمت نقد دے کر خرید لیتا ہے - بہت ہی کم ایسا ہوتا ہے کہ اگر آپ اونہین ایک تھیلی دیدین جو ہیرون کی بھری ہوئی ہو تو وہ اون مین سے چار یا پانچ پتھر الگ نکالدین کہ جنمین کوئی بال یا کوئی کنکری یا کوئی اور عیب وغیرہ کسی بات کا ہونے پر ہو -

یہ بھی کہنا ضرور ہے کہ یہ ہندوستانی غیر ملک والون کی بڑی توقیر کرتے ہین تمام سوداگران گولکنڈہ کی نسبت مین وہ فرنگی کے نام سے مشہور تھا - تون ہی مین اس کان پر پہنچا تو سب سے پہلے صوبہ دار کے پاس گیا جو بادشاہ بیجاپور کی طرف سے یہان کا حاکم ہے یہ ایک مسلمان شخص ہے - وہ مجھسے بغلگیر ہو کر ملا - اور میرے آنے سے بہت خوشی ظاہر کی - چونکہ گولکنڈہ اور بیجاپور کے کانون پر نئے پگوڈا[۵] مین جو سونے کے ہوتے ہین لین دین ہوتا ہے اوسے یقین ہو گیا کہ میرے پاس ضرور سونا ہوگا اور اوسے مین حفاظت کے لئے اپنے مکان مین رکھون گا - اور وہ صوبہ دار اوس تمام چیز کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا جو میرے پاس ہے - اس لئے اوس نے اون نوکرون کے سوا جو میرے ساتھ تھے چار اور نوکر تعینات کئے اور اونہین حکم دیا کہ میرے مال و اسباب کی شب و روز نگرانی کرین اور جو مین کہون اوسکی تعمیل کرین ابھی مین اوس سے ملاقات کر کے باہر

---

۵ یہ پگوڈا ۹ شلنگ کا اور ۳ ½ کلدار کا ہوتا ہے - اب کے بھاؤ سے آٹھ روپیہ حالی کا ہوا -

مین جہان وہ رہتے ہین سب کے سب چلے جاتے ہین کوئی تو اپنے تقضاے حاجات بشری کے لئے اور نہانے دہونے کے واسطے اور کوئی اپنے پنڈتون کے پاس اپنی پوجا پاٹ کرنے کے لیئے جاتا ہے مگر بینئے نے مجھے وہ وقت بتایا جسوقت باہر کوئی نہین ہوتا تاکہ کوئی ہمین دیکھنے نہ پاوے تو مین اوسی وقت اوسکی تلاش مین گیا اور اوسکی مُنہ مانگی قیمت بھی ساتھ لیتا گیا۔ لیکن دو سو پگوڈا الگ رکھ لیئے۔ آخر مین مول تول ہونے کے بعد مین نے ایک سو پگوڈا اوسے اور دیدیے۔ جب مین **سورت** واپس گیا تو مین نے یہ ہیرا ایک ڈچ کپٹن کے ہاتھ بیچا۔ اور خوب نفع وصول کیا۔

اِس پتھر کے خریدنے کے تین روز بعد میرے پاس **گولکنڈہ** سے ایک شخص آیا جسے ایک حکیم لوئیٹ نے میرے پاس بھیجا تھا۔ اِس لوئیٹ کو مین **گولکنڈہ** مین اسلئے چھوڑ آیا تھا کہ وہ ہیرا روپیہ وصول کرکے اپنے پاس رکھے اور اگر صراف روپیہ چاندی کے سکّے مین دے تو اوسے طلائی پگوڈا مین بندھوا لے روپیہ وصول کرنے کے بعد لوئیٹ مرض الموت مین گرفتار ہو کے چند روز مین جان بحق تسلیم ہوا۔ اِس چٹھی مین جو اوس نے آدمی کے ہاتھ بھیجی تھی اپنی بیماری کا حال لکھا تھا۔ اور تحریر کیا تھا کہ مین نے روپیہ وصول کرکے تھیلیون مین سر بمہر آپکے گھر مین رکھدیا ہے۔ مین اِس مہلک مرض مین دو روز سے زیادہ نہین زندہ رہ سکتا بہتر ہے کہ آپ جلد آئیے مجھے آپ کے نوکرون کا اعتبار نہین ہے جنہین آپ یہان چھوڑ گئے ہین۔" اِس خط کے پہنچتے ہی مین فوراً صوبہ دار کے پاس رخصت ہونے کو گیا۔ اوسے اس سے بڑا تعجب ہوا مجھسے پوچھا کہ کیا آپ سب روپیہ خرچ کر چکے۔ مین نے کہا کہ مین نے ابھی آدہا بھی نہین خرچ کیا۔ بیس ہزار[سلہ] پگوڈا سے زیادہ باقی ہے۔ تو اوس نے

سلہ آٹھ ہزار پونڈ۔ جسکے ایک لاکھ ساٹھ ہزار حالی روپیہ ہوئے۔ اِس سے ٹیونیر صاحب کے (دیکھو صفحہ ۱۱۲)

مین نے اوس سے ایک انگوٹھی تقریباً ۸۰۰ فرنیک مین لے لی - مین یہ جانتا تھا کہ اوسکے نزدیک اِس انگوٹھی کی قیمت ۳۰۰ فرنیک کی تھی مگر مین نے دیدہ ودانستہ اوسے سو فرنیک اِس غرض سے زیادہ دیدیئے کہ وہ میرے پاس صرف انہین یاقوتون کے بیچنے کے واسطے نہین آیا تھا - بلکہ اوس کے انداز سے پایا جاتا تھا کہ وہ کوئی بڑی چیز مجکو دکہانا چاہتا ہے اور اوس کا مطلب ہے کہ مین اور میرا مترجم اکیلے ہون تو وہ مجکو وہ چیز دکہائے - چونکہ مسلمانون کی نماز کا وقت آگیا تھا صوبہ دار کے تینون ملازم تو نماز پڑہنے چلے گئے - چوتھے کو مین نے بازار سے روٹی لانے کے لئے بھیجدیا - اور وہ وہان سے بہت دیر مین آیا - کیونکہ یہان کے لوگ سب بت پرست ہین جانورون پر اِن کی زیادہ گزراوقات ہے روٹی نہین کہاتے - اِس لیئے جب کسی کو روٹی کی ضرورت ہوتی ہے تو اوسے بڑی دور بادشاہ **بیجاپور** کے قلعہ مین جہان مسلمان رہتے ہین جانا پڑتا ہے اب بنیئے نے دیکہا کہ مین اور مترجم رہ گئے ہین تو اوس نے چپکے چپکے اپنی پگڑی اوتاری اور چُٹیا کھولی جو یہان کے دستور کے بموجب اوسکے سر پر لپٹی ہوئی تھی - مین نے اوسکی چُٹیا مین ایک چیتھڑا دیکھا جس مین ایک ہیرا ۴۸ ½ قیراط وزن کا چھپا ہوا تھا - اِس ہیرے کی آب وتاب بہت اچھی تھی تین چوتھائی تھر صاف تھا صرف ایک بال تھا جو کچھہ دور اندر تک گیا ہوا معلوم ہوتا تھا - باقی ایک چوتھائی حصے مین بال در سرخ داغ بہت سے تھے -

جب مین اوس کو بغور جانچنے لگا تو اوس نے دیکھ کر کہا کہ آپ اِس وقت تکلیف نہ کیجیے کل صبح کو فرصت کے وقت تنہائی مین دیکھیے گا مین پہر دن چڑھے شہر کے باہر جاؤن گا آپ اگر خریدنا چاہتے ہین تو وہان آ ئیے اور قیمت بھی ساتھ لیتے آ ئیے - پھر اوس کی قیمت بھی اوس نے بتادی یہان یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بنیئے عورت مرد پہر دن چڑھے شہر وقصبہ

پتھر لائے اور ایک دو گھنٹے کے عرصے مین بیس ہزار پیگوڈا کا مال مینے مول لے لیا۔جب خرید و فروخت ہوچکی اور روپیہ دے دیا گیا تو اونسنے تاجرون سے کہا چونکہ آپ کو ایک بڑے ایماندار آدمی سے لین دین کا اتفاق ہوا ہے اسلیئے چاہیئے کہ آپ کوئی اپنی یادگار اوسے دین۔ اونہون نے مجھے اپنی خوشی سے ایک ہیرا دیا جس کی قیمت تقریباً سوا ایک سو[ف۱] ہو گی۔ یہہ صوبہ دار نے بھی مجھے ایک پگڑی اور ایک کمر کا پٹکا عنایت کیا۔

ایک اور تعجب کی بات مجھے لکھنی ہے۔ہندوستان کے آدمی مسلمان ہون یا ہندو اپنے مال و اسباب کو ایک عجیب و غریب طرز سے فروخت کیا کرتے ہین۔کوئی مطلق نہین بولتا اور لین دین سب ہوجاتا ہے۔ دو (یورپ کے) درزیون کی طرح بایع و مشتری آمنے سامنے بیٹھتے ہین۔ اون مین سے کوئی اپنا پٹکا کمر سے کھولتا ہے اور فروشندہ خریدار کا دہنا ہاتھ پکڑ کر اپنا اور اوس کا ہاتھ کپڑے کے نیچے چھپاتا ہے اور بہت سے تاجرون کے روبرو جو کبھی کبھی اسی طرح بیٹھے اور مشغول ہوتے ہین بغیر اسکے کہ کسی کو ذرا بھی خبر ہو چپ چاپ بایع اور مشتری مین قیمت کا تصفیہ ہوجاتا ہے کیونکہ بایع مشتری سے نہ تو زبان سے کچھ کہتا ہے اور نہ آنکھ سے اشارہ کرتا ہے بلکہ وہ ہاتھ ہی ہاتھ مین باتین کر لیتے ہین۔جب بایع خریدار کا پورا ہاتھ پکڑے تو گویا اوسکی مراد یہہ ہے کہ وہ ایک ہزار مانگتا ہے اور جتنی مرتبہ کہ وہ ہاتھ کو دبا دے اوتنی ہی مرتبہ ہزار ہزار روپیہ یا پیگوڈا جس کا لین دین ہو بڑھتے جاینگے۔جب وہ پانچ اونگلیان پکڑے تو پانسو اور جب ایک پکڑے تو سو سمجھنا چاہیئے۔اگر انگلی بیچ کی پور تک نصف پکڑی جاے تو پچاس اور جب انگلی کی ایک پور پکڑے تو اوس سے دس مراد ہوتی ہے بس ان ہی معمون مین ہندوستانی اپنی خرید و فروخت کر لیا کرتے ہین۔اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ

[ف۱] ۲۲ پونڈ ۱۰ شلنگ یا ۲۵۰ روپیہ حالی۔

نے مجھسے پوچھا کہ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ مین آپ کو کچھہ جواہر مول دلوا دون - اگر آپ میری معرفت مول لینگے تو آپ کو ہرگز نقصان نہ ہوگا - پھر اوس نے مجھہ سے دریافت کیا آپ نے کتنے کا مال خریدا ہے اگرچہ اوس کو اِس بات کی سب خبر تھی کیونکہ جو لوگ کچھہ فروخت کرتے تھے اون کا فرض تھا کہ ہاکر اوسے اطلاع دین تاکہ خریدار سے وہ دو فیصدی حق شاہی وصول کرے غرض جو کچھہ مین نے خریدا تھا وہ اوسے دکھا دیا اور قیمت بھی بتا دی - میرا بیان اوس بنیئے کی کتاب کے موافق ہوا جو حق شاہی وصول کیا کرتا تھا - اور اسی کے ساتھہ مین نے حق شاہی دو فیصدی بھی ادا کر دیا - اس پر اوس نے کہا کہ فرنگی لوگ بڑے ایماندار ہوتے ہین - لیکن اِس بات کا اوس کو اوس وقت اور بھی یقین ہو گیا جب مین نے اوس کو وہ پتھر ۴۸ ½ قیراط کا دکھایا اور کہا کہ یہ خرید بنیئے کی کتاب مین نہین ہے - اور شہر مین اِسکے خریدنے کی کسیکو بھی خبر نہین ہے اگر مین نہ کہتا تو آپ کو بھی کسیطرح معلوم نہین ہو سکتا تھا - مین یہ نہین چاہتا کہ سرکاری محصول کے ادا کرنے مین دغابازی کرون - اس پتھر[له] کی قیمت پر جو سرکاری حق چاہئیے موجود ہے لے لیجیے " اِس پر صوبہ دار ششدر رہ گیا - اور لوگون سے اِس کیفیت کو بیان کرکے کہا کہ "سب کو ایسا ہی کرنا چاہئیے " اوس نے میری بڑی تعریف کی اور کہا کہ " ایمانداروں کا یہی کام ہے - کسی مسلمان یا ہندو سوداگر کو اگر یہ علم ہو کہ اِسکی خریداری کا حال کسی کو معلوم نہین تو کبھی ایسا نہین کرنے کا " پھر اوس نے وہان کے بڑے بڑے سوداگرون کو بلایا - اور ساری کیفیت بیان کرکے کہا جو اچھے سے اچھے پتھر تمہارے پاس ہین لاکے دکھاؤ - چنانچہ تین چار آدمی اون مین سے اپنے اپنے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۱) مقدور کا حال معلوم ہوتا ہے - مگر یہ بھی یاد رہے کہ اوس کے پاس بہت سا روپیہ اون عمدہ دارون کا بھی تھا جنہون نے کمیشن کے وعدے پر اوسے خرید کیلئے دیا تھا -

[له] ٹیورنیر صاحب نے اِس ہیرے کی قیمت کا حال بالکل نہین لکھا حالانکہ ہر جگہ وہ اونکی قیمت لکھدیا کرتے ہین -

یہ دریا اون کی سرحدون پر ہے -

ہر روز شام کو تمام کشتیبانون کو دونون طرف اپنے اپنے نائب صوبہ دارون کے پاس بھیجکر جو ہر طرف پاڑ باڑ کو سس پر رہتے ہین اطلاع دینی پڑتی ہے اور صحیح صحیح بتانا ہوتا ہے کہ آج کس قدر آدمی اور جانوران بار برداری اور اسباب دریا پر سے ادہر اودہر کو گیا یا آیا -

جب مین گولکنڈہ پہنچا تو لوٹ حکیم کو مرے ہوئے تین دن گذر چکے تھے اور جس مکان مین کہ مین اوسے چھوڑ گیا تھا اوس پر توڑا پڑا تہا اور دو مہرین لگادی گئی تہین - ایک مہر تو قاضی کی تھی یہ ایسا حاکم ہے کہ جیسا ہمارا چیف جسٹس ہوتا ہے اور دوسرے شاہ بندر کی تہی کہ وہ شہر کی خرید و فروخت کا نگران ہے - ایک کوتوالی کا عہدہ دار اور وہ میرے نوکر جنہین مین لوٹ کے پاس چھوڑ آیا تہا میرے مکان کے دروازے پر نگرانی کے لئے موجود تھے جون ہی مین پہونچا فوراً ہی قاضی اور شاہ بندر کو اطلاع دی گئی - جنہون نے مجھے اپنے پاس بُلایا -

جب مین قاضی کے پاس گیا تو سلام کے بعد اوس نے پوچہا کہ مکان مین لوٹ متوفی جو روپیہ چھوڑ مرا ہے کیا وہ آپ کا ہے - اگر آپ کا ہے تو اوس کا ثبوت کیا ہے - مین نے کہا کہ اس سے بڑہکر اور کیا ثبوت ہوگا - کہ صراف کو مین نے ہی ہنڈوی دی تہی - اور میرے جانے کے بعد اوس نے لوٹ متوفی کو میرے ہی حکم سے روپیہ دیا تہا - اور مین نے متوفی مذکور سے کہہ دیا تہا کہ اگر صراف روپیہ چاندی کے سکے مین دے تو وہ اوسے سونے کے پگوڈا مین بدلوا لے اور میرے پاس بھیجدے - جب مین نے یہ جواب دیا تو قاضی نے اون دونون صرافون کو تصدیق کے لیئے طلب کیا جنہون نے میری ہنڈی کا روپیہ ادا کیا تہا جب اونہون نے میرے بیان کی

ایک ہی جگہ ایک ہی پوٹلی پانچ پانچ چھہ چھہ بار فروخت ہوجاتی ہے اور لطف یہ ہے کہ وہان کتنے ہی آدمی کیون نہون مگر کوئی نہین بتا سکتا کہ وہ ہر مرتبہ کتنے کو فروخت ہوئی تھی - وزن کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص چھپ کر کسی چیز کو مول نہ لے تو اوسے اوس مین دہوکا نہین ہوتا کیونکہ ہیرے کو اگر کوئی سب کے سامنے مول لے تو ایک شخص جو بادشاہ کی طرف سے مقرر ہے اوسے تول دیتا ہے اور کسی سے اوس تولنے کی اجرت نہین لیتا جب وہ کہتا ہے کہ اِس ہیرے کا یہ وزن ہے تو بایع اور مشتری دونون اوسے تسلیم کر لیتے ہین کیونکہ اوسے کسی کی طرفداری سے کچھہ سروکار نہین -

جب کان پر میرے قیام کی مدت ختم ہوگئی تو صوبہ دار نے چھہ سوار میرے ساتھ کئے تاکہ وہ مجھے اوس ملک سے بحفاظت تمام پہونچا دین جو اوسکے علاقے مین تھا اوسکا علاقہ اوس دریا[۱] تک تھا جو بیجاپور اور گولکنڈہ کی عملداری کی سرحد ہے اِس دریا سے پار ہونا بہت مشکل ہے کیونکہ ایک تو اوسکا پاٹ بڑا دوسرے گہرا اور اس پر طرہ یہ کہ پانی بہت تیزی سے بہتا تھا - پھر یہان نہ پل تھا اور نہ کشتی - اِس دریا سے اوسی طرح عبور کرتے تھے جیسے کہ مینے اوپر بیان کیا ہے - گاڑی گھوڑے مویشی اور اسباب اور آدمیون کے دریا سے پار ہونے کے سب وہ ہی طریق تھے جو ہندوستان کے اور دریاون پر ہوتے ہین -

بید کی شاخون کی دس بارہ فیٹ قطر کی جیسا ہمارا ہیمپر (ٹوکرا) ہوتا ہے - ایک چیز ہوتی ہے جسکے آس پاس آدہوڑی منڈہی ہوتی ہے اِس سے ناو کا کام لیتے ہین - ابھی مین اِسکی کیفیت بیان کر چکا ہون کہ مسافر یہان کیسے اپنا بندوبست کرتے ہین - یہ ممکن ہے کہ یہان اچھی کشتیان اور پل بنا دیے جائین - مگر شاہانِ گولکنڈہ و بیجاپور ایسا نہین ہونے دیتے کیونکہ

[۱] دریاے کشنا جو بہتا ہے گولکنڈہ اور بیجاپور کی عملداریون کے وسط مین تھا -

نی زبان مین کانی اور فارسی زبان مین کولور[51] کہتے ہین -
وہ ایک بڑے شہر کے قریب اوسی دریا[52] پر ہے جس پر سے مین دوسرے کان سے آتے

---

[51] ٹیورنیر صاحب نے جو اس کان کا راستہ باب یازدہم جلد اوّل اور باب ہیزدہم جلد دوم مین لکھا ہے اوسکے بموجب اس کا پتا مل گیا ہے - جان کرنل میکنزی کے ایک قلمی نقشے کے بموجب سنہ ۱۷۹۰ء مین ایک کان تھی - ولیم میتھولڈ سنہ ۱۶۲۲ء کے قریب اور اور دو یوروپین کے ساتھ موسلی پٹم سے ہیرے کی کانون کو گیا تھا - وہ لکھتا ہے کہ "ایک بڑے پہاڑ کے دامن مین ایک کان ہے جو کشنا سے بہت دور نہین ہے" کان کھودنے والون کی بستی کان سے دو میل پر ہے اور موسلی پٹم سے ۱۰۸ - انگریزی میل یا ۲۴ کوس ہے ولیم میتھولڈ اور ٹیورنیر کا کولور کے ہیرے کی کان اور اوسکی کارروائی کا بیان بجز مسافت کے اور سب باتون مین ایک دوسرے سے ملتا ہوا ہے - ٹیورنیر نے ۳۶ کوس یا ۷۲ میل موسلی پٹم سے فاصلہ بتایا ہے مگر صحیح فاصلہ ۱۰۰ میل ہے ولیم میتھولڈ نے لکھا ہے کہ گولکنڈہ سے کان ۲ کوس ہے اور پھر لکھا ہے کہ کان کھودنے والون کی جو چند روز سے ایک بستی ہوگئی ہے - اور جس مین ایک لاکھ آدمی رہتے ہین وہ اس کان سے دو میل ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے بیان مین کچھ غلطی ہے - کولور کے مقام پر ان مزدورون کے مکانات کے کھنڈر اور کان کھودنے کے آثار اب تک بخوبی دکھائی دیتے ہین ولیم میتھولڈ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کانون سے بادشاہ کی سالانہ آمدنی تین لاکھ پیگوڈا یا ایک لاکھ بیس ہزار پونڈ یا ۱۲ لاکھ حالی روپیہ ہوتی تھی - اور ایک مرتبہ یہ کانین بند بھی کردی گئی تھین کیونکہ بادشاہ مغلیہ نے گولکنڈہ سے ایک وسے یعنی ۳ پونڈ اچھے ہیرے طلب کئے تھے -

[52] دریاے کرشنا -

تصدیق کی تو قاضی نے اپنے نائب کو حکم دیا کہ جا کر مکان کے دروازے کھولے اور دیکھے کہ تھیلیون پر مہرین ٹھیک لگی ہین یا نہین چنانچہ وہ آیا اور اوسنے حکم کی تعمیل کی - اور جب تک کہ میرے بیان سے اوسے کامل اطمینان نہوا وہ میرے پاس موجود رہا جب مین نے ہر چیز ٹھیک بتائی تو وہ چلا گیا - اور مجھے بھی قاضی کے پاس لے گیا - جہان مین نے اونہین اپنے مال کے پورے ہونے کی اطلاع دی - اور اسقدر تکلیف کا شکریہ ادا کیا - اور ایک کاغذ پر جو اونھون نے فارسی مین لکھا تھا اس امر کے دستخط کر دیئے کہ میرا مال کچھ ضائع نہین ہوا -

اس کے بعد نائب نے مجھسے کہا کہ لوٹ کی تجہیز و تکفین کا اور تورا انگانے کا خرچ اور اوس عہدہ دار کی اجرت جو دروازے پر پہرے کے لیئے مقرر تھا آپ کو دینی ہوگی اور ان کل مصارف کی بابت صرف نو روپیے مجھسے طلب کیئے جو ہمارے ۴ $\frac{1}{2}$ ۵ - ایکو کے برابر تھے اگر یورپ کے ملک مین ایسا اتفاق ہوتا تو اسمین بہت سے مقامات ایسے ہین کہ جہان اس آسانی سے چھٹکارا ہرگز نہین ہوسکتا تھا -

باب شانزدہم

ٹیورنیر صاحب کا دوسری کانون کو جانا اور ہیرونکی تلاش کے طریقون کا بیان

گولکنڈہ سے مشرق کو سات منزل پر ایک اور الماس کی کان ہے جسے اوس ملک

ـــــــــ

ـلہ ایک پونڈ ۴ پنس (انگریزی)

جو اب تک بھی وہان سے اس کثرت سے نکلتے ہین کہ کہین اونہین نکلتے - مین نے خود دیکھا ہے کہ ۱۰ قیراط سے لے کر ۴۰ قیراط تک بلکہ اس سے بھی زیادہ وزن کے پتھر وہان سے نکلے ہین - اسی کان سے وہ بڑا ہیرا[۵۱] بھی نکلا ہے جو تراشنے کے قبل ۹۰۰ قیراط کا تھا اور جسے **میر جملہ نے اورنگ زیب** کو نذر دیا تھا - جس کا ذکر مین نے دوسری جگہ اسی کتاب مین لکھا ہے -

لیکن اگرچہ کولور کی کان بڑے ہیرون کے ملنے کے باعث ایک عمدہ کان سہے مگر افسوس ہے کہ یہان کے پتھر صاف و شفاف نہین ہوتے - اوس کی جھلک مین اوس زمین کا اثر ہوتا ہے جہان سے وہ نکلتے ہین اگر زمین دلدل اور پانی کی ہے تو پتھر سیاہی مائل ہوتا ہے اور اگر سرخ ہے تو سرخی مائل - اور اسی طرح جو زمین کی حالت پہاڑ اور شہر کے وسط مین ہوتی ہے اسی کے مطابق کبھی زردی مائل کبھی سبزی مائل ہوتا ہے - ان ہیرون مین اکثر یہ بات بھی دیکھی گئی ہے کہ جب اون کو تراشتے ہین تو اون پر ہمیشہ ایک قسم کی چکنائی معلوم ہوتی ہے جسکے پونچھنے کیواسطے رومال لیجانے کی ضرورت ہے -

یہ بھی یاد رہے کہ یورپ مین ہم لوگ پتھر کو جب اس کی جلا نہوئی ہو تو دن مین جانچا کرتے ہین اور پتھر کی آبداری اور بال وغیرہ دن کی روشنی مین دیکھ لیتے ہین مگر ہندوستانی ایسا نہین کرتے - وہ دن کی جگہ رات مین جانچتے ہین - دیوار مین وہ ایک فٹ مربع کا طاق بناتے ہین اوس مین ایک بڑی بتی کا چراغ جلاتے ہین پھر ہیرے کو دو انگلیون مین پکڑ کر اوسکی روشنی مین اوسکی آب و صفائی کو دیکھتے ہین - پتھر کا سب سے برا پانی آسمانی رنگ کا سمجھا جاتا ہے لیکن جب تک

---

[۵۱] میر جملہ نے یہ ہیرا شاہجہان کو دیا تھا نہ اورنگ زیب کو - دوسری جگہ اس کا وزن ٹیورنیر نے ۹۰۰ رتی لکھا ہے نہ قیراط -

وقت اوترا تھا - اس شہر سے ۱½ کوس پر بڑے بڑے پہاڑ ہین جو ایک دوسرے کو قطع کرتے ہین - ان پہاڑون کے اور شہر کے درمیان ایک میدان ہے اور یہین یہ کان ہے جہان سے ہیرے نکلتے ہین پہاڑون کے قریب جس قدر زیادہ جاکر تلاش کرو اوسی قدر بڑا پتھر دستیاب ہوتا ہے لیکن جب زیادہ بلندی پر جاؤ تو کچھ بھی نہین ملتا -

سو برس ہوسے کہ یہ کان اس طرح دریافت ہوئی ہے - کہ ایک غریب آدمی کو جو جوار بونے کے لیئے زمین کھود رہا تھا ایک پتھر قریب قریب ۲۵ قیراط کے وزن کا دکھائی دیا - چونکہ ایسا خوبصورت پتھر کبھی نہین دیکھا تھا اوس نے تعجب کی نظر سے اوسے اوٹھا لیا - اور گولکنڈہ کو لے گیا خوش قسمتی دیکھیے کہ ایک ایسے جوہری کو دکھایا جو ہیرون کا لین دین کرتا تھا - وہ اتنا بڑا بھاری ہیرا دیکھ کر نہایت متعجب ہوا کیونکہ اس سے پیشتر[۵۱] دس بارہ قیراط سے زیادہ وزن کا ہیرا کسی نے نہین دیکھا تھا - پھر اس تاجر نے دیہاتی سے اوس مقام کو خوب دریافت کیا جہان سے کہ اوس نے اس ہیرے کو پایا تھا -

اس کان کے دریافت ہونیکی اس تمام ملک مین بہت جلد شہرت ہوگئی یہان تک کہ بعض دولتمندون نے وہان جاکر کان کھودنے کا کام بھی شروع کر دیا - اور بڑے بڑے پتھر نکلوائے

۵۱ یہ بیان بالکل غلط ہے - ٹیورنیر کو حال معلوم نہ تھا - مگر یہ ممکن ہو کہ اوس جوہری نے کبھی ایسا بڑا ہیرا نہ دیکھا ہو اور نہ سنا ہو

۵۲ بہت بڑے ہیرے کرور ضلع بلاری کی کان سے نکلے ہین جہان سے کہ ایک ایک سیر کا ہیرا برآمد ہوا ہے ٹیورنیر کو اس کان کا حال دریافت نہوا - مگر میر جملہ نے اس پر ۱۶۴۲ء مین قبضہ کر لیا تھا - کولور کی کان سے پتھر ایک منگلین سے لیکر پانچ پانچ چھہ چھہ منگلین تک بلکہ بعض بعض دس دس پندرہ پندرہ اور بیس بیس منگلین کے نکلے ہین - مگر چونکہ یہ اوس زمانے مین قریب الختم ہوگئی تھی اس لیئے بادشاہ نے ملولی یا ملاولی یا مولوی میتا کان کھودنے کی اجازت ۱۶۷۳ء مین دیدی تھی -

پہلے سے تیار کر رکھا تھا ملکر کھاتے ہین کام کے شروع مین اس ضیافت کا منشاء یہ ہے کہ عورت
و مرد باہمت ہوکر مالک کا کام ایمانداری سے کرین - اس دعوت مین چانول زیادہ ہوتے ہین
جو برہمن اون کو تقسیم کردیتا ہے - کیونکہ یہ بت پرست ان برہمنون کے ہاتھہ کا کھالیتے ہین اونمین
بہت سے ایسے بھی بیہودہ خیالات کے نکلتے ہین کہ وہ اوس کھانے کو بھی نہین کھاتے جو
خود اُن کی عورتین پکاتی ہین بلکہ اپنے ہی ہاتھہ کا پکا ہوا کھانا کھاتے ہین کھانا رکھنے کے لئے
وہ ایک درخت کے پتّون کو جوڑ کر پتّل بنا لیا کرتے ہین اوسی پر وہ کھانا کھاتے ہین - یہ پتّے کچھہ کچھہ
اخروٹ کے پتّون کی ہمشکل ہوتے ہین[1] - اِسکے سوا کوئی آدہ پاؤ گھی ایک چہوٹے سے تانبے کے
با دیئے مین اور کچھہ شکر اونکو دیجاتی ہے -

جب یہ ناشتا ہو چکتا ہے تو ہر ایک اپنا اپنا کام شروع کرتا ہے مرد مٹّی کہودتے ہین -
عورتین بچّے اوسے اوٹھا اوٹھا کر اوس جگہ لیجاتے ہین جہان کہ مین نے اوپر بیان کیا ہے -
وہ زمین کو دس۱۰ بارہ۱۲ یا چودہ۱۴ فیٹ گہرا کھودتے ہین - لیکن جب پانی نکل آتا ہے تو پھر اون کو
امید نہین ہوتی کہ وہان کچھہ ملے گا - جب مٹی مقام معین پر پہونچ جاتی ہے تو مرد عورت اور بچے
سب کے سب اون گڑہون مین سے پانی لیتے ہین جو اونھون نے کہودے تھے اور گھڑ دن
مین بھر بھر کر اوس مٹی کے اوپر لا کر ڈالتے ہین - پھر ایک روز اور اگر مٹی سخت ہو تو دو روز اوسے
بھیگا رہنے دیتے ہین یہان تک کہ وہ بالکل پتلی گارا سی ہو جاتی ہے - اوسکے بعد پھر وہ اون نالیون
کو کھولدیتے ہین جو اونھون نے دیوار مین بنائی تھین - تاکہ پانی نکل جائے - پھر اور پانی لاکر اوس پر
ڈالدیتے ہین یہان تک کہ چکنی مٹی نکل جاتی ہے اور ریتا ریتا رہ جاتا ہے یہ مٹی ایک پنڈول کے
قسم کی ہوتی ہے صرف دو تین مرتبہ دہونے کی اوسے ضرورت پڑتی ہے پھر اوسے سکھانے

[1] دکن مین ڈہاک اور بادام وغیرہ کے پتّے اِس کام کے لئے مستعمل ہوتے ہین -

پتھر غیر مجلّا ہو اُس پانی کا پتھرین دریافت کرنا غیر ممکن ہے - ہان جلا ہونے کے بعد تو کچھ کچھ یہ عیب معلوم ہونے لگتا ہے - لیکن اگر کسی پتون دار درخت کے نیچے لیجاؤ اور سبز سایہ مین رکھو تو پھر اُس پانی کے دریافت ہونے مین کوئی شبہہ باقی نہین رہتا بآسانی دریافت ہوجاتا ہے کہ وہ نیلا ہے -

جب مین اوّل ہی اوّل بیان گیا تھا تو اوس وقت مرد عورتین لڑکے بچّے سب ملکر ساٹھہ ہزار آدمی کے قریب کام کرتے تھے - اور ہر ایک کے کام جدا جدا تھے مرد کھودتے تھے عورتین بچّے مٹی ڈہوتے تھے - کیونکہ یہان ہیرون کی تلاشش کا طریق بالکل ہی جدا ہے راملکوٹ سے مطلق نہین ملتا -

جب کان کھودنے والی زمین کو کام جاری کرنیکے لیئے منتخب کرلیتی ہین تو اوسکے برابر ایک میدان صاف کرتے ہین - یہ میدان اوسیقدر یا اوس سے کسیقدر بڑا ہوتا ہے - پھر اس میدان کے گرد ۲ فیٹ اونچی ایک دیوار بناتے ہین - اور دو دو ۲ فیٹ کے فاصلے پر اس دیوار کی جڑ مین موریان بناتی ہین جس مین سے پانی نکالنے کے وقت پانی نکال دیا جائے جب یہ سب سامان تیار ہوجاتا ہے تو پھر کام کرنے والے مرد - عورت - بچّے اون کا آقا اور اوسکے رشتہ دار و دوست سب جمع ہوتے ہین - اون کا آقا ایک پتھر کی مورت لاتا ہے جسے وہ پرستش کرتے ہین - اوسے کہین کھڑا کردیتے ہین پنڈت جی کچھ پڑہتے جاتے ہین اور ہر شخص تین تین مرتبہ اوسکے گرد پرکما دیتا ہے - اور ڈنڈوت کرتا ہے - یا یون کہو کہ طواف اور سجدہ کرتا ہے - جب یہ پوجا ختم ہوجاتی ہے تو وہ ہر ایک کی پیشانی پر زعفران اور گوند سے ایک خاص قسم کا نشان (ٹیکا) لگاتا ہے جس مین سات آٹھہ چاول لگ سکین پھر اوس مین وہ چاول لگا دیتا ہے - پھر یہ سب کے سب اوس پانی سے نہاتے ہین جو وہ اپنے اپنے لوٹون مین لاتے ہین - اور ایک قطار باندہ کر بیٹھہ جاتے ہین وہ کھانا جو ان کے آقا نے اِن کی دعوت کا

اور پتھرون سے بھی زیادہ خوبصورت دکھائی دیتے - مگر جب اونہین جلا دینے کے لئے رگڑتے تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے - ہان اگر اون کو اوسی قسم کے پتھر سے رگڑتے جو اونہین کی طرح کا ہوتا تو وہ نہ ٹوٹتے تھے - مگر پھر بھی پہیے پر لیجاتے ہی وہ فوراً ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے تھے ایسے رگڑے ہوئے پتھر کے مول لینے مین خریدار دہوکا کھاتا تھا کیونکہ بعد ازان پتھر ٹوٹ جاتا تھا اِسی وجہ سے بادشاہ نے اِس کان کو بند کرا دیا ہے -

جس زمانے مین مسٹر فریلین اور مسٹر فرانسس مرٹین انگریزی کمپنی کی طرف سے سورت مین پریزیڈنٹ تھے تو ایک یہودی اڈورڈ فرڈینینڈ نے جو ایک تاجر تھا اور کسی کمپنی سے اوسے تعلق نہ تھا اِن دونون انگریزون سے شراکت کر کے ایک پتھر خریدا جو اسکے دریافت ہونے کے چند روز بعد وہان سے برآمد ہوا تھا - یہ پتھر صاف شکل کا اچھا اور ۴۲ قیراط کا تھا - مسٹر فریلین اور مرٹین کی طرف سے اڈورڈ اوسے فروخت کے لیئے یورپ لے گیا - لیگہارن مین پہونچ کر اوسنے اپنے یہودی دوستون کو دکھایا - پچیس[1] ہزار پیاسٹر لوگون نے اوسکی قیمت لگائی - مگر وہ تیس ہزار پیاسٹر مانگتا تھا اِس لیئے سودا نہ بنا اور وینیس کو اوس کو تراشنے کے لئے لے گیا - وہ اچھی طرح تراشا گیا اور کچھہ نقصان نہوا - مگر پہیے پر رکھتے ہی اِس کے ٹوٹ کر نو ٹکڑے ہو گئے - مجھے بھی ایک مرتبہ ایک پتھر کے خریدنے مین دہوکا ہوا تھا جو دو قیراط کا تھا - جب اوسے پہیے پر لگایا تو آدھا صاف ہوتے ہی یکایک ٹوٹ گیا -

---

[1] ۵۶۲۵ پونڈ یا ۱۱۲۵۰۰ حالی روپیہ -

کو دہوپ مین رکہہ دیتے ہین - دہوپ کی تیزی اسے بہت جلد سکہا دیتی ہے - ایک خاص قسم کی ٹوکری مین جو کچہہ سوپ کے ہمشکل ہوتی ہے مٹی ڈال کر اسطرح ہلاتے ہین جیسے ہم اناج پہٹکتے وقت سوپ کو ہلاتے ہین - اوسمین سے باریک باریک ریت تو نکل جاتی ہے اور موٹا موٹا جو کچہہ رہتا ہے اوسے پہر وہ زمین پر رکہہ دیتے ہین -

جب مٹی اس طرح چہن پہٹک جا چکتی ہے تو اوسے پہاوڑے سے پہیلا دیتے ہین اور جہان تک ممکن ہو برابر برابر بچہا دیتے ہین - پہر وہ سب مٹی پر کہڑے ہوتے ہین اون کے ہاتہون مین ایک سونٹا سوسل کی صورت کا چہہ انچہہ موٹے سر کا ہوتا ہے - اس سے زمین کو ادہر سے اودہر کوٹتے پہرتے ہین - اور ایسا دو تین مرتبہ کرکے پہر اوسے ٹوکرون مین رکہہ کر چہانتے اور پہٹکتے ہین جیسا اونہون نے پہلے کیا تہا - پہر پہیلا دیتے ہین اور ایک طرف سے قطار باندہ کر زمین پر ہاتہہ مارتے ہین اور ہیرون کو ڈہونڈہتے ہین - یہان وہ رامل کوٹ کا طریق برتتے ہین پہلے مٹی کوٹنے کے لئے لکڑی کے ڈنڈون کے بجاے پتہر ہوا کرتے تہے اونہون نے اب پتہرون کو اسواسطے موقوف کر دیا کہ اون سے ہیرون مین بال پڑ جایا کرتے تہے -

شاہی حقوق اور مزدورون کی سالانہ مزدوری اور جب کوئی مزدور ہیرا پاکر اپنے مالک کے پاس لیجاے تو اوس کا انعام سب وہی ہے جو رامل کوٹ کی کان پر ہے پہلے جب کبہی کسی الماس کا اوپری رنگ سبز ہوتا تو اوسکے خریدنے مین کوئی شخص تامل نہین کرتا تہا کیونکہ جب اوسے تراشتے تو نہایت خوبصورت اور سفید نکلتا تہا -

تیس چالیس برس ہوے کہ ایک کان رامل کوٹ اور کورکے درمیان دریافت ہوئی تہی مگر ایک دہوکے کے باعث بادشاہ نے اوسے بند کر دیا - جو پتہر کہ اوس جگہ سے نکلتے اور اون کا رنگ اوپر سے سبز ہوتا وہ بہت خوبصورت اور شفاف ہوا کرتے تہے یہان تک کہ وہ

کے یعنی ۳ ½ گرین کے برابر ہوتی ہے - اور یہی وزن تمام سلطنت مغلیہ مین مروج ہے -
گولکنڈہ اور **بیجاپور** کی عملداریون مین منگلین کا بھی رواج ہے - مگر یہان کا منگلین صرف ۱ ¾ قیراط کا ہوتا ہے - پرتگالی بھی اسی نام کا وزن گوا مین کام مین لاتے ہین - مگر اوسکا وزن صرف پانچ گرین ہے - دو کانون مین جو علاقہ **بیجاپور** مین **رائل کوٹ** کے پاس ہین[۱] نئے پیگوڈا مین ہیرون کی قیمت دیجاتی ہے اِس پیگوڈا پر بادشاہ **بیجاپور** کا سکہ مسکوک ہے کیونکہ وہ مغلون کا تابع نہین ہے بالکل خودمختار ہے - نئے پیگوڈا کی ہمیشہ قیمت ایک ہی نہین ہوتی کبھی تو اوسکی قیمت ۳ ½ روپیہ ہوتی ہے - اور کبھی اِس سے کم و بیش - تجارت کے لین دین اور ارزانی گرانی پر اور نیز اوس معاہدے پر اوسکا بھاؤ بدلتا رہتا ہے کہ جو ساہوکار صوبہ دارون اور بادشاہون سے کیا کرتے ہین -
کولور کی کان مین جو **گولکنڈہ** کی حکومت مین ہے اوسی قیمت کے نئے پیگوڈا سے لین دین ہوتا ہے جو **بیجاپور** کی عملداری مین لیئے جاتے ہین - مگر چونکہ اونکا سونا خالص ہے اور اس سبب سے کہ تاجر اس کان مین اور پیگوڈا لیتے ہی نہین ہین اِس لیئے یہ پیگوڈا ایک سے لیکر چار فیصدی زائد مین ملا کرتے ہین -
انگریز اور ڈچ بھی اِن پیگوڈون کو بادشاہ کی رضامندی یا اپنی زبردستی سے اپنے اپنے قلعون مین بناتے ہین - انگریزی پیگوڈا کی بہ نسبت ڈچ کا پیگوڈا اچھا ہوتا ہے اور کان والے اوسی کو پسند کرتے ہین اِسی لیے اوسکی قیمت ایک دو فیصدی زیادہ ہوتی ہے مگر چونکہ یہ غلط افواہ ہے کہ اِس کان کے آدمی قریب قریب وحشی ہین اور **گولکنڈہ** سے کانون تک جو راستہ ہے وہ نہایت خطرناک ہے چونکہ کثرت سے سوداگر اس کو سچ جانتے ہین اِس لیئے یہ لوگ

---

[۱] شاید دوسری کان وہ ہوگی جسکی نسبت دوسری جگہ لکھا ہے کہ وہ بند کر دیئے گئے تھے -

باب ہیزدھم

کانون پر ہیرون کے تولنے کے باٹ - مروج سونا و چاندی کانون پر پہونچنے کا راستہ - اور ہیرون کی قیمت جانچنے کے قواعد

اب مین ہیرون کے لین دین کی تفصیل بیان کرتا ہون - اور چونکہ [۵۱] پہلے اس بیان کو کسی نے نہین لکھا ہے اس لیے پڑہنے والے کو بآسانی سمجھانے کے لئے پہلے اون اوزان کا بیان کرتا ہون جو کانون مین اور نیز ممالک ایشیا مین مروج ہین -

راول کوٹ مین ہیرے میگلین سے تولے جاتے ہین - اور منگلین ۱ ۳/۴ قیراط یعنی ۷ گرین [۵۲] کا ہوتا ہے -

سنبل پور واقع بنگال کی کان مین رتیون سے تولا جاتا ہے اور رتی [۵۳] قیراط کے ۷/۸

---

[۵۱] کئی ترکایون نے ٹیورنیر صاحب سے پہلے ہی اس قسم کے بیانات تحریر کئے ہین - میتھولڈ تو یقیناً ٹیورنیر سے پہلے ان کانون مین گیا تھا اور غالباً سیزر فریڈرک بھی راول کوٹ کو گیا ہے -

[۵۲] زمانہ حال کے ہیرے تولنے کے ۴ گرین = ۵۵ر۳ گرین ٹرای کے - اس لیے ۱ر۳ گرین ٹرائی کے ۴ - الماس کے ۴ گرین یا ایک قیراط کے برابر ہوے -

[۵۳] یہ موتی تولنے کی رتی جو ۲ر۷۷ ٹرای گرین کی تھی بھاری ہوتی تھی - جنکا وزن ۵ر۷۱ سے ۴ر۸۱ گرین ٹرای کے برابر یا کچھ اس سے بھی زیادہ ہوتا تھا -

روپیون کا حال یہ ہے کہ کان والے سلاطین مغلیہ اور بادشاہ گولکنڈہ کے روپیے فوراً لے لیتے ہین کچھ تامل نہین کرتے اسواسطے کہ جب تک گولکنڈہ کے بادشاہ اور سلاطین مغلیہ مین صلح ہے یہ سکہ سلطنت مغلیہ مین برابر چلتا رہے گا - اوسکی قیمت مین کچھ فرق نہوگا -

ہندوستان کے باشندون کو یورپین جتنا خیال کرین وہ اوس سے زیادہ چالاک اور ہوشیار ہین - گو پیگوڈا چھوٹے اور موٹے موٹے چھنگلیا کے ناخن کی برابر سونے کے ہوتے ہین اور اونہین کاٹنا تراشنا اسطرح غیر ممکن ہے کہ کسی کو معلوم نہو - وہ لوگ اون مین چارون طرف چھوٹے چھوٹے سوراخ کر دیتے ہین - اور تین چار سول[۵] سونے کا برادہ اوس مین سے نکال لیتے ہین اور اون سوراخون کو اس کاریگری سے بند کر دیتے ہین کہ مطلق معلوم نہین ہوتا کہ انہین کسی نے ہاتھ بھی لگایا ہو - علاوہ اسکے جب آپ کوئی چیز کانون مین مول لین یا کسی دریا کے پار ہونا چاہین اور ملاح کو روپیہ دین تو وہ فوراً آگ جلا کر روپیہ اوس مین ڈالدے گا - اگر آگ سے وہ سپید نکلا تو لے لیگا اور اگر کالا ہوگیا تو واپس کر دے گا - کیونکہ ہندوستان کی چاندی نہایت عمدہ ہوتی ہے - اور جو یورپ سے آتی ہے تو اوسے دارالضرب مین از سر نو سکہ بنانے کے لئے بھیجدیتے ہین -

جب مین پہلے پہل یہان آیا تو ایک سوداگر نے مجھسے کہا تھا کہ کانون پر جب آپ الماس خریدنے جائین تو مصالحے تانکو اور آئینہ وغیرہ ادنی ادنی درجے کی چیزین ضرور لیتے جائیے گا وہان اسی سے لین دین ہو جاتا ہے مگر یہ اوسکی غلطی تہی - مجکو ثابت ہوا کہ وہان بالکل اسکے برخلاف کارروائی ہوتی ہے جو سوداگر کہ کانون پر ہیرے بھیجتے ہین وہ صرف اچھا سونا ہی نہین

[۵] ایک سول برابر ہوتا ہے -

گولکنڈہ مین آکر رہتے ہین اور کان والون سے جنکے کارپرداز یہان مقرر ہوتے ہین اور جو انکے پاس ہیرے بھیجتے رہتے ہین بیمین لین دین کر لیتے ہین قیمت پُرانے پیگوڈا مین دیجاتی ہے جو بہت گھسا ہوا ہوتا ہے - یہ پیگوڈا صدہا برس ہوے کہ مسلمانون کے یہان آنے سے پیشتر بناتہا - اوسکی قیمت ۴ ۱/۲ روپیہ یعنی نئے پیگوڈا سے ایک روپیہ زائد ہوتی ہے حالانکہ ان مین نہ تو سونا ہی زیادہ ہوتا ہے اور نہ وزن - اگر اسکی وجہ مین بیان نہ کرون تو آپ کو بڑا تعجب ہوگا - اصل یہ ہے کہ صراف یہ نہین چاہتے کہ بادشاہ اونہین توڑوا کر نئے پیگوڈا بنائے کیونکہ اون کو ان پیگوڈا اون سے بڑا نفع ہے اور وہ اسی غرض سے بادشاہ کو ہر سال بہت کچھہ روپیہ دیا کرتے ہین سبب یہ ہے کہ پُرانے پیگوڈا کچھہ تو گھس گئے ہین اور کچھہ ملاوٹ کے بنے ہوئے ہین بعضون کا وزن ہی کم ہے - تاجر جب ان پیگوڈا کو لیتے ہین تو انہین ساہوکارون سے ضرور پرکھوانا پڑتا ہے کیونکہ اگر وہ ان سے نہ پرکھوائین تو بڑا نقصان ہوتا ہے کہین بدلوانا پڑتا ہے جس مین ایک سے لیکر پانچ چھہ فیصدی تک دینا ہوتا ہے حالانکہ پرکھوائی صرف ۱/۴ فیصدی ہے - سوا اسکے جب آپ کان والون کو پیگوڈا دین تو وہ بھی انہین صرافون سے پرکھواتے ہین اور یہی صراف اونہین اچھا اور بُرا بتاتے ہین اور پھر انہین بھی ۱/۴ فیصدی صرافون کی نذر کرنی پڑتی ہے - اس وجہ سے یہ پُرانے اور خراب پیگوڈا اوس قیمت مین چلتے ہین - اب جب آپ چاہین کہ وقت ضائع نہو اور ہزار دو ہزار پیگوڈا آپ کو کسی کے دینے ہون تو صراف اپنا حق لے کر اون پیگوڈا اون کو ایک تھیلی مین بند کر دے گا - اور اوس پر اپنی مہر لگا دے گا جب آپ ہیرا خرید ین تو بایع کو تھیلی سمیت صراف کے پاس لیجائے وہ اپنی مہر دیکھتے ہی اوس سے کہدے گا - کہ اس تھیلی کا مین ذمہ دار ہون مین نے اوسکے پیگوڈا گنے اور پرکھے ہین -

سیتاپور سے دریاے کشنا ۲ گوس

یہ دریا بیجاپور اور گولکنڈہ کی عملداریون کی سرحد ہی۔

دریا سے الپور (عالم پور) ۳/۴ گوس

الپور سے کنول (کرنول) ۳/۴

کنول سے راول کنڈہ (رال کوٹہ) جہان کہ کان ہے، ۲ ۱/۲

اِس طرح پر گولکنڈہ سے کان ۷ اگوس[۱] یا ۴۰ فرانسیسی لیگ ہے

گولکنڈہ سے کولور یا کانی کی کان کو ۳/۴ ۱۳ - گوس ہین - جو ہمارے ۵۵ لیگ کے برابر ہوے -

گولکنڈہ سے الماس بندی (الماس کوڑہ) ۳ ۱/۲ گوس

الماس بنڈی سے کاپر ۲

کاپر سے مانتی کور (منوگودو) ۲ ۱/۴

مانتی کور سے نارل پار (نگل پاڑ) ۲

نارل پار سے الیگڈہ (لنگلا) ۱ ۱/۲

الیگاڑہ سے سرورون (سراورم) ۱

سرورون سے ملاسرو (میلاچرو) ۱

[۱] اس راستے مین ۲ دریا پڑتے ہین کشنا اور تنگ بھدرا - عالم پور ان دونون کے بیچ مین واقع ہے اور کرنول تنگ بھدرا کے جنوبی کنارے پر ہے - اِس کل مسافت کی میزان ۱۴ ۱/۴ گوس چھپی ہوئی ہے جسکے ۴ لیگ فی گوس کے حساب سے ۵۸ لیگ ہوے مگر صحیح فاصلہ اس راستے سے ۱۲۵ میل کے قریب ہوتا ہے جو ۱۷ گوس یا ۶۸ لیگ ہوے - اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ فاصلہ منزلون کا کچھ کم بیان کیا گیا ہے -

لیتے بلکہ نہایت ہی اچھا لینا چاہتے ہین -

اچھا اب وہان کے راستے کا حال سنیئے - اِسکی نسبت بعض قصے کہانیان اور افسانی مشہور ہو گئے ہین کہ وہ راستے نہایت خطرناک اور مشکل ہین شیر چیتے اور وحشی لوگ وہان بستے ہین - مگر مجھے جب وہان جانے کا اتفاق ہوا تو معاملہ بالکل برعکس پایا - وہان ایک بھی جنگلی درندہ[۵۱] نہین دیکھا - وہان کے باشندے مہذب اور غیر ملک والون سے بڑے اخلاق سے پیش آتے ہین -

گولکنڈہ تو ایسی جگہ ہے کہ نقشے پر جسکا مقام بتانے کے لئے بہت ہی کم ضرورت ہے، لیکن گولکنڈہ سے جو رامل کوٹ کو راستہ جاتا ہی جہان کہ بڑی کان ہے اوسکو لوگ کم جانتے ہین - اور وہ یہ ہے کہ اس ملک مین راستے کی مسافت کوسون سے شمار ہوتی ہے ایک کوس چار فرانسیسی لیگ[۵۲] کے برابر ہوتا ہے -

گولکنڈہ سے کانا پور[۵۳]	ایک کوس
کانا پور سے پارگل (بورگل)	۲ ½
پارگل سے کاکنول (کوادگل[۵۴])	۱
کاکنول سے کنول کندنور (کندانول)	۳
کنول کندنور سے سیتاپور[۵۵]	۱

[۵۱] اس قدر ہند کے جنوب مین غالباً اوس زمانے مین شیر نہو نگے -

[۵۲] یعنی آٹھ میل کے قریب -

[۵۳] کانا پور کا پتا نہین چلتا -

[۵۴] کوادگل ۱۰ میل بورگل سے اور ۴۲ میل کندنول سے ہے - [۵۵] پتا نہین چلتا -

اگر اِس قسم کا پتھر ہو اور وزن ایک قیراط ہو تو اوسکی قیمت ۱۵۰ لیور[۵۱] یا اِس سے زیادہ ہو گی - اور اگر فرض کیا جاے کہ آپ کو اِسی قسم کے ایک ہیرے کی قیمت دریافت کرنا ہے جو ۱۲ قیراط وزن کا ہے تو اوسکا یہ طریق ہے -

۱۲ کا مربع لیجیے جو ۱۴۴ ہوا - پھر اسی ۱۵۰ سے ضرب دیجیے جو ایک قیراط کی قیمت ہے تو ۲۱۶۰۰ لیور حاصل ہونگے -

$$٢١٦٠٠ = ١٥٠ \times ١٢ \times ١٢ \quad ^{٥٢}$$

۵۱ ایک شلنگ پنس فی لیور کے حساب سے ۱۱ پونڈ ۵ شلنگ ہوے - تہیونو نے ایک یا دو منگلین وزن کے پتھر کی قیمت پندرہ سولہ ایکس لکھی ہے - مگر جو تین منگلین کے پتھر ہوں اونمین فی منگلین (۳۰) ایکس بتایا ہے پھر تہیونو کی تحریر کے بموجب ایک منگلین ۷ ۱/۸ قیراط کے برابر ہوتا ہے اِس واسطے تین منگلین ۸ ۱/۴ قیراط کے برابر ہوے اور اون کی قیمت ۹۰ ایکس یا ۲۰ پونڈ ۵ شلنگ ہوئی مگر ٹیورنیر کے حساب کے بموجب قیمت ۸ ۱/۴ × ۸ ۱/۴ × ۱۵۰ = ۱۰۲۰۹ ۳/۸ لیور = ۲۵۹ پونڈ ۴ شلنگ ہوے - یہ بے انتہا فرق تہیونو کی غلطی کے باعث سے ہے -

۵۲ ۱۶۲۰ پونڈ یا ۱۶۲۰۰ حالی روپیہ - صحیح بات تو یہ ہے کہ ہیرے کی کوئی ٹھیک ٹھیک قیمت مقرر نہین ہو سکتی اوسکے بہاو مین بہت کچھہ تفاوت ہوتا رہتا ہے -

منجملہ اور قواعد کے ایک قاعدہ قیمت دریافت کرنے کا یہی ہے -

$\frac{ن}{٢}$ (ن + ٢) ا برابر ہیرے کی قیمت کے ہوا کرتا ہے - اس مین ن = تعداد قیراط - اور ا = قیمت ایک قیراط - اسطرح پر ۱۲ قیراط کے الماس کی قیمت جو اسی آب و تاب اور صفت کا ہو جو اوپر مذکور ہوی ۵۴۹ پونڈ یعنی ۱۸۹۰ حالی روپیہ ہوے -

ملاسروسے بنوکور[۱۵] ۱۱¾ کوس

بنوکوراور کولوریا کانی کے درمیان صرف ایک دریا ہے۔

اب مین وہ بڑی بات بیان کرتا ہون جسے اہل یورپ بہت ہی کم جانتے ہین۔

تین قیراط سے ۱۰۰ قیراط تک کے ہیرون کی صحیح قیمت دریافت کرنے کا قاعدہ

تین قیراط سے کم وزن کے ہیرون کی قیمت مین نہین لکھتا۔کیونکہ اون کی قیمت ہر کوئی جانتا ہے۔

پہلے تو یہ جاننا ضرور ہے کہ ہیرے کا وزن کیا ہے۔پہر دیکھنا چاہیئے کہ وہ بے عیب ہے۔ یعنی یہ کہ وہ دلدار اور مربع شکل کا ہے اور اوسکے سب کونے پورے ہین کہین ٹوٹے ہوئے تو نہین ہین۔پہر یہ کہ اوس کا پانی خوبصورت اور سفید ہے اور وہ چمکدار بے داغ اور بے بال ہے۔اگر اوس پتہر کے رخ تراشے گئے ہون جسے رخ تراشنے کے بعد لوگ "گلاب" شکل کہا کرتے ہین تو پہر اوس مین یہ دیکہنا ضرور ہے کہ وہ پورا پورا گول ہے یا بیضاوی ہے۔پہر یہ دیکہنا چاہیئے کہ وہ بخوبی پہیلا ہوا ہے اور ڈہما سا بد شکل تو نہین ہے۔پہر اوسکا رنگ ایک ہی سا ہے اور داغ دہبے تو نہین ہین جیسے کہ دلدار پتہر کی نسبت مین نے اوپر بتلایا ہے۔

---

۱۵ اِس فاصلے کی میزان ۱۵½ کوس ہوتی ہے نہ ۱۲¾ کوس اور وہ ۲۱ لیگ کی برابر ہے۔پہلی منزل کا فاصلہ ظاہرا غلط ہے جو اصل مین صرف ۱ میل کے قریب ہے۔باب یازدہم مین یہ فاصلہ ۷ کوس لکہا ہے۔

نسے زیادہ ہوتی جو اوسکا ہموزن ہوتا۔

قاعدۂ بالا کے بموجب اون دو تراشیدہ ہیرون کی قیمت جو دنیا مین سب سے بڑے ہین حسب تفصیل ذیل ہے۔ ایک تو اون مین سے **ایشیا** مین شاہانِ مغلیہ کے ہان ہے اور دوسرا **یورپ** مین **گرانڈ ڈیوک آف ٹسکنی** کے پاس ہے۔

شاہانِ مغلیہ کا ہیرا ۲۷۹ $\frac{9}{16}$ قیراط وزن کا ہے اوسکی آب مین کوئی عیب نہین شکل اچھی ہے صرف ایک چھوٹا سا بال ہے جو نیچے کے محیط کے کنارے مین آگیا ہے۔

اگر اوس مین یہ بال نہوتا تو اوس کے ایک قیراط کی قیمت مین ۱۶۰ لیور تجویز کرتا۔ مگر اَبْ میرا انداز۔ ۱۵۰ لیور فی قیراط سے زیادہ کا نہین ہے۔ لہذا اوسکی قیمت حسب قاعدہ بالا ۱۱۷۲۳۲۷۸ لیور ۱۴ اسول ۳ لیارڈ ہوگی۔ اگر وہ فقط ۲۷۹ قیراط ہوتا تو اوسکی قیمت فقط ۱۱۶۷۶۱۵۰ لیور ہوتی۔ مگر $\frac{9}{16}$ قیراط کی قیمت اِس مین ۴۷۱۲۸ لیور ۱۴ اسول ۳ لیارڈ اور زیادہ ہوگئی[۵۱]

گرانڈ ڈیوک ٹسکنی کا ہیرا[۵۲]۔ ۱۳۹ ½ قیراط کا ہے صاف اور شکل کا اچھا ہے

---

۵۱ اِس لئے شاہانِ مغلیہ کے ہیرے کی قیمت ۸۷۹۲۴۵ پونڈ ۸ اشلنگ ۱½ پنس یا ۱۷۵۸۴۹۸۱ روپیہ ۲ ر حالی ہوی۔

۵۲ اِس کل بیان سے اور جو بیان کہ باب بست و دوم مین لکھا ہے اور نیز تہیر کی شکل سے قیاس ہوتا ہے کہ یہ وہ ہیرا ہے جسکا اب نام آسٹرین یلو (آسٹریا کا زرد رنگ والا ہیرا) ہے اور اب بادشاہ آسٹریا کے پاس ہے اوسکا وزن شرات کی تحریر کے بموجب ۱۳۳ ⅕ وینا کے قیراط کے برابر ہے جس کے ۱۳۴ فرانسیسی قیراط ہوتے ہین اس کی قیمت کوئی چالیس ہزار اور کوئی پچاس ہزار اور کوئی ۱۵۵۶۸۲ پونڈ بتاتا ہے۔

فقط اچھے ہیرون کی ہی قیمت دریافت کر لینا ہی کافی نہین ہے بلکہ بعض صاحبون کو اون ہیرون کی قیمت بہی دریافت کرنی ہوتی ہے جو ایسے اچھے نہین ہوتے - یہ بھی ایسے ہی ایک قاعدہ سے دریافت ہوتی ہے اور اسکے لئے بھی ایک قیراط کی قیمت جاننا ضروری ہے - اوسکی مثال حسب ذیل ہے -

فرض کرو کہ ایک ہیرا پندرہ قیراط کا ہے - جس کا پانی اچھا نہین شکل بہی بری ہے اور جا بجا داغ اور بال پڑے ہوے ہین - اِس قسم کا ہیرا اگر ایک قیراط کا ہو تو اس کی خوبصورتی کے لحاظ سے اوسکی قیمت ساٹھہ ٦٠ یا اسی یا زیادہ سے زیادہ ١٠٠ لیور ہوگی - اب ہیرے کو وزن یعنی پندرہ کا مربع لو اور حاصل یعنی ١٢٥ کو ایک قیراط کی قیمت یعنی بالفرض ٨٠ سے ضرب دو تو حاصل ضرب ١٠٠٠٠ [ف١] لیور پندرہ قیراط کے ہیرے کی قیمت ہوگی -

اِس سے آپ کو صاف صاف معلوم ہو گیا ہوگا کہ بے عیب اور عیب دار ہیرے کی قیمتون مین کس قدر بڑا فرق ہے - اگر پندرہ قیراط کا ہیرا بے عیب ہوتا تو مربع کو ١٥٠ سے ضرب دیتے جو ایک قیراط کے وزن کے بے عیب ہیرے کی قیمت ہے اور اوسکی قیمت ١٠٠٠٠ لیور نہ ہوتی بلکہ ٣٣٧٥٠ لیور ہوتی یعنی ٢٣٧٥٠ [ف٢] لیور عیب دار ہیرے کی قیمت

ف١ ٧٥٠ پونڈ یا ١٥٠٠٠ حالی روپیہ - یہ عمل جو کتاب مین لکھا ہے بالکل غلط ہے ١٥×١٥=٢٢٥ نہ ١٢٥ - پھر جب اسے ٨٠ مین ضرب دین تو ١٨٠٠٠ لیور ہوتے ہین نہ ١٠٠٠٠ لیور - اِسلئے پندرہ قیراط کے ہیرے کی قیمت ١٣٥٠ پونڈ یا ٢٧٠٠٠ حالی روپیہ ہوئی - سنہ ١٦٧٩ع مین جو نسخہ ٹیورنیر صاحب کی کتاب کا چھپا ہے اسمین قیمت صحیح لکھی ہے مگر جس کتاب سے ہمارا ترجمہ ہوا ہے اسمین ایسے ہی درج ہے جیسے کہ یہان اصل کتاب مین ہے -

ف٢ ١٢٥٢ پونڈ ١٠ شلنگ اور ١٠٧١ پونڈ ١٠ شلنگ - اِس دوسرے ہندسون مین بھی غلطی ہے - ٣٣٧٥٠ - ١٨٠٠٠ لیور = ١٥٧٥٠ لیور ٦٣١ پونڈ ٥ شلنگ یا ١٢٦٢٥ حالی روپیہ -

پیٹ کے اندر زہر مہرہ جمع ہو کر کنکر کی صورت بنجاتا ہے - اِن کلیون اور ڈالیون کی مختلف شکل ہونے کی وجہ سے زہر مہرے کی بھی طرح طرح کی شکل ہوجاتی ہے - دیہاتی بکری کے پیٹ کو ہاتھہ سے دیکھہ کر بتا دیتے ہین کہ اوس مین کتنے زہر مہرے ہین - اور بکری کو اونہین زہر مہرون کی تعداد کے بموجب قیمت لگا کر بیچ ڈالتے ہین - اسکا طریقہ یہ ہے کہ وہ پہلے دونون ہاتھہ بکری کے پیٹ کے نیچے رکھہ کے اوسکے اوجہہ کو دونون طرف ہاتھہ سے ٹھونکتے ہین کہ جس سے تمام پتھر ادہر اودہر سے بیچ مین آجاتے ہین - اور پھر انہین ہاتھہ ہی سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اوس مین کتنے زہر مہرے ہین - زہر مہرے کی قیمت اوسکی مقدار پر موقوف ہے چھوٹے بڑے کے لحاظ سے کوئی فرق نہین ہوتا - مگر یہ دغابازی کرتے ہین جس سے لوگون کو دہوکا ہوجاتا ہے یہ دغاباز گوندسے زہر مہرے پر اوسی رنگ کی چیزین چپکا دیتے ہین اور اوسیقدر تہین اوسی طرح سے بڑہا دیتے ہین کہ جیسے قدرتی زہر مہرے پر ہوا کرتی ہین تاڑنے والے اِس فریب کو بھی تاڑ لیتے ہین اوسکے دو طریقے ہین - ایک تو یہ کہ زہر مہرے کو تولتے ہین اور پھر اوسے گرم پانی مین رکھہ دیتے ہین - پھر دیکھتے ہین کہ پانی کا رنگ بدلا یا نہین اور زہر مہرے کا وزن گھٹا یا نہین - اگر نہین بدلا اور وزن نہین گھٹا تو جانو کہ خالص زہر مہرہ ہے ورنہ نہین - دوسرا طریق یہ ہے کہ ایک لوہے کی سلاخ گرم کرو اور زہر مہرے کو اوس سے لگاؤ - اگر لوہا اوس مین گھس جاے اور اوسکو جلا دے تو جانو کہ وہ خالص نہین ہے بناوٹی ہے - باقی زہر مہرہ جتنا بڑا ہوتا ہے اوسی قدر اوسکی قیمت زیادہ ہوتی ہے اور چھوٹے بڑے زہر مہرے کی قیمت کا تناسب اوسی طرح ہے جیسا کہ چھوٹے بڑے ہیرون کا ہے -

اگر پانچ چھہ زہر مہرے ایک اونس وزن کے ہون تو اوس اونس کی قیمت ۵ اسے ۱۸ فرنیک تک ہوگی - لیکن اگر ایک زہر مہرہ ایک اونس کا ہو تو اوسکے اونس کی قیمت ۰۰ ا فرنیک

چارون طرف کاٹ کر رخ بنا دیے گئے ہین ۔ چونکہ اوسکا رنگ کچھہ نارنجی مائل ہے اِس لئے مین اوسکی قیمت صرف ۵ ۳ الیور فی قیراط لگاتا ہون جس سے اوس کی قیمت ۵۳۳۸۰۶۲ الیور ہوے ۔ [۵۱]

اس باب کے ختم کرنے سے بیشتر مین یہ اور کہنا چاہتا ہون کہ اس ملک کی زبان مین ہیرے کو ہیرا کہتے ہین اور ترکی فارسی عربی مین الماس [۵۲] اور تمام یورپ کی زبانون مین بجز ڈائمنڈ کے اوسکا اور نام نہین ہے ۔

یہ تمام باتین اِس مضمون کے متعلق جو مین نے چند لفظون مین اوپر لکھی ہین وہ ہین جو مین نے خود سفر مین اپنی آنکھون سے کانون مین دیکھی ہین ۔ اگر کوئی بات اِس باب مین کسی نے مجھہ سے پہلے اتفاقاً لکھی یا بیان کی ہو تو وہ صرف وہی ہوگی جو اوس نے مجھہ سے نقل کی ہوگی ۔

باب بست چہارم کا اخیر حصّہ

زہرمہرو گولکنڈہ کی عملداری مین شمالی مشرقی صوبہ سے آیا کرتا ہے وہ بکریون کے پیٹ مین سے نکلتا ہے اور یہ زہرمہرہ والی بکری ایک درخت کے پتّے کہاتی ہے جسکا نام مین بہول گیا اِس درخت مین چہوٹی چہوٹی کلیون اور ڈالیون کی نوکون پر جنہین یہ بکری کہاتی ہے

[۵۱] ۵ ۶۲۲۵ ۱۹ پونڈ ۲ شلنگ ۶ پنس یا ۳۹۱۲۵۰۲ روپیہ آٹھہ آنے حالی ۔

[۵۲] الماس لفظ اوماس کے قریب قریب معلوم ہوتا ہے جو رومی اور یونانی زبانون مین کو رندم کے لئے بولا جاتا ہے ۔

انہین سے تین آدمی میرے دروازے پر آئے - ابھی تک مین اپنے بستر سے اُٹھا بھی نہ تھا مین نے اُنہین اندر ہی بُلا لیا - اونہون نے مجھسے آتے ہی پوچھا کہ میرے نوکر چاکر یہان کے باشندے ہین یا اور ملکون کے - چونکہ میرے پاس گولکنڈہ کا کوئی نوکر نہ تہا جتنے میرے نوکر تھے وہ یا تو فارس کے رہنے والے تھے یا سورت کے - مین نے اون سے کہا کہ سب غیر ملک کے رہنے والے ہین اس پر وہ خاموش ہو کے باہر چلے گئے - نصف گھنٹے کے بعد وہ پھر آئے اور چھہ بکریان لائے - مین نے اونکو بڑے اطمینان سے دیکھا بھالا اور اچھی طرح سے جانچا - یہ جانور بڑا خوبصورت اور لمبا ہوتا ہے اوسکے بال ریشم کی طرح نرم ہوتے ہین - غرضکہ جب یہ بکریان میرے مکان مین آگئین اور کسی نے انہین نہین دیکھا تو اون سوداگرون مین سے جو بڑا سوداگر تہا مجھے سلام کر کے بولا کہ آپنے ہمارا اسقدر کثیر مال فروخت کرایا اور جب ہم نے آپ کو اظہار احسانمندی کے لئے کچھ تحفے دینے چاہے تو آپنے اونہین منظور نہین کیا - اب ہم یہ چھہ بکریان اپنی دلی رضامندی سے لائے ہین براہ مہربانی قبول کریجئے - مگر چونکہ مین یہ نہ چاہتا تہا کہ اون سے اونہین بالکل مفت لے لون اس لئے مین نے اون کی قیمت دریافت کی - وہ مجھے قیمت نہین بتاتے تھے - مگر جب مین نے اصرار کیا تو ناچار اونہون نے اون کی قیمت بتائی - مگر اون کی قیمت سنکر مجھے بڑا تعجب ہوا اور مین سمجھا کہ وہ مجھسے مذاق کرتے ہین کیونکہ ایک کی قیمت اونہون نے تین روپے اور دو کی قیمت چار چار روپیہ اور باقی تین کی قیمت سوا چار چار روپے بتائے - پہر مین نے پوچھا کہ اِن بکریون کی قیمت مین اختلاف کیون ہے اونہون نے کہا کہ اس بکری کے پیٹ مین ایک ہی زہر مہرہ ہے اور اور دن کے پیٹ مین دو دو تین تین چار چار ہین - پہر اونہون نے مجھے اسی ترکیب سے پیٹ کو دبا کر جیسا کہ مین نے اوپر بیان کیا ہے زہر مہرے دکہلائے

ہوتی ہے۔ مین نے ایک ۴ ½ اونس کا زہرمہرہ ۔ ۰۰۰ ۵[1] ۴ لیور کو فروخت کیا تہا ۔
زہرمہرے کے حالات دریافت کرنے مین مین نے نہایت کوشش کی اور **گولکنڈہ**
مین جہان مجہے چارمرتبہ جانے کا اتفاق ہوچکا تہا اور جہان اوسکی خرید وفروخت نہایت کثرت
سے ہوتی ہے تحقیقات کی مگر کچہہ پتا نہین چلا کہ بکری کے جسم مین یہ چیز کہان ہوتی ہے ۔
پانچوین مرتبہ مجہے ان لوگون سے ملنے کا اتفاق ہوا جو انگریزون اور ڈچ کمپینون کے نوکر تہے
یہ لوگ اپنے آپ میرے خلاف مرضی تجارت نہین کر سکتے تہے ۔ یہ میرے وہ ممنون احسان
تہے مین نے اون سے ساٹھ ہزار روپیہ کا زہرمہرہ مول لے لیا تہا ۔ ان تاجرون نے چاہا
کہ اظہار احسانمندی کے لئے مجہے وہ کچہہ تحفے تحایف دین ۔ مگر مین نے اون کے لینے سے
اس بنا پر انکار کیا کہ مین کسی سے حق خدمت نہین لیا کرتا ۔ مگر اتنا مین نے اون سے کہا کہ آیندہ
بارش کے موسم مین مین کچہہ اور بہی آپ کی خدمت کرونگا ۔ بڑی عنایت ہوگی کہ اگر آپ ایسی
تین چار بکریان لادین کہ جنمین زہرمہرہ پیدا ہوتا ہے مین ان کی منہ مانگی قیمت دونگا تاجر اس
بات کے سنتے ہی نہایت متفکر ہوے اور کہا کہ بکریون کے فروخت کرنے کی سخت ممانعت ہے
اگر کوئی شخص کسی بکری کو علاقے سے باہر لیجائے تو وہ فوراً قتل کردیا جاتا ہے ۔ مجہے اون کی صورت
حال اور گفتگو سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ اس معاملہ مین وہ بہت پریشان تہے ۔ اگر وہ میری خواہش
کو پورا کرتے تو قتل کا اندیشہ تہا اور اگر نہ کرتے تو یہ خوف تہا کہ مین اون سے مال لینا چہوڑ دونگا
جس سے اون بیچارون کو بڑا نقصان ہوگا ۔ کیونکہ وہ بیچین یا نہ بیچین اونہین بادشاہی محاصل
چہہ ہزار پرانے پیگوڈا دینے پڑتے ہین جنکی قیمت ہمارے سکے مین ۴۵ ہزار لیور ہوے
پندرہ سولہ دن کے بعد جب میرے خیال سے یہ بات جاتی ہی رہی تہی ۔ صبح صادق کے وقت

---

[1] ۵۰۱ پونڈیا ۔۔۔ ۳ حالی روپیے ۔

کا ہیرا ہے اور وہی شاہان مغلیہ کا ہیرا ہے - یہ تو مشکل امر ہے کہ اون مین سے ہر ایک کی غلطیون کو جو جواہرات کے بیان مین عموماً ہوا کرتی ہین بیان کر کے اِن کی تائید و تردید کی جائے اور غلط حوالون کو جو اونہون نے دیے ہین صحیح کیا جائے اور صفحے کے صفحے اِس رد و قدح مین سیاہ کر دیے جائین -

اب بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم صحیح صحیح حالات کی طرف بخوبی توجہ مبذول کرین اور اون ہی کو لکھدین جنکی پوری صداقت ہم پونچہ گئی ہے تاکہ پڑہنے والا بہی معقول شہادت دیکھ کر فیصلہ کر لے اور اِن نتایج سے جو بیان بیان کئے جائین اسمین قبول کرنے یا رد کر دینے کی پوری قوت آجائے اِس بحث کے راستہ کرنے کی غرض سے تمہید کے طور پر ہم اون تمام ہیرون کی مختصر تاریخ لکمدیتے ہین جنکو مصنفین نے کوہ نور ہیرا اپنے نزدیک سمجھا ہے -

ان سب مین پہلے سلطان بابر کا وہ ہیرا ہے جسے اوسکے بیٹے ہمایون نے ۱۵۲۶ء مین راجایان خاندان بکرما جیت سے آگرے کے فتح کے وقت لیا تہا - اوسکی تاریخ پہلے ہی لکھی ہوئی تہی جو علاء الدین نے ۱۳۰۴ء مین مالوے کے راجا سے لی تہی - اوسکی وہ افسانہ آمیز تاریخ جس مین پانچ ہزار سال گذشتہ کی حالات بیان کئے گئے ہین یہان بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین - گو کہ اون بیانات پر کتنے ہی خیالی مضمون نویسون نے بڑے بڑے زور شور کے مضمون تراشنے مین جودت طبع دکہائی ہے - سلطان بابر کے بیان کے بموجب اوس ہیرے کی قیمت سے تمام روے زمین کے آدمیون کے ایک دن کی خوراک مہیا ہو سکتی ہے - اوسکا اندازہ تہا کہ وہ وزن مین آٹھ مثقال ہے اور چونکہ وہ مثقال کو ۴۰ رتی کا بتاتا ہے اِسلیئے دوسری مقدار مین اوسکا وزن ۳۲۰ رتی کے قریب ہوا -

ان سب چھہ بکریون کے پیٹ مین ساڑھے سترہ زہرمہرے تھے - ایک آدھا سپیاری کے برابر تھا - پیٹ کے اندر ایسا نرم نرم معلوم ہوتا تھا کہ جیسے بکری کی مینگنیان ہوتی ہین - کیونکہ یہ زہرمہرے وہین پیدا ہوتے ہین جہان بکری کے پیٹ مین خوراک جمع ہوتی ہے - بعض کا بیان ہے کہ زہرمہرہ جگر کے پاس ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ دل کے قریب ہوتا ہے - مگر مجھے کچھہ تحقیق نہوئی کہ اسکی ٹھیک جگہ کہان ہے - [ف۱]

ضمیمہ

الماس شاہانِ مغلیہ اور کوہ نور کی صحیح تاریخ

اگرچہ اس مضمون پر اکثر محققون نے مضامین لکھے ہین - مگر ہم نے اس مضمون کے لکھنے مین قریب قریب اون تمام مصنفین کی تحریرات سے استفادہ کرلیا ہے - مگر اِن مصنفون مین ایسے بھی بہت ہین کہ جنہون نے محض اٹکل پچو حالات لکھدیے ہین انہین بھی ہمنے زیرنظر رکھا ہے - اِن معتبر مصنفین کی تین قسم کی راے ہے ایک تو وہ لوگ ہین کہ کوہ نور کو بابر کا ہیرا بتاتے ہین - دوسرون کا یہ بیان ہے کہ کوہ نور شاہان مغلیہ کا ہیرا ہے اور بابر کے ہیرے کو علیحدہ بتاتے ہین یا کچھہ اوسکا ذکر ہی نہین کرتے - تیسرا وہ فریق ہے جو کہتا ہے کہ کوہ نور بابر

ف۱ اِس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیورنیر صاحب کو علم تشریح الابدان نہین آتا تھا - مگر اوس زمانے مین ایسی ناواقفیت کچھہ بڑے اعتراض کے قابل نہین ہے -

مقدار زیادہ ہوجائیگی -

تہوڑی دیر کے لئے مین بابر کے ہیرے کو یہین چہوڑ دیتا ہون اور اوس تاریخ کی کامل صحت پر اور کوئی فیصلہ قطعی نہین کرتا جس سے اوسکا وزن ٹہیک ٹہیک وہی ثابت ہوتا ہی جو کوہ نور کا ہے اور صرف اسی بات پر قناعت کرتا ہون کہ اونکی عام صحت سے کچھہ بحث نکرون گو اوس سے میرا وہ نتیجہ نہ نکلے جو پروفیسر ماسکلن نے نکالا ہے -

۱۵۶۳ء مین گارشیا دی آرٹا نے اپنی مشہور و معروف کتاب مین جو اوس نے مفردات اور مرکبات ادویہ ہند پر لکھی ہے چار بڑے ہیرون کا ذکر کیا ہے - جن مین سے اوس نے سنا تہا کہ ایک بیس نگر یعنی ویایانگر مین ہے اور مرغی کے چہوٹے انڈے کے برابر ہے اور باقی تین کا وزن حسب تفصیل ذیل ہے -

۱۲۰ منگلن[1] =	۲۰۰ رتی =	۱۵۰ قیراط
۱۴۸ " =	۲۳۳ ۱/۳ " =	۱۷۵ "
۲۵۰ " =	۴۱۶ ۲/۳ " =	۳۱۲ ۱/۲ "

ان تینون مین سے تو کوئی شاہان مغلیہ کا ہیرا ہو ہی نہین سکتا - کیونکہ اگر یہ فرض بھی کرلیا جاوے - کہ وہ ۱۵۶۳ء کے زمانے مین انسان کے ہاتھہ پڑ بھی گیا ہو تو جیسا کہ آیندہ ثابت کیا جاوے گا ضرور ہے کہ وہ ناتراشیدہ ہوگا - اور اوسکا وزن ۴۸۷ ½ قیراط کا یعنی ان مین جو سب سے بڑا ہیرا ہے اوس سے دو چند ہوگا - لیکن یہ ممکن ہے کہ وہ وہ ہیرا ہو جسے مرغی کے چہوٹے انڈے کے برابر بیان کیا گیا ہے - اور جسکی غالباً وہی شکل تھی

---

[1] اوس نے لکہا ہے کہ منگلن ۵ گرین کا اور قیراط ۴ گرین کا اور رتی تین گہن (یعنی دانہ گندم) کے برابر ہوتی ہے -

تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ بابر نے رعایا کے مال واسباب کے نقصان کے عوض اور سب چیزون سے اس ہیرے کا لینا زیادہ پسند کیا - اوسکا وزن ۸ مثقال یا ۲۲۴ رتی کا تہا اس سے ایک مثقال ۲۸ رتی کے برابر ہوا - اِس واسطے تاریخ فرشتہ کی رتیون کو بابر کی رتیون سے وہ نسبت ہے جو ۲۸ : ۴۰ - اور یہ فرض کر کے کہ چہوٹی رتی کا وزن ۱٫۸۴۲ گرین ٹرای کے برابر ہے بڑی رتی کا وزن نکالین تو ۲٫۶۳ گرین ٹرای کے برابر ہوتا ہے جو قریب قریب ٹیورنیر کے موتیون کی رتی کے ہموزن ہے اور اگر اِسکے برعکس بڑی رتی سے جو موتی کی رتی ہے اور ۲٫۶۲ گرین کی ہوتی ہے چہوٹی رتی کا وزن لگائین تو اوسکا وزن ۱٫۸۷ گرین ہوتا ہے جہانتک ہمکو معلوم ہے فرشتہ کا یہ بیان پہلے کہین طبع نہین ہوا بابر کے زمانے کے مثقال کا وزن جو رتی کے وزن کے برخلاف کم بدلتا رہا ہے پروفیسر ماسکلین نے تحقیق کیا ہے اور نتیجہ نکالا ہے کہ وہ ۷۴ گرین ٹرای کے برابر ہے - اگر اوسے ۷۳٫۶۹ گرین ٹرای کے برابر مانین اور ۸ مین ضرب دین تو ٹہیک ٹہیک وہی وزن یعنی ۱۸۶٫۰۶ قیراط کا ہوتا ہے جو کوہ نور کا انگلستان لانے کے وقت تہا - جب مثقال کا وزن دوسرے اندازے کے بموجب صحیح تسلیم کر لین تو بابر کی رتی ۱٫۸۴۲ گرین ٹرای کے برابر ہوگی - اور اوس کے ہیرے کا وزن قیراط مین اس طرح نکلے گا -

$$\frac{۱٫۸۴۲ \times ۳۲۰}{۳٫۱۶۸ \text{ گرین ٹرای فی قیراط}} = ۱۸۶٫۰۶ \text{ قیراط}$$

اِس حساب کے عمل سے یہ امر آپ کے ذہن نشین ہوگیا ہوگا - کہ رتی کے وزن مین ایک ادنی سے فرق سے نتیجے مین کتنا بڑا تفاوت ہوگیا - کیونکہ اگر ۱٫۸۶ بجائے ۱٫۸۴۲ کے رکہے جائین تو نتیجہ تعداد مطلوب سے زیادہ ہوجائے گا - یعنی کوہ نور ہیرے کے وزن سے

مغلیہ کے ہیرے کی نسبت لکھے ہین۔

اوّلاً وہ شاہان مغلیہ کے جواہرات کا ذکر کر کے (باب دہم مین) لکھتا ہے کہ اوس کا وزن ۳۱۹ ۱/۲ رتی یا ۲۸۰ قیراط ہے اور رتی ۷/۸ قیراط کے برابر ہے۔ جب پہلے **میر جملہ** نے اوسے **شاہجہان** کو دیا تو وہ لکھتا ہے کہ اوسکا وزن ۹۰۰ رتی یا ۷۸۷ ۱/۲ قیراط کا تھا اور کئی جگہ اسمین بال پڑے ہوے تھے لیکن جب اوس نے دیکھا تو گول تھا گلاب کے پھول کی طرح کٹا ہوا ایک سمت بہت ترچھا اور قاعدہ کے کنارے پر کچھ اُبھرا ہوا اندر کی جانب ایک بال اور رنگ مین خوبصورت تھا۔

دوسرے ۔ کوہ نور کی کان کے بیان مین (باب شانزدہم مین) وہ کہتا ہے کہ وہان وہ بڑا ہیرا ملا تھا جس کا وزن تراشنے کے قبل ۹۰۰ قیراط کا تھا اور جسے **میر جملہ** نے **اورنگ زیب** کو نذر دیا تھا اس بیان مین کئی غلطیان ہین اور اون کا ذکر بھی اوپر ہوگیا ہے۔ اسی جگہ یہ بھی اوس نے لکھا ہے کہ اس کان کو دریافت ہوے کوئی سو برس ہوے ہین۔

تیسرے ۔ باب ہیزدہم مین وہ لکھتا ہے کہ شاہانِ مغلیہ کا ہیرا رنگ مین بے عیب اور شکل مین اچھا اور وزن مین ۲۷۹ ۹/۱۶ قیراط کا ہے اوسکی قیمت اوس نے ۱۱۷۲۳۲۷۸ لیور ۱۴ سول ۳ لیارڈ یا ۵۴۹۲۷۸ پونڈ ۱۰ شلنگ ۱ ۱/۲ پنس لگائی ہے۔ اگر وہ صرف ۲۷۹ قیراط کا ہوتا تو اوسکی قیمت ۱۱۶۷۶۱۵۰ لیور ہوتی۔ ۹/۱۶ قیراط کی قیمت ازروے قاعدہ حساب کے ۴۸۱۲۸ لیور ۱۴ سول ۳ لیارڈ یا ۴۳۵۳ پونڈ ۱۲ شلنگ ۱ ۱/۲ پنس ہوی۔

چوتھے ۔ باب بست و دوم مین وہ بیان کرتا ہے کہ اوسے ہیرے کے تولنے کی

جس شکل مین کہ وہ میر جملہ کو ابتدائً ملا تھا - اب یہ بات کہ ان پتھرون مین سے جو گارشیا نے بیان کی کوئی بابر کا ہیرا ہو سکتا ہے اِس کی امید تو بے فائدہ ہے - لیکن یہ کہنا کہ انمین کوئی ہیرا مغلون کے قبضے مین نہین آیا یہ بھی عقل کے خلاف معلوم ہوتا ہے -

سنہ ۱۶۰۹ء مین دی بوٹ نے ایک کتاب جواہرات وغیرہ کے بیان مین لکھی اور اوسمین گارشیا کے تمام ہیرون کا تذکرہ کیا ہے - مگر اوس نے تین بڑی بھاری غلطیان کین جو اب تک بھی بجز ایڈیرین ٹال اڈیٹر کے اور کسی نے نہین پکڑین - ان غلطیون سے مابعد کے اون مصنفون کو غلطی ہوئی جنھون نے اڈیٹر کا حاشیہ نہین دیکھا اور جن مین ریونڈ مسٹر لنک اور پروفیسر ماسکلن بھی شامل ہین - پہلے تو اوس نے یہ غلطی کی کہ گارشیا کے بجای مونا روس کا نام سنداً بیان کیا - دوسرے مینگلن کو قیراط کا ہموزن بتا دیا - تیسرے اپنے مفروضہ مصنف مونا روس کی سند سے یہ لکھدیا کہ سب سے بڑا ہیرا دیکھا مین ۱۴۰½ قیراط کا ہے -

ابھی تک مصنفین نے اوس بڑے ہیرے کی طرف کچھ بھی توجہ نہین کی جو ایک پرتگالی نے تیرہوین صدی عیسوی کے شروع مین وجراکرو ضلع بلاری کی کان مین پایا تھا اور جسکا بیان ہم نے ایک نوٹ مین لکھا ہے اوسکا وزن ۴۳۴ر۷ قیراط کا تھا - اِسکے بعد اِس ہیرے کا کچھ حال معلوم نہین کہ کیا ہوا - یہ وہ ہیرا تو ہو نہین سکتا جو میر جملہ نے شاہجہان کو دیا تھا ہان البتہ یہ ممکن ہے کہ وہ پِٹ کا ہیرا ہو - جو پٹ کو سنہ ۱۷۰۱ء مین ملا تھا اور اوسوقت ۴۲۶ قیراط کا تھا - لیکن اگر یہ صحیح ہے تو وہ ایک سو برس تک بے ترشا رہا ہوگا - پٹ کے ہیرے کی نسبت عموماً لوگ یہ امر تسلیم کرتے ہین کہ وہ پرتیال کی کان مین ملا تھا -

اَب ہم اون حالات پر مختصراً نظر ڈالتے ہین جو ٹیورنیر نے کئی جگہ الگ الگ شاہانِ

ٹیورنیر کا جو دوسرا بیان ہے اوس مین علانیہ دو غلطیان ہین جن دونون کی نسبت کہہ سکتے ہین کہ وہ کاتب کی غلطیان ہین - اوس نے شاہجہان کے بجاے اورنگزیب اور ۹۰۰ رتی کے بجاے ۹۰۰ قیراط لکھدیا ہے اسلیے اس بیان کو نظر انداز کرنا چاہیئے - اب ہمین صرف بیانات ذیل پر غور کرنا باقی رہگیا -

اصلی وزن ۹۰۰ رتی = ۷۸۷ $\frac{1}{2}$ قیراط تراشنے کے بعد ۳۱۹ $\frac{1}{2}$ رتی = ۲۸۰ قیراط

اصلی وزن ۹۰۷ رتی = ۷۹۳ $\frac{5}{8}$ قیراط تراشنے کے بعد ۳۱۹ $\frac{1}{2}$ رتی = ۲۷۹ $\frac{9}{16}$ قیراط

اب ٹیورنیر کے حساب کے بموجب جو رتی کو $\frac{7}{8}$ قیراط کے برابر بتلاتا ہے ٹھیک ٹھیک نتیجۂ ذیل نکلتا ہے -

۹۰۰ رتی = ۷۸۷ $\frac{1}{2}$ قیراط [ل]
۹۰۷ " = ۷۹۳ $\frac{5}{8}$ "
} ۳۱۹ $\frac{1}{2}$ رتی = ۲۷۹ $\frac{9}{16}$ قیراط

جب ان تمبون کو دیکھتے ہین تو اوس انتظامین اوزان کا ایک عجیب و غریب تطابق معلوم ہوتا ہے جب یہ ہیرا تراشا گیا تو ۳۱۹ $\frac{1}{2}$ رتی اوسکا وزن تھا اور بابر کا ہیرا بھی ۸ مثقال یعنی ۳۲۰ رتی کا تھا - لیکن رتیون کی مقدار مین فرق ہے - پہلے رتی تو ۲٫۶۶ گرین ٹرای کے برابر ہے اور دوسری ۲٫۴۸۰ (یا ۲٫۴۸) گرین کے برابر - اس سے قیراط مین حسب مذکورہ بالا یہ دونون وزن ۲۸۱ $\frac{1}{16}$ اور ۲۷۹ $\frac{9}{16}$ ہوتے اور اس سے ان دونون ہیرون کے وزن مین ظاہرا ۱ $\frac{1}{2}$ قیراط کا تفاوت ہوا - ہمارے آئندہ بیان سے یہ ثابت ہوجائیگا کہ

ل اصلی وزن کا فرق جو ٹیورنیر کے بیان سے ایک جگہ ۹۰۰ رتی اور دوسری جگہ ۹۰۷ رتی ہے اور جسے اوس نے بیان کے بانشدون سے سنا ہے اصلی بحث پر کچھ موثر نہین ہے - یہان صرف اوسی وزن سے بحث ہے کہ جو تراشنے کے بعد اوس ہیرے کا رہگیا تھا -

اجازت دی گئی جب اوس نے تولا تو اوس کا وزن ۹ ۳۱ ½ رتی یا ۲۷۹ ۹/۱۶ قیراط نکلا اور اوسی جگہ یہ بھی لکھتا ہے کہ جب وہ ناتراشیدہ تھا تو جیسا مین نے دوسری جگہ بیان کیا ہے کہ اوسکا وزن ۹۰۷ رتی یا ۷۹۳ ۵/۸ قیراط کا تھا اور اوسکی شکل ایسی تھی کہ جیسے انڈے کو کاٹ کر دو ٹکڑے کر لیا ہو۔

ٹیورنیر نے ہیرے کی تصویر جو لکھی ہے مسٹر لنک نے اوسکی نسبت بیان کیا ہے کہ وہ بہت احتیاط سے اوتاری گئی ہے۔ ہان اسمین اس قدر تو صحیح ہے کہ اوسکی نقلین جو معدنیات اور جواہرات کی کتابون مین لی گئی ہین وہ بہت صاف ہین اور نمونے کی گلاس بھی اسی صورت پر بنائے گئے ہین۔ لیکن ابتدائی تصویر کی نسبت یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ بے ڈھنگی بنی ہے جسمین اوسکے رخون کے حدود تین متوازی خطوط کے سلسلون سے ظاہر کئے گئے ہین جو بقاعدے طور پر ایک دوسرے کو قطع کرتے ہین۔

اس کے سوا اِس ہیرے کا جس نے پہلے بیان کیا ہے وہ ڈاکٹر برنیر ہے جو اوسے "عدیم النظیر" کے نام سے پکارتا ہے اور لکھتا ہے کہ میر جملہ نے **شاہجہان** کو نذر کیا تھا اور اوسی وقت **گولکنڈہ** کی فتح کے لئے فوج بھیجنے کی اوسے صلاح دی تھی۔

اَب لیجیے اِن بیانات کو ہم ایک سلسلے وار اور عام فہم طرز پر مرتب کرتے ہین۔ پہلے یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ ٹیورنیر اور برنیر جیسے دو شخصون نے **اورنگ زیب** کے مشہور و معروف زبرجد کا حال اچھی تفصیل سے بیان کیا ہے اِن کی نسبت ایسا خیال بھی نہین کر سکتے کہ جس پتھر کو وہ پرکھتے اوسکی شناخت مین وہ دہوکا کہا جاتے جس کو اونہوانے دیکھا وہ یقیناً ہیرا ہی تھا گو بعض مصنفین کا خیال اِسکے بالکل برخلاف ہے۔

سات آٹھ لاکھہ پونڈ ہے انہین نادرشاہ ہندوستان سے ۱۷۳۹ء مین لے گیا تھا۔

فاربس کی راے مین پہلا ہیرا مغلیہ ہیرا ہے جسکا بیان ٹیورنیر نے اپنی کتاب مین لکھا ہے اور کہتا ہے کہ ۲۶۸ - اور ۲۷۹ $\frac{9}{16}$ قیراط کا وزن اوس وقت کچھ شمار مین نہین لانا چاہیئے جب کہ یہ دیکھا جاے کہ ایک کو یورپین سیاح نے جو باریک بینی مین ید طولے رکہتا تہا اور دوسرے کو فارس کے رہنے والے نے لاپروائی سے بیان کیا ہے اگر حسب مذکورہ بالا یہ وزن انگریزی قیراط مین لیا جاے جو ۲۶۸ $\frac{9}{5}$ قیراط ہے تو دونون وزن اور بھی قریب قریب ہوجاتے ہین - دریاے نور ہیرا تو ابھی تک بادشاہ ایران کے یہان موجود ہے اور چونکہ اوسکا وزن ۱۸۶ قیراط کا ہے اوسکی نسبت کسی طرح گمان بھی نہین ہوتا کہ وہ وہی ہیرا ہے جو بابر[۵۱] کے پاس تہا۔

بعض لوگون کی جن مین سے ایک پروفیسر شراف باشندہ وینا بھی ہے یہ راے بھی ہے کہ مغلیہ ہیرا ہم شکلی کے لحاظ سے وہ ہیرا ہے جسے آرلاف کہتے ہین اور جو اب شاہان روس کے پاس ہے - اوّل تو یہ کہ ٹیورنیر نے نقشہ کھینچکر جس سے اسکا وزن لمبائی اور چوڑائی بتائی ہے اوس سے اور اس ہیرے سے بڑا تفاوت ہے علاوہ برین آرلاف ہیرا سری رنگا کے مندر سے ملا تہا جو دریاے کاویری کے ایک جزیرے مین اور علاقے میسور مین تہا - اور اس سبب سے وہ ہندوون کے پاس تہا یہ بالکل خلاف قیاس ہے کہ وہ کبھی مغلون کے قبضے مین رہا ہو۔

۵۱ "جو بابر کے پاس تہا" اس کے بجاے اگر یہ ہو "جس کا نام کوہ نور ہے" تو مطلب مدعا کے موافق ہوتا ہے۔

ٹیورنیر فلورنٹائن کے ہلکی قیراط کا استعمال کرتا تھا جس سے سمجھنا چاہیے کہ مغلیہ ہیرے کا وزن انگریزی قیراط مین ٹیورنیر کے وزن سے جو اوس نے فلورنٹائن قیراط مین دیا ہے ۳ فیصدی کم ہے - اِس لئے اِس وزن کا دوسرے اوزان سے مقابلہ کرنے کے لئے جو انگریزی قیراط مین بیان کئے گئے ہین اوس ہیرے کا وزن ۲۶۸ $\frac{۱۹}{۲۰}$ انگریزی قیراط سمجھنا چاہیئے جس سے اگر ۱۸۶ $\frac{۱}{۱۶}$ کو ہم نکالڈالین تو قریب قریب ۸۲ $\frac{۱}{۲}$ باقی رہتے ہین - بابر کا ہیرا جو ۳۲۰ رتی کا اور مغلیہ ہیرا جو ۳۱۹ $\frac{۱}{۲}$ رتی کا ہے یعنی دونون وزن تقریباً ایک ہی معلوم ہوتے ہین یہ صرف ایک دہوکا ہے - کیونکہ اگر رتیان ایک ہی وزن کی بیجائین تو بابر کے ہیرے کا وزن ۲۲۴ رتی ہوگا جیسے تاریخ فرشتہ مین ۸ مثقال کے برابر لکھا ہے - اِس سے اصل تفاوت ۳۱۹ $\frac{۱}{۲}$ - ۲۲۴ = ۹۵ $\frac{۱}{۲}$ رتی یا قیراط مین بحساب فی رتی $\frac{۷}{۸}$ قیراط ۸۳ $\frac{۱}{۲}$ قیراط ہوگا - یہ تو بہت کچھ ۸۲ $\frac{۱}{۲}$ قیراط کے قریب قریب ہے جو پہلے دوسری طرح سے نکل چکا ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بابر کے ہیرے کا وزن مغلیہ ہیرے سے ۸۳ قیراط کم تھا -

دہلی سے نادرشاہ جن ہیرون کو لے گیا اون کا نہ تو کہین وزن لکھا ہے اور نہ اون کی لمبائی چوڑائی کا کہین ذکر ہے - لیکن ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اِس سے پہلے مسٹر فاربس کے اوس دلچسپ بیان کو نقل کرین جسے اکثر مصنفین نے نظرانداز کردیا ہے - وہ لکھتا ہے کہ ایک ایرانی امیر نے جس کے پاس ۱۱۰ قیراط کا ایک ہیرا تھا اور جو سمندر مین بعد مین کھویا گیا تھا سنہ ۱۸۰۸ء عربی لکھاوٹ مین مجھ سے یہ بیان کیا تھا - کہ اصفہان کے شاہی خزانے مین دو ہیرے ہین - ایک کوہ طور (یا کوہ نور) جس کا وزن ۲۶۴ قیراط اور قیمت پانچ لاکھ پونڈ ہے اور دوسرا دریاے نور جو چوڑا ہے اِن دونون کی قیمت

لہ ظن غالب ہے کہ جب ٹیورنیر نے اورنگ زیب کے جواہرات کو دیکھا تھا اوس وقت بابر کا ہیرا درحقیقت شاہجہان کے پاس تھا اور اورنگ زیب کو شاہجہان کی وفات کے بعد ملا ہوگا -

ٹیورنیر کے بیانات جو اس تاریخ کے متعلق ہین وہ یہ ہین کہ (۱) مغلیہ ہیرا کولور کے کی کان مین نکلا تھا - اور اگرچہ مرے اور اسٹریٹر وغیرہ نے اسکی خاص تاریخ بھی لکھی ہے جب کہ وہ دستیاب ہوا تھا مگر ہم اوسکی نسبت کچھ نہین کہہ سکتے (۲) اور وہ میر جملہ کو ملا تھا جس نے ۱۶۵۶ع مین شاہجہان کو نذر کیا (۳) اور وہ ابتدا مین ۹۰۰ رتی یا ۷۸۷½ قیراط کا تھا - لیکن جب وہ ہارٹنشیو بارگیو کے ہاتھون مین گیا تو اوس نے اوسکو گھسکر (بظاہر کاٹکر نہین) اسقدر گھٹا دیا کہ جب ٹیورنیر نے خود بذات خاص اوسے دیکھا تو وہ صرف ۳۱۹½ رتی یا ۲۷۹ ۹/۱۶ قیراط کا تھا - (۴) جو تصویر کہ ٹیورنیر نے اسکی اوتاری اگرچہ وہ بے ڈھنگے طور کی ہے مگر ایسے پتھر کی ہے جسکا وزن کامل ۲۷۹ ۹/۱۶ قیراط (فلورنٹائن) کا ہونا چاہئیے اور نیز یہ تصویر ٹیورنیر کے بیان کے مطابق ہے (۵) پھر اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی ایک طرف ترچھی ہے اور اوسمین بال وغیرہ بھی ہین - غالباً یہ ہیرے کو بابر

لہ یہان یہ کہنا کہ بابر کا ہیرا شاہجہان کے پاس درحقیقت تھا کسی قدر بیجا اور خلاف واقع معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہمایون نے وہ ہیرا طہماسپ صفوی کو اوس وقت دے دیا تھا جب کہ وہ شیر شاہ کے خوف سے ایران کو بھاگ گیا تھا - پھر یہ ہیرا شاہ طہماسپ نے برہان نظام شاہ والی احمد نگر کو اوس کے شیعہ ہونے کی خبر سنکر ہدیۃً بھیجا تھا - اس سے آگے اوس کا حال معلوم نہین کہ کیا ہوا - اگر مغلون کے قبضے مین وہ ہیرا آگیا تو اوس کے لئے ثبوت چاہیے

بعض مصنفین نے ایک بڑے لمبے تاریخی سلسلے کا ذکر کیا ہے جس سے اونکے نزدیک بابر کا ہیرا کوہ نور ثابت ہوتا ہے - اس فرضی تاریخی سلسلے کو اتنا طول دیا ہے کہ جسمین کم از کم پانچ سو برس کا تذکرہ ہے لیکن اوسکا سلسلہ اسناد بالکل بے بنیاد ہے - وجہ اوسکی یہ ہے کہ ارسکن و پروفسر ماسکلن و جنرل کننگہم کی راے کے برخلاف :- اس مین کسی طرح کا شک نہین کہ بابر کا ہیرا ۱۵۲۶ء مین ۸ مثقال یا ۳۲۰ رتی کا تھا جو انگریزی حال کے قیراط مین ۱۸۶ یا ۱۸۰ قیراط کا ہوا - لیکن ساتھہ ہی اسکے یہ بھی ظاہر ہے کہ بابر کے زمانے سے نادر شاہ کے حملے تک اس وزن کے ہیرے کا کہین بھی ذکر نہین آیا جس سے ثابت ہو کہ وہ شاہان مغلیہ کے پاس تھا - اور کوہ نور ہیرے کا وزن بھی اوس وزن کے برابر اوسوقت تک یعنی سنہ ۱۸۵۰ء تک ہمکو نہین معلوم ہوا جب کہ وہ انگلستان مین لایا گیا - اور اوسوقت بھی اگرچہ اوسکا وزن ۱۸۶ ۱/۱۶ قیراط تھا تاریخی شہادت گزری کہ وہ بابر کا ہیرا نہین ہے -

اس بیان کو صاف صاف ادا کرنے کے لئے ضرور ہے کہ جو کچھہ ہمنے ابھی اور بیان کی نسبت بیان کیا اوسکا خلاصہ کردین - جن ہیرون کا کاشیا دی ارتا نے ذکر کیا ہے وہ ہیرے مغلون کے پاس نہ تھے اور نہ اونکے وزن اس قدر ہین کہ جو بابر کے یا شاہان مغلیہ کے ہیرے کے بیان کئے جاتے ہین اور وہ ۱۸۷ ۱/۲ قیراط کا ہیرا جسکا ذکر دی بوٹ نے کیا ہے یہ ایک خیالی ہیرا ہے جسکا کہین وجود نہین - ٹیورنیر نے کوئی ایسا پتھر نہ دیکھا جسکا وزن بابر کے ہیرے کے برابر ہو اور وہ اورنگ زیب کے قبضے مین ہو اور نہ ہم یہ خیال کرسکتے ہین کہ اوسنے یہ بات سنی ہو کہ کوئی ایسے وزن کا ہیرا شاہجہان کے پاس منجملہ اور جواہرات کے زمانے قید مین تھا - اگر ٹیورنیر یا برنیر مین سے کوئی سنتا کہ شاہجہان کے پاس وہ ہیرا ہے تو ضرور اوس کا ذکر کرتے - مگر

جس سے ہیرے کی شکل ایک اچھی گول گلاب کے پہول کی سی ہوگئی - مگر ہان ایک طرف سے دوسری طرف کو ترچہاپن زیادہ تہا - جسے ٹیورنیر نے اپنی اصل تصویرین ایک طور پر دکہایا ہے - لیکن اوسکی نقلون مین جو مصنفین نے اپنی اپنی کتابون مین اوس سے لی ہین اُس بات کو ٹہیک ٹہیک نہین لیا اور جو گلاس کے نمونے بنائے گئے اون مین اس بارہ مین صرف کوتاہی نہین ہوئی بلکہ وہ نہایت چہوٹے بنائے گئے ہین کہ جن سے یہ مدعا ظاہر ہونے سے رہ گیا - یہ بیان یہان ہم اس وجہ سے کرتے ہین کہ ان نمونون کو بعض اوقات نہایت صحیح سمجہا جاتا ہے اور اون کی شکل پر لوگ اپنی اپنی راے کا اظہار کرتے ہین -

اَب دلائل بالا سے ہمین یہ موقع حاصل ہوگیا کہ ہم اون لوگون کے ساتہ موافقت کا اظہار کرین جنکی راے ہے کہ بابر کا ہیرا اور ہے اور مغلیہ ہیرا اور مگر پہر بہی ہمین ان مین سے بہت سون سے اختلاف کرنا پڑے گا کیونکہ اگرچہ سب کی نہین تاہم اون مین سے اکثر کی یہ راے ہے کہ مغلیہ ہیرا دنیا سے معدوم ہوگیا ہے اور جس ہیرے کا نام **نادرشاہ** نے سنہ ۱۷۳۹ع مین کوہ نور رکہا وہ بابر کا ہیرا تہا - مگر پہر بہی ہم یہ کہینگے کہ اس نام کے لئے زیادہ موزون مغلیہ ہیرا ہی جسے **محمد شاہ** سے جو اورنگ زیب کے گہرانے کا کمزور بادشاہ تہا **نادرشاہ** لے گیا تہا - جب ٹیورنیر نے اوسے دیکہا تو اوسکی وہ خوبی اور شان تہی کہ یہ نام اوسی مغلیہ ہیرے کے لئے زیبا تہا - ہان البتہ اوسوقت یہ نام موزون نہ تہا جس وقت کہ اُسکی بگڑی ہوئی صورت تہی جس سے یہ زبردست شبہہ پیدا ہوا کہ وہ بابر کا ہیرا ہے -

جس ہیرے کا نام اَب کوہ نور ہے اوسے **نادرشاہ** ایران لے گیا تہا جہان سے

کا ہیرا ثابت کرنے کی غرض سے بعض مصنفین کی خصوصاً مسٹر ماسکلن کی راے ہے
کہ ٹیورنیر کا بیان اوس ہیرے پر صادق نہین آتا جو میر جملہ نے شاہجہان کو دیا تھا - اور
اس وجہ سے جسکا وہ بیان کرتا ہے وہ وہ نہین ہے جو کوہ نور مین ملا تھا - اور ٹیورنیر نے اون خاص
قسم کی ریتون مین جنکا اوسنے ذکر کیا ہے غلطی کی ہے اور اس وجہ سے جو وزن اون سے
اونہین ہوتی کی . تیان فرض کرکے قیراط مین نکالا گیا ہے غلط ہے - اور سب سے آخر پروفیسر
ماسکلن کی راے ہے کہ ٹیورنیر نے جو تصویر اوس پتھر کی دی ہے وہ اوسکے بیان کے مطابق
نہین ہے بلکہ بالکل غلط اور اوسکی لمبائی چوڑائی مین نہایت مبالغہ ہے - .
غرضکہ ان اعتراضات سے ٹیورنیر کی تحریر کا خلاصہ نکلتا ہے کہ اوسنے ایک بڑا پتھر
تو دیکھا مگر جو کچھہ اوسنے اوسکے وزن اور تاریخ کی نسبت لکھا وہ محض غلط اور مہمل ہے
اگر مجھے یہ خیال ہوتا کہ ٹیورنیر سا نہایت تجربہ کار جوہری ایسی غلطی کریگا تو مین اوسکی کتاب کی
اڈیٹری کبھی نہ کرتا - یہ بالکل خلاف قیاس ہے کہ فرصت کے وقت وہ اوس پتھر کو اپنے
ہاتھہ سے دیکھے اور تولے اور پھر ایسی غلطی کرے اور کہے کہ اوس کا وزن ۲۷۹ $\frac{۹}{۱۶}$
یا یون کہو کہ ۲۸۰ قیراط (فلورنٹائن) ہے حالانکہ اوس کا وزن صرف ۱۸۶ (انگریزی)
قیراط کا ہے -
بہت سے مصنفین نے صرف اپنے خیال کی بنا پر ٹیورنیر کے بیانات کو تسلیم اور رد
کیا ہے مگر ہم اسکو اچھا نہین سمجھتے - اس قسم کی عادت کوئی مصنف پسند نہین کرے گا
اگر یہ فرض کیا جاے کہ اس بیان مین اسقدر لغویات اور غلطیان ہین تو سیدھا طریق یہ ہے
کہ ایسے مصنف کا تمام بیان کان لم یکن تصور کرنا چاہیے -
ٹیورنیر کی تصویر اور بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہارٹنشیو بارگیسو نے اوسے گھسا -

رضا قلی خان کے جواہرات مین سے نکلا تہا اوس کا وزن ۱۳۰ قیراط کا تہا - اور معلوم ہوتا تہا کہ نیچلے طرف سے یا جدہر اوسکا سب سے بڑا رُخ تہا کاٹا گیا ہے - وہ بادشاہ کے ملاحظہ مین آیا - اور طہران کے جوہریون نے اوسے مکرر تراشنے کے لیئے ۶ ہزار پونڈ مانگے

ڈاکٹر بیک کی راے ہے کہ وہ کوہ نور کا یعنی مغلیہ ہیرے کا ایک ٹکڑا تہا - یہ نہین ہوسکتا کیونکہ جیسا ہمنے اوپر بیان کیا اگر مغلیہ ہیرا اور کوہ نور ہیرا ایک ہی ہین تو ۱۳۰ قیراط کا ٹکڑا اوس سے کہان جدا ہوسکتا ہے اوس سے تو صرف ۸۲ ½ قیراط اصل وزن سے کم ہوا ہے اور مغلیہ ہیرا اور بابر کا ہیرا ایک مانین تو بہی غلط ہے اوسکا ٹکڑا یہی اور نہین ہوسکتا - اوسکا تو کل وزن صرف ۳۲۰ رتی کا تہا - اسے ایسوسی ایشن کا ایک اور جلسہ ہوا اوس مین پروفسر ٹینیٹ نے غلطی مین اور بہی ترقی کی اور کہا کہ روسی ہیرا یعنی آرلاف بہی اسی کا ایک ٹکڑا ہے اس آرلاف ہیرے کا ابہی اوپر ایک جگہ اور بہی ذکر آچکا ہے -

اور بہی بہت سے مصنفین یہی راگ گاتے ہین - اور انہین مین سے پروفسر ٹکل نے آخر اپنے آرٹکل مندرجہ انسائکلو پیدیا برٹینکا مین لکہا ہے - کہ یہ تینون اوس مغلیہ ہیرے کے ٹکڑے ہین جسے ٹیورنیر نے دیکہا تہا - اس قول کا یہ نتیجہ ہوگا کہ یہ تینون جن کا وزن علیحدہ علیحدہ - ۱۹۳ - ۱۸۶ ۱/۱۶ اور ۱۳۰ ۵/۱۶ قیراط کا یا سب کا ملکر مجموعہ ۵۰۹ ۱/۱۶ قیراط ہی ایک ایسے ہیرے کے ٹکڑے ہین جن کا وزن ۲۷۹ یا ۲۸۰ فلورینٹائن قیراط ہے - اور پہر یہ کہنا کہ یہ تینون ملکر قریب قریب اوسی شکل و رلمبائی اور چوڑائی کے تہے جسے ٹیورنیر نے بیان

۵۱ پروفسر ٹکل نے یہی اوزان اس طرح لکہے ہین ۱۹۴ ¾ ۱۸۶ ۱/۱۶ ۱۳۲ جن کا مجموعہ ۵۱۲ ۱۳/۱۶ قیراط ہوتا ہے -

یہ افواہ سننے مین آئی کہ اوسکے کئی ٹکڑے ہوگئے - مگر کب اور کس نے کئے اسکا کچھ حال معلوم نہین اس بیان کے تسلیم کرنے سے بعض مصنفین کو بڑی دقت عائد ہوئی ہے اونہون نے اِن ٹکڑون کے اوزان اور اونکے نام بھی مقرر کئے ہین - مگر اِن ٹکڑون کا وزن مغلیہ ہیرے کے اوس وزن سے بڑہ گیا ہی جو ٹیورنیر نے دریافت کیا تھا -

آرلاف اور خود مغلیہ ہیرا اور کوہ نور یہ تینون ایک ہی پتھر کے ٹکڑے بیان کئے گئے ہین - لیکن یہ ایک ایسا خیال ہے جو اِن تینون ہیرون کی اوس تاریخ سے بالکل مختلف ہے جس پر کسی طرح کا اعتبار ہوسکتا ہے اس سوال مین اس امر سے تو کچھ بحث ہی نہین ہے کہ صرف کوہ نور ہیرے کو مغلیہ ہیرے سے تراش کر بنایا ہی بلکہ اس بحث سے تمام معاملہ ہی بدل جاتا ہے اور یہ ماننا پڑتا ہے کہ کوہ نور ہیرا اوس سے ۱۲۰ برس بیشتر موجود تھا جبکہ بارگیو نے مغلیہ ہیرے کو دیکھا تھا - یہ مسٹر اسٹریٹر کی راے ہے اور اوس نے اِن ہیرون کے حالات مین کئی بار لکھا ہے کہ "تمام لوگ اس بات پر متفق ہین" کہ بابر کا اور کوہ نور ہیرا ایک ہی ہے - اور مغلیہ ہیرا جدا ہے - لیکن یہ غلط ہے متفق کہان ہین یہی اسکی توساری بحث ہے -

مسٹر اسٹریٹر کو اپنا وہ بیان یاد کرنا چاہیئے جو اوسنے اپنی ایک پہلی کتاب مین لکھا ہے کہ اس بات مین بہت ہی کم لوگون کو شک ہے کہ مغلیہ ہیرا اور کوہ نور ہیرا ایک ہی ہین - مین تو یقیناً کہہ سکتا ہون کہ یہ راے اون کی اوس راے سے بدرجہا بہتر ہے جو اونہون نے حال مین دی ہے -

برٹش ایسوسی ایشن کے ایک جلسے مین جو ۱۸۵۱ء مین ہوا تھا ڈاکٹر بیک نے ایک ہیرے کا تذکرہ کیا تھا جو ۱۸۳۲ء مین عباس مرزا کے خراسان فتح کرتے وقت

جیساکہ وہ انگلستان لاتے وقت تہا۔ اوسکے بعض نقصانات کے سوا جنہین ٹیورنیر نے مغلیہ ہیرے مین بیان کیا ہے مسٹر ٹینٹ نے لکہا ہے کہ اوسکی چوٹی پر ایک بال ہے اور چونکہ وہ اوس شگاف کے خط پر ہے جو اوپر کی سطح کے متوازی ہے اِس سے یہ قوی شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ اوسوقت آگیا ہوگا جب اوس مین سے اوپر کا حصّہ توڑا گیا تہا جسکا وزن باقی دو ٹکڑون سے ملکر اور نیز جبکہ اوسمین وہ نقصان وزن بہی شامل کرلین جو اوپر کی چار طرفون کے گہسنے اور جلا دینے سے ہوا ہے اِن دو پتہرون (مغلیہ ہیرے اور کوہ نور) کا فرق یعنی ۰۲ ۱/۲ قیراط کے برابر ہوگا۔

پروفیسر ماسکلن کا قول ہے کہ ٹیورنیر صاحب کا مغلیہ ہیرے کا بیان جسمین بالون اور نقصان کا ذکر ہے اور جو ابہی بقیہ پتہر مین باقی ہے صاف کوہ نور پر چسپان ہوتا ہے اور وہ تصویر جس سے مغلیہ ہیرے کی کامل صورت معلوم ہوتی ہے بادی النظر مین کوہ نور کے مشابہ نہین ہے۔ مگر ایک حد تک یہ شبہہ ہمارے اوپر کے بیان سے رفع ہوجاتا ہے۔ تصویر نمبر ۱۷ ۵ اور اوسکے حواشی سے نہ صرف اِسی کا ظنِ غالب ہے کہ کوہ نور مغلیہ ہیرے سے تراش کر بنایا گیا ہے بلکہ اوس کی وضع اور نقشے سے اِس امر کے امکان کی تصدیق کامل ہوتی ہے۔

ٹیورنیر صاحب نے جو مغلیہ ہیرے کا بیان کیا ہے میرے نزدیک بیانات بالا سے بخوبی ثابت ہوگیا ہے کہ وہ بابر کے ہیرے پر صادق نہین آتا بلکہ واقعات اور حالات گزشتہ سے اِسی بات کو تقویت ہوتی ہے اور امکان کا جہوک اِسی جانب ہے کہ کوہ نور ہیرا مغلیہ ہیرے سے ٹوٹ پہوٹ کر بنا ہے۔ اب اسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مغلیہ ہیرا جسکا تاریخی معلومات

ل۵ تصویر یہان اِس وجہ سے نہین چہاپی گئی کہ پتہر اوسکا اچہا چہپنا مشکل ہے۔

کیا ہے بالکل سمجھ مین نہین آتا۔

لیکن اگر ہم صرف یہ فرض کرلین کہ جب نادرشاہ مغلیہ ہیرے کو یہان سے لے گیا اور وہ بعد ازان کئی آدمیون کے قبضے مین آیا اور اونہون نے اوس کے تین ٹکڑے کیے جن کا ملا کر کل وزن ۸۲ $\frac{1}{2}$ قیراط یعنی

اوس تفاوت کے برابر ہے جو اوسکے اور کوہ نور ہیرے کے مابین ہے جبکہ وہ انگلستان	وزن مغلیہ ہیرے کا ۲۷۹ $\frac{9}{16}$ فلورنٹیائن قیراط	= ۲۶۸ $\frac{19}{32}$ انگریزی قیراط
	وزن کوہ نور ہیرے کا	= ۱۸۶ $\frac{1}{16}$ 〃
	تفاوت	۸۲ $\frac{1}{2}$ 〃

بھیجا گیا تھا تو ہمین اس فرق کا سبب بخوبی صاف صاف معلوم ہوجاتا ہے اور پھر ٹیورنیر کے بیان کی نسبت بھی کوئی دقت عائد نہین ہوتی اگرچہ اوسکے معاینہ کے بعد اِس پتھر مین ضرور شکست و ریخت ہوئی ہے۔

لاہور کے خزانے سے جس وقت کوہ نور انگریزون نے لیا ہے اگر اوس وقت اوسکی صورت سے ہمارے بیان کی تصدیق کامل طور پر نہ ہوجاتی تو یہ خیال بیشک اِن افواہون کی بنیاد پر دلون مین جم جاتا۔ لیکن اوسکی تصدیق سے اب یہ خیال باطل ہوگیا۔ مسٹر ٹینینٹ بیان کرتا ہے کہ جب وہ **انگلستان** مین لایا گیا تو اوس وقت اوس کے دو طرف قطع و برید کے نشان تھے جن مین سے ایک طرف تو جلا بھی نہین کی گئی تھی۔ اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ اِس کو ضرور توڑا گیا ہے۔

جب کوئی شخص کوہ نور کے صحیح خاکے اور نمونون کو دیکھے تو اوسے اِس امر مین کوئی شک باقی نہین رہتا کہ اوس مین تراشنے اور جلا دینے کے بعد توڑ پھوڑ ہوئی ہے اور جس جوہری نے کہ اوسے تراشا اور جلا دی ہے وہ ایسے بُری طرح پر کبھی اوسکو نہین چھوڑ سکتا۔

ا ب۔ اگر یہ قیراط فلورینٹائن ہون تو اوسکا وزن انگریزی قیراطین ۶ ۵ ۷ قیراط ہوگا۔

سنہ ۱۶۵۶ع مین اس ہیرے کو ٹیورنیر نے **اورنگ زیب** کے جواہرخانہ مین دیکھا اور اوسکا وزن جب تحقیق کیا تو ۳۱۹ $\frac{1}{2}$ رتی یا ۲۷۹ $\frac{9}{16}$ قیراط پایا۔ اگر یہ وزن فلورینٹائن قیراطمین ہو تو انگریزی قیراطمین اوسکا وزن ۲۶۸ $\frac{19}{15}$ قیراط ہوگا۔ یہ اس لئے اسقدر گھٹ گیا تھا کہ اسکو ایک وینس کے باشندے ہارٹنسیو بارگیو نے گھسا اور بیفائدہ اسقدر کم کردیا۔

اسکے بعد **اورنگ زیب** کے گھرانے کی سلطنت کمزور ہوگئی سنہ ۱۷۳۹ع مین **نادرشاہ** آیا۔ **دہلی** کو لوٹا اور ستر اسی کرور کا مال لے گیا۔ اوسکے ساتھ **محمد شاہ** سے یہ ہیرا بھی چھپٹ لیا تھا۔ کہتے ہین کہ **نادر** نے ہیرا دیکھتے ہی اسکا نام کوہ نور رکھدیا۔ جو اوس ہیرے کے لئے نہایت ہی موزون ہے جیسا بیان ٹیورنیر نے لکھا ہے۔

جب سنہ ۱۷۴۷ع مین بمقام **قلات** واقع **خراسان** **نادرشاہ** مارا گیا تو وہ ہیرا اوسکے پوتے **شاہرخ** کو ملا جو مشہد مین رہتا تھا۔ اور جب **آغا محمد** میر **عالم خان** نے گرفتار کرکے ہیرے کے لیے بہت ایذا دی مگر یہ ہیرا اوسسے نہ ملا۔ سنہ ۱۷۵۱ع مین **شاہرخ** نے یہ ہیرا **احمد شاہ** کو دیا جو شاہان کابل کے درانی خاندان کا مورث اعلی تھا اور جس نے **شاہرخ** کی مدد کی تھی پھر وہ وراثتاً اوسکے بیٹے **تیمور** کے ہاتھ آیا جو آکر کابل مین رہنے لگا تھا سنہ ۱۷۹۳ع مین اوسکے بڑے بیٹے **شاہ زمان** کو ملا۔ اسے اسکے بھائی **محمد** نے تخت سے اوتار کر اندھا کرکے قید کر رکھا تھا مگر یہ ہیرا پھر بھی اوسکے پاس موجود تھا۔ لیکن دو برس بعد یہ اوسکے تیسرے بھائی **سلطان شجاع** کے ہاتھ لگ گیا۔ الفنسٹن صاحب لکھتے ہین کہ اس ہیرے کو اور جواہرات کے ساتھ اوس حجرے کی دیوار مین چھپا دیا گیا تھا جس مین

کی ناواقفیت کی وجہ سے تلف ہونا بیان کیا گیا ہے حالانکہ وہ تلف نہین ہوا بلکہ بابر کا ہیرا اگر تلف ہو گیا ہو تو ہو کیونکہ اوسکے تاریخی[۱] حالات مشتبہ ہین - اصلی حال معلوم نہین - اب رہی یہ بات کہ بابر کے ہیرے کا وزن وہی تہا یا اوسکے قریب قریب تہا جو کوہ نور کا اوسوقت تہا جب کہ اوسے انگلستان لے گئے تھے اور جسے مخالفین نے اپنے دلائل مین شمار کیا ہے ایسی بات ہے جسکی تردید میرے نزدیک بخوبی ہو گئی ہے نہ اسوجہ سے وہ مغلیہ ہیرا ثابت ہوتا ہے اور کوہ نور اوسے کہہ سکتے ہین -

اِس امر کی طرف تو اوپر بھی اشارہ کر دیا گیا ہے کہ دریاے نور جو ایک چوڑا ہیرا ہے اور جسکا وزن ۱۸۶ قیراط کا ہے اور اب شاہ ایران کے جواہر خانے مین ہے ممکن ہے کہ بابر کا ہیرا ہو - مگر مین اسکی نسبت صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہون کہ باوجود تلاش کے مجھے کوئی صحیح ثبوت ایسا اب تک نہیں ملا کہ جس سے اِس امر کی تصدیق یا تکذیب ہوتی ہو -

خلاصۂ تاریخ الماسِ کوہ نور

یہ ہیرا ٹیورنیر کے بیان کے بموجب کولور کی کان سے نکلا تہا جو دریاے کشنا پر واقع ہے - اوس کے ملنے کی اصلی تاریخ تو معلوم نہین ہان جو کچھ کسی نے بیان کیا وہ محض ایک قیاسی ہے مگر اتنا معلوم ہے کہ وہ ۱۶۵۶ء یا ۱۶۵۵ء مین جبکہ اتنا ہی نہین گیا تہا میر جملہ نے جسنے اس سے پیشتر کولور وغیرہ کی کانون مین ہیرون کی تلاش کا کام جاری کرایا تہا شاہجہان کو نذر دیا تہا - اوسوقت اسکا وزن ۹۰۰ رتی یا ۷۸۷½ قیراط کا تھا -

[۱] نوٹ صفحہ ۱۴۹ کو دیکھیے -

جنرل اسمتھ لدھیانہ مین اوسوقت فوج کا کمانڈر تھا اور اوسنے شاہ زمان سے خود یہ حال سُنا تھا۔

سنہ ۱۸۳۹ء مین جب لارڈ آکلنڈ یہان حکمران تھا شاہ شجاع کو انگریزی فوج نے کابل کے تخت پر بٹھایا جو دو سال بعد اپنی واپسی کے وقت غارت ہوگئی۔

جن لوگون نے اس ہیرے کے حالات لکھے ہین اونکی اور نیز دہلی اور کابل کے جوہریون کی یہی راے ہے کہ رنجیت سنگہ کو جو ہیرا ملا تھا وہ وہی تھا کہ جسکو مغلیہ ہیرا کہتے ہین اور جس کا بیان ٹیورنیر نے لکھا ہے۔ اوسکے اوس زمانے کی ٹوٹ پھوٹ اور ۸۳ قیراط کے قریب اوسکے وزن کے کم ہوجانے کی نسبت جب کہ وہ شاہرخ اور شاہزمان اور شاہ شجاع کے قبضے مین رہا یہ گمان ہوتا ہے کہ ان لوگون نے روپیہ کی ضرورت کے باعث اوسکو توڑا پھوڑا ہوگا۔ اور اوسکے ٹکڑے بیچ کر اپنا کام چلایا ہوگا۔

اپنے زمانۂ حیات مین رنجیت سنگہ بڑے بڑے شاہی جلسون مین اسے پہنا کرتا تھا بہت انگریز جو اس زمانے مین لاہور گیے ہین اونھون نے اوسے خود دیکھا تھا اوس زمانے مین اسکی حیثیت اچھی نہ تھی اور چمک دمک بھی ماند ہوگئی تھی۔

سنہ ۱۸۳۹ء مین رنجیت سنگہ مرگیا۔ اور مرتے وقت کہہ مرا کہ یہ ہیرا جسکی قیمت کا اندازہ اوسوقت دس لاکھ پونڈ تھا جگناتھہ کو بھیجدیا جاے مگر اس وصیت کی تعمیل نہ کی گئی۔ اور جب تک دلیپ سنگہ رنجیت سنگہ کا جانشین نہ تسلیم کیا گیا اوسوقت تک یہ ہیرا جواہرخانے مین رکھا رہا۔

جب سنہ ۱۸۴۹ء مین پنجاب ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین شامل ہوگیا تو یہ ہیرا بھی نئے گورنمنٹ بورڈ کو اوسکے پہلے ہی جلسے مین باضابطہ حوالہ کیا گیا۔ اور پھر لارڈ لارینس کے رفقا نے خود اپنے ہاتھہ سے وہ ہیرا اوسکو دیا۔ لارڈ لارینس نے اوس ٹین کے صندوقچے کو جسمین وہ رکھا

کہ شاہ زمان رہتا تہا - بعدازان وہان سے یہ نکالا گیا تہا - جب محمود کے تخت سے اتارے جانے اور قید ہونے کے بعد شاہ شجاع کابل کے تخت پر بٹہایا گیا تو الفنسٹن صاحب اوسکے پاس ۱۸۰۹ء مین پشاور گئے تھے اونہون نے جسطرح اس ہیرے کو شاہ شجاع کو ایک کنگن مین پہنے ہوے دیکہا اسکا بیان اسیطرح کیا ہے اور ایک نوٹ مین نیچے لکہا ہے کہ یہ وہی ہیرا ہے جسکی تصویر ٹیورنیر نے لکہی ہے - پہر شاہ شجاع سے اوسکے بڑے بہائی محمود نے تخت چہین لیا - اور اوسے قید کر لیا - مگر وہ قیدخانے سے نکل بہاگا -

۱۸۱۲ء مین زمان اور شجاع کے خاندان کے لوگ لاہور مین ائے رنجیت سنگہ والی پنجاب نے شاہ شجاع کی بیگم سے وعدہ کیا کہ اگر کوہ نور ہیرا مجہے دیدیا جاے گا تو اسکے عوض مین مین تیرے شوہر کو حکومت کشمیر دیدونگا -

جب شاہ شجاع لاہور آیا تو رنجیت سنگہ نے اوسے روک لیا اور چاہا کہ مع ہیرے کے اپنے قبضے مین کر لے - مگر شاہ شجاع نے اسے ایک عرصے تک لیت و لعل مین رکہا اور رنجیت سنگہ کی قلیل قیمت لینے پر راضی نہوا آخر مہاراجہ نے خود شاہ شجاع سے ملاقات کی - اور دونون مین بڑی دوستی ہوگئی اور پگڑی بدلی گئی - ہیرا رنجیت سنگہ کو مل گیا جس نے شاہ شجاع کی بسر اوقات کے لیے پنجاب مین اوسے جاگیر دیدی اور وعدہ کیا کہ کابل دلادونگا - یہ واقعہ ۱۸۱۳ء کا ہے - پہر شاہ شجاع لاہور سے راجاوری کو کوہستان مین بہاگ گیا - اور بہت تکلیفین جہیلتا اور مصیبتین اوٹہاتا ہوا لدہیانہ پہونچا - یہان آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے اوسکی اور اوسکے بہائی زمان کی نہایت تعظیم و توقیر کی - اور اونکی بسر اوقات کے واسطے ایک معقول وظیفہ مقرر کر دیا - یہ سب بیان جنرل اسلیمان سے لیا گیا ہے سوا اوسکے جسکی سند وہین بیان کر دی گئی ہے - جنرل اسلیمان نے جنرل اسمتہ سے یہ بیان لیا ہے اور

فہرست مضامین ردیف وار

ردیف (الف)

مضمون	صفحہ
اورنگ آباد اور وہان کی مسجد اور مقبرہ ..	١٦
اورنگ آباد سے گولکنڈہ تک کی منزلین	١٧
اورنگ آباد یعنی بیگم بازار کی آبادی	٢٣
اورنگ زیب کی چڑھائی گولکندہ پر اور صلح	٣٦
اورنگ زیب کا دامن پر محاصرہ اور ہاتھیون سے نقصان	٤٧
ایک ہندو برہمن کی کرامات	٨٧
احمد آباد مین شایستہ خان کے پاس جانا	٩٥
الماس شاہان مغلیہ اور کوہ نور کی صحیح تاریخ کے دلائل	١٣٨

ردیف (ب)

مضمون	صفحہ
بھاگ نگر قطب شاہ کا دار السلطنت ..	٢١
بادشاہ کے دربار کا طریقہ	٢٦
بیجاپور کا بیان	٤٩
بجارہ کے مندرون کا بیان	٥٦
بجارہ سے پولیکٹ تک کا بیان	٥٨

ردیف (پ)

مضمون	صفحہ
پُل سے محلات شاہی تک کی سڑک	٢٣
پادری افرائیم کا گولکنڈہ آنا	٣٣
پولیکٹ کا بیان	٦١

ردیف (ت)

مضمون	صفحہ
تنارا کا بیان	٤١
تنارا سے موسلی پٹم تک کی منزلین ..	٤٢
تین قیراط سے نَو قیراط تک کے ہیرون کی صحیح قیمت دریافت کرنیکا قاعدہ	١٣٠

ہوا تہا اُٹھا کر اپنے کوٹ کی جیب مین رکھ لیا - اور اوسکو بالکل بھول گیا - جب چہ ہفتے کے بعد ملکہ معظمہ کی خدمت مین بھیجنے کے لیے اِس سے وہ ہیرا طلب کیا گیا تو اوسے یاد آیا -

اور جب اچھی طرح سے اوسے دیتے وقت کے واقعات یاد دلائے گیے تو اوسکے ہوش و حواس پران ہو گیے وہ بے تحاشا گھبرا کر گہر کو بہاگا اور اپنے خدمتگار سے پوچہا کہ ایک صندوقچی کچہہ روز ہوے میری جیب مین تہی تم نے دیکہی ہے یا نہین - یہ خدمتگار اور اکثر ہندوستانی خدمتگارون کی طرح ادنی ادنی چیزون پر اچہی طرح سے دہیان رکہا کرتا تہا اور اوسنے اوس صندوقچی کو اوٹہا رکہا تہا - اوسکے نزدیک وہ شیشے کا ایک نکما ٹکڑا تہا اوسنے لارڈ لارینس کو دیدیا -

یہ اس ہیرے کی عجیب و غریب کہانی بوس ورتھ اسمتھ نے لارڈ لارینس کی زندگی ہی مین بیان کی تہی اور اوسنے یہ بھی معتبر ذریعے سے بیان کیا ہے کہ ولایت جاتے وقت راستہ مین اوس پر بعض خطرات گذرے تھے جن سے بچکر وہ ملکہ معظمہ کے پاس آخر کو بسلامت پہونچ گیا -

سنہ ۱۸۵۱ء کے اوّل بڑی نمایش مین اوسکو دکہایا گیا تہا - سنہ ۱۸۵۲ء مین ملکہ معظمہ نے اوسے تراشنے کے لیے مسٹر گارارڈس کو دیا - اور اوسنے دو رسانگر الماس تراش کو مقرر کیا جو مسٹر کاسٹر کے کارخانہ واقع اسٹردام سے آیا تہا - اوسکے تراشنے کا کام ۳۸ روز تک جاری رہا جس سے اوس کا وزن ۱۰۶ $\frac{1}{16}$ قیراط رہ گیا اور تراشنے کا خرچ آٹھہ ہزار پونڈ[۱] پڑا فقط

---

[۱] ایک لاکہہ ساٹھہ ہزار حالی روپیہ -

مضمون	صفحہ
ردیف (ڈ)	
ڈچ گلنداز اور راجہ جے سنگہ	۱۵
ڈچ ڈاکٹر اور بادشاہ گولکنڈہ کی فصد	۹۱
ردیف (ر)	
روپیہ کا کھرا کھوٹا پرکھنے کا طریق	۸۵
رائل کوٹہ کی کان	۱۰۰
رائل کوٹہ اور کولور کے درمیان کی کان اور اوس کا بند ہونا	۱۲۲
ردیف (ز)	
زہر مہرہ اوسکی پیدایش اوسکا اچھا برا۔ اوسکی قیمت اور زہر مہرہ والی بکریان اور اونکی قیمت	۱۳۴
ردیف (س)	
سورت سے دولت آباد تک کی منزلون کے نام	۱۳

مضمون	صفحہ
سنہ ۱۶۵۳ء کے سفر کی منزلین	۱۸
سپاہیونکا لباس وغیرہ	۲۸
سورت سے گوا تک کی منزلین	۴۴
سکون مین چالاکی اور اچھے سونے کے سکون کا رواج	۱۲۷
ردیف (ش)	
شیخ عرب بادشاہ کے داماد کا سلطنت مین دخل	۳۳
شیواجی اور اوسکی بغاوت	۵۰
ردیف (ص)	
صوبیدار کا برتاؤ سوداگرون سے	۱۰۸
ردیف (ض)	
ضلع کڈاپا کے ایک مندر کا بیان ..	۷۳
ردیف (ط)	
طبیب اور دوائین	۹۰

مضمون	صفحہ
ردیف (ٹ)	
ٹیورنیر صاحب کی بڑی سیاحت	۲
ٹیورنیر کا سفرنامہ	۳
ٹیورنیر کی سیاحت دکن کا ترجمہ	″
ٹیورنیر کا شوق سیاحت	۴
ٹیورنیر کا سفر یورپ مین	″
ٹیورنیر کا پہلا سفر شام تک	۶
ٹیورنیر کا دوسرا سفر دکن تک	″
ٹیورنیر کا تیسرا سفر دکن تک	۷
ٹیورنیر کا چوتھا سفر	۸
ٹیورنیر کا پانچوان سفر	″
ٹیورنیر کا چھٹا سفر ہندوستان کو ..	۹
ٹیورنیر کا اورنگ زیب کے دربار مین جانا	۱۰
ٹیورنیر کی ملاقات ڈاکٹر برنیر اور موسیو تھیونو سے	۱۱
ٹیورنیر کا سفرنامہ کو تیار کرنا	″
ٹیورنیر کی گولکنڈہ سے بلا اجازت کے روانگی	۹۴
ٹیورنیر کو بادشاہ کا بلوانا	۹۵

مضمون	صفحہ
ٹیورنیر کا ہیرے کی کانین دیکھنے کے لیے جانا	۹۸
ردیف (ج)	
جواہرات کا بادشاہ کی خدمت مین بھیجنا	۹۲
ردیف (چ)	
چتھڑے لگائے بنئے کے پاس جواہرات کی پوٹلی اور ہیرونکی خفیہ خرید	۱۰۹
ردیف (خ)	
خلاصہ تاریخ الماس کوہ نور	۱۵۶
ردیف (د)	
دولت آباد اور مغلون کا اُسے فتح کرنا ..	۱۴
دکن مین چار مسلمان حکومتون کا قایم ہونا اور مغلون کا دخل دکن مین	۳۰

مضمون	صفحہ
لوئیٹ کی چٹھی گولکنڈہ سے آنا اور صوبہ دار کا جواہرات مول دلا دینا ..	۱۱۱
ردیف (م)	
مکہ مسجد کی تعمیر اور شاہان گولکنڈہ کی قبرین	۲۴
مسافرون کی نسبت پولس کا انتظام	۲۵
میر جملہ اور اُس کا جھگڑا بادشاہ گولکنڈہ سے	۳۴
میر جملہ کا شاہ شجاع سے مدد مانگنا ..	۳۶
میر جملہ کا مغلون کی نوکری کرنا	۳۹
موسلی پٹم کا بیان	۴۳
مالاباریون سے سمندر مین لوٹنے کا خوف	۴۵
مالاباریون کا انگریزون کو لوٹنا	۴۶
موسلی پٹم سے بجواڑہ تک کا بیان ..	۵۴
مدراس اور وہان پر ملاقاتین	۶۲
مدراس سے روانگی اور بندرون کی لڑائی	۶۳
میر جملہ کا ایک فوجی افسر	۶۵
میر جملہ سے ملاقات	۷۸
مییے میر جملہ کا گلنداز	۸۰
میر جملہ کا دفتری کام	۸۲
میر جملہ کا مجرمین کو سزا دینا اور ٹیورنیر کی اوس سے رخصت	۸۳
ردیف (ن)	
نئے اور پُرانے پیگوڈا کا چلن اور مغلیہ روپیہ	۱۲۵
ردیف (و)	
ونگرلا کا بیان	۵۱
ردیف (ہ)	
ہاتھیون کا بیان	۶۶

مضمون	صفحہ
ردیف (ق)	
قاعدہ معینہ کے بموجب شاہان مغلیہ اور گرانڈ ڈیوک آف ٹسکنی کے ہیرے کی قیمت	۱۳۳
ردیف (ک)	
کامرون سے موسلی پٹم تک کے سفر کا بیان	۵۳
کانون کا اجارہ اور متردد رونکی کیفیت ..	۱۰۴
کولور کی کان اور اوسکا دریافت ہونا ..	۱۱۶
کولور کی کان کے ہیرون کا رنگ ..	۱۱۹
کان مین کام جاری کرنے کے وقت کی رسوم	۱۲۰
کانون کے باٹ اور سکہ مروجہ	۱۲۴
ردیف (گ)	
گولکنڈہ کے ملک کے تالاب	۲۱
گولکنڈہ کی محافظ فوج	۲۷
گولکنڈہ کی بازاری عورتین اور سیتدہی	۲۹
گولکنڈہ کی شاہزادی کو ایک عرب کا مانگنا	۳۲
گولکنڈہ کی تیسری شاہزادی سے ابوالحسن کی شادی	۳۹
گولکنڈہ کا شاہی مذہب	۴۰
گوا سے سورت تک کا راستہ	۴۸
گندی کوٹ اور میر جملہ کا اوسے فتح کرنا	۷۶
گندی کوٹ سے روانگی اور دریا پر سے اوترنے کا طریق	۸۴
گولکنڈہ کو واپسی اور دریا سے اوترنے کے ٹوکرے	۱۱۴
گولکنڈہ مین پہونچنا اور سرکاری حفاظت سے ٹیورنیر کے مال کی واپسی	۱۱۵
گولکنڈہ سے راول کونڈہ کا راستہ	۱۲۸
ردیف (ل)	
لڑکون کا ہیرون کا بیوپار	۱۰۷

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ہندؤون کے جاتری	۸۶	ہیرون کی خرید وفروخت	۱۰۶
ہاتہیون کا نہانا	۹۳	ہندوستانیون کا لین دین	
ہیرون کو پتھرون سے نکالنا	۱۰۱	اشارات مین	۱۱۳
ہیرون کو تراشنا اور جلا دینا	۱۰۲	ہیرون کی آبداری کا جانچنا	۱۱۹
ہیرون کے ملنے پر مزدورون کو انعام	۱۰۵	ہیرے نکالنے کا طریق	۱۲۱

تمت بالخیر

سلسلۂ آصفیہ کی جلد اوّل تمام ہوئی

803